لواجتمع الناس کلھم علی ولایتہ علیؑ ما خلقت النار

اگر سب لوگ علیؑ کی ولایت پر جمع ہو جاتے تو میں جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا (فرمانِ العظیم)

طوبیٰ

ہر مومن گھرانے کی ضرورت

السید ابو محمد نقوی
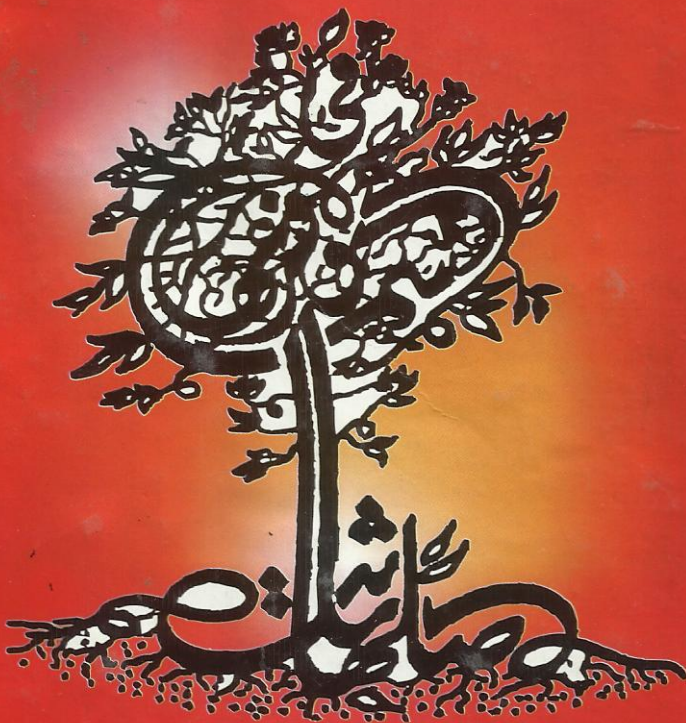
ندائے شیعہ پبلی کیشنز

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔
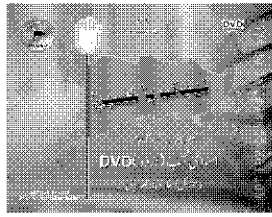
منجانب۔

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

یہ امت تہتر (73) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں بہتر (72) فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور یہ وہی فرقہ ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی متابعت کرتا ہے (پھر سینہ اقدس پر ہاتھ مار کر فرمایا) تہتر (73) فرقوں میں سے تیرہ (13) فرقے میری محبت و مودت کا دعویٰ کریں گے ان میں سے ایک فرقہ ناجی ہوگا جو اوسط راستہ اختیار کرتا ہوگا اور بارہ (12) فرقے جہنم میں جائیں گے۔

(مولا علی المرتضیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ)

(الاحتجاج۔ بحر المعارف۔ نہج الاسرار)

طوبیٰ

ہر مومن گھرانے کی ضرورت

ادارہ "ندائے شیعہ" لاہور۔ پاکستان

294/A، بلاک بی I، جوہر ٹاؤن، لاہور

موبائل: 0092-333-4263627

E.mail: nida-e-shia@hotmail.com

یہ کتاب صرف شیعہ عقیدہ کے مطابق مومنین آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ترتیب دی گئی ہے

خوش عقیدہ اور باذوق مومنین کے لیے ہماری کتابیں خوبصورت کتابیں

نام کتاب طوبیٰ

ترتیب -------- سگِ کوچہ زینبیہ السید ابو محمد نقوی (دمشق)

معاون -------- ڈاکٹر سید ابرار حسین فاطمی، ساؤتھ افریقہ

تزئین و اہتمام اشاعت -------- رضا عباس نقوی

سرورق -------- ریاظ احمد

ناشر -------- ندائے شیعہ پبلی کیشنز

تعداد -------- پانچ ہزار

اشاعت -------- فروری 2009ء

ہدیہ -------- خوشنودیٔ سرکار ولی العصر علیہ السلام

ملنے کا پتہ

8-علی وِلاز، لین نمبر 15، وفاقی کالونی، لاہور

294/A، بلاک بی I، جوہر ٹاؤن، لاہور۔ پاکستان

فہرست

☆☆☆☆☆☆

طوبیٰ

جب اللہ تعالیٰ نے عرش معلیٰ پر مولائے کائنات علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور جناب سیدہ طاہر صلوٰۃ اللہ علیہا کا عقد کیا تو سرکارِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے اپنے بھائی اپنے ابن عم اور اپنی بیٹی کے متعلق بشارت ملی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا عقد فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا سے کر دیا ہے اور خازن جنت رضوان کو حکم دیا کہ وہ درخت طوبیٰ کو حرکت دیں چنانچہ انہوں نے اس کو ہلایا جس کی حرکت سے اہلبیت صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کے دوستوں کی تعداد کے برابر پتے گرے۔ ان پتوں کو نوری فرشتوں نے اٹھا لیا۔ اب جب قیامت کا دن ہو گا تو یہ پتے ان کے حوالے کریں گے اور یہ پتے آتش جہنم سے برأت کی سند ہوں گے اور جس مرد یا مستور کو یہ سند ملے گی وہ میرے بھائی اور میری بیٹی کی برکت سے جہنم سے محفوظ ہو جائے گا۔ ان پتوں پر یہ عبارت تحریر ہے۔

برأة من العلى الجبار لشيعة علی (صلوٰةالله عليه) و فاطمه صلوٰةالله عليها من النار یہ برأت نامہ ہے علی جبار (اللہ) کی طرف سے آتش جہنم سے (نجات کے لئے) شیعان علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) و فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیھا کے لئے۔

1. مولائے کائنات علی المرتضیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ کا کلمہ:

جب امیر المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور بیت الحرام میں ہوا تو سجدہ میں چلے گئے پھر سر اقدس اٹھایا۔ اذان و اقامت کہی اور فرمایا۔

لاالاالاالله وحده لا شريک له و اشهد ان محمد عبده و رسوله و اشهد انی ولی الله وصی رسول الله.

(اثباة الهداة).

2. جناب عصمت پناہ سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیھا کا کلمہ:

جب جناب فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیھا کا اس دنیا میں ظہور ہوا تو آپ (صلوٰۃ اللہ علیھا) کی زبان مبارک سے یہ کلمہ جاری ہوا۔

اشهد ان لا اله الا اللّٰه و ان ابی رسول اللّٰه سيد الانبياء و ان بعلی سيد الاوصياء و ولدی سادة الاسباط.

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور یہ کہ میرے پدر بزرگوار اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سید الانبیاء ہیں اور یہ کہ میرے سرتاج علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سردار اولیا ہیں اور میرے بیٹے صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین آئندہ نسل (پوتوں) کے سردار ہیں۔

(بحار الانوار)۔

3. باب جنت پر کلمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شب معراج میں آسمانوں پر گیا تو میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔

لاالاالله محمد (صلى الله عليه و آله وسلم) رسول اللهَ على (صلوٰةالله عليه) حبيب الله الحسن (صلوٰةالله عليه) و الحسين (صلوٰةالله عليه) صفوة الله و فاطمه (صلوة الله عليها) اَمَةِ الله على با غضيهم لعنة الله.

(بحار الانوار)۔

4. اللہؐ کا قلعہ: ولایت:

سرکارِ امام رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لاالــہ الا الـلـه حـصـنـى فمَن دخل حُصنى امن من عذابى فلما مرت الراحلة نادانا بشروطها و انا مِن شرو طها.

لا الـــہ الا الـلـہ میرا قلعہ ہے جو میرے قلعے میں داخل ہو جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا جب سواری چلی تو بلند آواز سے فرمایا لیکن اس کی شروط ہیں اور ان میں سے ایک شرط میں ہوں۔

سرکارِ امام علی رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولايته عـلـى (صـلوٰةالله عليه) ابن ابى طالب (صلوٰةالله عليه) حصنى فمن دخل حصنى امن نارى

علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت میرا قلعہ

ہے جو میرے اس قلعے میں داخل ہو جائے گا وہ میری آگ سے محفوظ رہے گا۔

(امالی شیخ صدوقؒ)۔

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ کوئی بھی عمل شرائط کے بغیر قابل قبول نہیں ہوتا۔ اور توحید الٰہی کا قلعہ ولایت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

5. امام قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا کلمہ:

جب امام قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے ظہور فرمایا تو اس طرح کلام کیا۔

اشهد ان لااله الا الله و ان محمدًا رسول الله و ان علياً امير المئومنين حقاً.

(بحار الانوار)۔

اس کے بعد تمام آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور اولیا علیہم السلام کے ایک ایک کر کے نام لیتے رہے یہاں تک کہ اپنا نام بھی لیا اور دعا کی کہ اللہ میرے ذریعے کشادگی لائے۔

6. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کلمۃ التقویٰ:

اللہ تعالیٰ نے معراج پر فرمایا:

ان علياً امام اوليائى و نور لمن اطاعنى وهو الكلمة التى الزمتها اللمتقين من اطاعة اطاعنى و من عصاة عصانى

بے شک علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) میرے دوستوں کا امام ہے اور جو میری

اطاعت کرنے والے ہیں ان کے لئے نور ہے اور میرا وہ کلمہ ہے جس کو میں نے متقیوں کے لئے لازم قرار دیا ہے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(امالی شیخ صدوقؒ)۔

نماز متقی بننے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اسی لئے نماز میں اللہ کے کلمۃ التقویٰ کا ذکر کرنے سے متقی ہونے کا یقین ہو جاتا ہے۔ کلمۃ التقویٰ کا ذکر سورۃ الفتح آیت 26 میں ہے۔

7. ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی تحریری سند:

ابو الحمراء خادم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: قال لی ذات یوم یا ابا الحمراء انطلق فادع لی مائۃ من العرب و خمس رجلا من العجم و ثلثین رجلا من قبط و عشرین رجلا من حشۃ فاتیت بھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصف العرب ثم صف العجم خلف العرب وصف القبط خلف العجم و صف الحشۃ خلف القبط ثم قام فحمد اللہ و اثنیٰ علیہ و مجد اللہ بتمجید لم یسمع الخلایق بمثلاہ ثم قال یا معشر العرب والعجم و القبط الحشۃ اقررتم بشھادۃ ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلماً عبدہ و رسولہ فقالوا نعم فقال

اللهم اشهد حتىٰ قالها ثلاثا فقال فى الثلاثة اقررتم بشهادة ان لا اله الا الله وانى محمد صلى الله عليه وآله وسلم عبده رسوله وان على (صلوٰةالله عليه) بن ابيطالب (صلوٰةالله عليه) امير المئومنين و ولى امرهم من بعدى فقالو اللهم نعم فقال اللهم اشهد حتى قالها ثلثال ثم قال لِعلى (صلوٰةالله عليه) يا ابا الحسن (صلوٰةالله عليه) انطلق فائتنى بصحيفة و دواة فدفعها الى على (صلوٰةالله عليه) بن ابى طالب (صلوٰةالله عليه) وقال اكتب فقال وما اكتب قال اكتب بسم الله الرحمٰن الرحيم هذا ما اقررت به العرب والعجم والقبط والحبشة اقروا بشهادة ان لا اله الا الله وان محمد صلى الله عليه وآله وسلما عبده ورسوله وان على (صلوٰةالله عليه) بن ابيطالب (صلوٰةالله عليه) امير المئومنين و ولى امرهم من بعدى ثم ختم الصحيفة ودفعها الى على (صلوٰةالله عليه).

(امالی شیخ صدوقؒ)

خادم رسول ابوحمراء نے بیان کیا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے فرمایا: اے ابوحمراء جاؤ اور سو آدمی عرب میں سے پچاس مرد عجم میں سے تیس قبطی اور بیس حبشی میرے

پاس بلا کر لے آؤ۔ میں نے ان کو حاضر کیا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عربوں کو صف میں کھڑا کرو پھر عجمی عربوں کے پیچھے صف بنائیں، پھر قبطی عجمیوں کے پیچھے صف بنائیں، پھر حبشی قبطیوں کے پیچھے صف بنائیں پھر کھڑے ہوئے پھر اللہ کی حمد وثنا کی اور اللہ کی پاکیزگی بیان کی اسطرح کہ مخلوق نے ایسی پہلے نہ سنی تھی پھر فرمایا اے گروہ عرب وعجم وقبط وحبش! کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ تو گواہ ہے حتیٰ کہ تین دفعہ کہا۔ پھر تین مرتبہ فرمایا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کا بندہ اور رسول ہوں اور یہ کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) امیر المومنین ہیں اور میرے بعد ولی امر ہیں انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ ہے حتیٰ کہ تین بار فرمایا پھر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے فرمایا اے ابوالحسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) جایئے اور مجھے کاغذ اور دوات لا دیجیے پھر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو عطا کر کے فرمایا لکھیے انہوں نے فرمایا کیا لکھوں فرمایا لکھیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ کہ عرب وعجم وقبطی وحبشی اقرار

کرتے ہیں اس شہادت کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) امیر المومنین اور میرے بعد ولی امر ہیں پھر اس عہد نامہ پر مہر پاک لگائی اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے حوالے کر دیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام نسلوں کے نمائندوں کو بلا کر تین دفعہ اقرار لے کر تحریری سند دے دی۔ اس کے بعد کوئی بحث کرے یا شک کرے کہ کلمہ طیبہ کا اصلی متن کیا ہے تو وہ اصل میں رسالت پر شک کرتا ہے۔

8. فرشتوں کے شانوں پر کلمہ:

مولائے کائنات جناب علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور جناب فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کے عقد کی خوشخبری لانے والے فرشتوں (محمود اور صرصائیل) کے شانوں پر تحریر تھا۔

محمد (صلی الله علیه و آله وسلم) رسول الله علی (صلوٰة الله علیه) وصیه.

(امالی شیخ صدوقؒ)۔

لا اله الا اله محمد (صلی الله علیه و آله وسلم) رسول علی (صلوٰة الله علیه) ابن ابی طالب (صلوٰة الله علیه) مقیم الحجة.

(بحار الانور)

یہ تحریر فرشتوں کے شانوں پر اللہ نے حضرت آدم (علیہ السلام) اور دنیا کی تخلیق سے ہزارہا سال (نوری سال) قبل ثبت کی تھی۔

اللہ نے فرشتوں کو صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے اسمائے مبارک سے مزین نہیں کیا بلکہ جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے عظیم نام سے بھی برکت دی۔

9. کائنات کی پہلی اذان:

سرکارِ امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں ہمارا خاندان وہ پہلا خاندان ہے جس کے نام کو اللہ نے بلند کیا ہے جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا تو منادی کو حکم دیا تو اس نے پکارا۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ. تین مرتبہ

اشھد أن محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) رسول اللہ.

تین مرتبہ

اشھد ان علیاً امیر المئومنین حقا. تین مرتبہ۔

(امالی شیخ صدوقؒ)۔

اذان میں مردہ قلوب والے مقصرین شعار سمجھ کر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ کہنے والوں کو ہوش میں آکر توبہ کرنی چاہئے۔ یہ تو اذان میں ان کے باپ حضرت آدم (علیہ السلام) سے بھی ہزاروں سال قبل سے پکارا جا رہا ہے۔

10. روز قیامت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے تاج پر کلمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) جب قیامت کا دن ہوگا آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو ایک نورانی ناقہ پر سوار کیا جائے گا اور

آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے سر پر ایک تاج ہوگا جس کے چار رکن (کونے) ہوں گے اور ہر رکن پر تین سطریں تحریر ہوں گی۔ لا الہ الا اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رسول اللہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ ۔ اور جنت کی چابیاں آپ کو عطا کی جائیں گی پھر آپ کے لئے کرسی لگائی جائے گی۔ جو کرسیءِ کرامت ہے جس پر آپ بیٹھیں گے پھر تمام مخلوقات اولین و آخرین کو ایک جگہ آپ کے پاس جمع کیا جائے گا پھر آپ اپنے شیعوں کو جنت میں اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں جانے کا حکم دیں گے کیوں کہ آپ جنت تقسیم کرنے والے ہیں اور جہنم تقسیم کرنے والے ہیں اور یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے آپ سے محبت رکھی اور وہ خسارے میں گیا جس نے آپ سے عداوت رکھی پس آپ اس دن اللہ کے امین ہیں اور اللہ کی واضح محبت ہیں۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

11. میت کو کلمہ یاد کراؤ:

سرکارِ امام جعفر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میت کو قبر میں اتارنے کے بعد کندھوں کو زور سے حرکت دے کر کہو۔

یا فلان بن فلان اللہ ربک و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیک و الاسلام دینک و علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولیک و امامک۔ پھر آئمہ طاہرین کا ایک ایک کر کے آخر تک نام لے اور کہے آئمتک آئمۃ ھدیً ابرار

(من لا یحضرہ الفقیہ)

12. عرش الٰہی پر کلمہ:

جب حضرت آدم (علیہ السلام) کی نظر عرش پر پڑی تو وہاں یہ کلمات لکھے ہوئے پائے۔

لا اله الا الله محمد رسول الله علی ابن ابی طالب امیر المومنین و زوجة فاطمة سیدة نساء العالمین و الحسن و الحسین سیدا ثبات اهل الجنة

(عیون اخبار رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ))۔

مقصر کا جگر پاش پاش۔ اللہ کے عرش معلیٰ کے کلمے میں تو پنج تن پاک صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ساتھ جناب ابو طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا بھی اسم اعظم شامل ہے۔

13. توحید کا رکن ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ):

امام زین العابدین (صلوٰۃ اللہ علیہ) وآلہ فرماتے ہیں اللہ جل شانہ اور اس کی حجت کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے پس اللہ کے لئے ایسا نہیں ہے کہ وہ اپنی حجت کے بارے میں پردہ قائم کرے ہم اللہ کے دروازے ہیں ہم صراط مستقیم ہیں۔ ہم اس کے کے علم کے خزانے ہیں ہم اس کی وحی کے ترجمان ہیں ہم اس کی توحید کے ارکان ہیں اور ہم اس کے راز کے مقام ہیں۔

(معانی الاخبار)۔

چہاردہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین توحید کے ارکان ہیں۔ ان ارکان کو

ہٹالو گے تو تمہاری عمارتِ توحید منہدم ہو جائے گی مقصر ملاں۔ کلمہ اذان اور نماز تو بعد کی بات ہے۔ جن عظیم انوار کا اللہ سے پردہ نہیں تو ان کو توحید سے جدا کرنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے۔

14. الکلم الطیب:

سرکارِ امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے اللہ کے فرمان الیہ یصعد الکلم الطیب او العمل الصالح یرفعه (پاک کلام اللہ کی طرف بلند ہوتا ہے اور عمل صالح اسے بلند کرتا ہے۔ فاطر 10) کے بارے میں فرمایا: کلمہ طیب مومن کا یہ کہنا ہے لا اله الله محمد (صلی الله علیه و آله وسلم) رسول الله علی (صلوٰۃالله علیه) ولی الله و خلیفة رسول الله اور فرمایا عمل صالح سے مراد دل سے یہ اعتقاد ہے کہ یہ حق ہے اللہ کی طرف سے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی جانب سے ہے۔

(تفسیر علی بن ابراھیم)

15. کائنات پر محیط امام مبین (صلوٰۃ اللہ علیہ):

سرکارِ امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا بے شک جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو خلق کیا تو اس پر لکھا تھا لا اله الا الله محمد رسول الله علی امیر المومنین اور جب اللہ نے پانی کو خلق کیا تو اس کے اجراء پر لکھا لا اله الا الله محمد رسول الله علی امیر المومنین اور جب اللہ نے کرسی کو خلق کیا تو اس کے پایوں پر لکھا لا الـه الا محمد رسول الله علی امیر المومنین اور جب اللہ

نے لوح کو خلق کیا تو اس میں لکھا لا الـہ الا اللـہ محـمـد رسول الله علی امیر المومنین اور جب اللہ نے اسرافیل کو خلق کیا تو اس کی پیشانی پر لکھا لا الـہ الا الله محـمـد رسول الله علی امیر المومنین اور جب اللہ نے جبرائیل (علیہ السلام) کو خلق کیا تو اس کے پروں پر لکھا لا الـہ الا اللـہ محـمد رسول الله علی امیر المومنین اور جب اللہ عزوجل نے آسمانوں کو خلق کیا تو ان کے کناروں پر لکھا لا الہ الا اللـہ محـمد رسول الله علی امیر المومنین اور جب اللہ نے زمینوں کو خلق کیا تو ان کے طبقوں میں لکھا لا الـہ الا اللـہ محـمـد رسـول اللـہ علی امیر المومنین اور جب اللہ نے پہاڑوں کو خلق کیا تو ان کی چوٹیوں پر لکھا لا الہ الا الله محـمد رسول الله علی امیر المومنین اور جب اللہ نے سورج کو خلق کیا تو اس پر لکھا لا الـہ الا اللـہ محـمد رسول الله علی امیر المومنین اور جب اللہ نے چاند کو خلق کیا تو اس پر لکھا لا الـہ الا الله محمد رسول الله علی امیر المومنین اور وہ سیاھی جو چاند پر دیکھتے ہو وہ یہی ہے۔ پس جب بھی تم میں سے کوئی کہے لا الـہ الا اللـہ محمد رسول الله تو ضروری ہے کہے علـی امیر المومنین ولی الله

(بحار الانور۔ الاحتجاج)۔

16. انسانوں کا عالم ذر میں اقرار:

سرکارِ امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے اللہ تعالیٰ کے قول "واذ اخـذ ربک مـن بنی آدم من ظهورهم ذريتهم (اعراف 172)" کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کو صلب آدم (علیہ السلام) سے نکالا تو

وہ سب زرات کی مانند باہر نکلے تو اللہ نے اپنی ذات کا تعارف کرایا اور اگر یہ تعارف نہ ہوتا تو کوئی بھی شخص اپنے رب کو نہ جانتا پھر پوچھا کیا میں تم سب کا رب نہیں ہوں۔تو ان سب نے جواب دیا کیوں نہیں۔ اور فرمایا بے شک یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے رسول ہیں اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) امیر المومنین میرے خلیفہ اور امین ہیں۔

(بصائر الدرجات)۔

جو اللہ سے کیے ہوئے عہد کو اجزاء میں تحلیل کرتے ہیں جانوروں سے بدتر ہو جاتے ہیں۔

17. اقرار ولایت سے انبیاؑ کو نبوت ملی:

سرکارِ امام محمد باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے میثاق لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ پھر فرمایا اور بے شک یہ محمد رسول اللہ ہیں اور بے شک یہ علی امیر المومنین ہیں تو ان سب نے جواب دیا کیوں نہیں۔ پس ان کو نبوت عطا کر دی گئی۔

اور پھر اولی العزم سے میثاق لیا آگاہ ہو جاؤ میں ہی تمہارا رب ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے رسول اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) امیر المومنین اور ان کے بعد اولیاء صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین میرے امر کے ولی اور میرے علم کے خزانہ دار اور یہ کہ مہدی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ذریعے میں اپنے دین کی مدد کروں گا اور اپنی حکومت ظاہر کروں گا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔

(بصائر الدرجات)۔

جس اقرار ولایت سے اللہ تعالیٰ نبوتیں عطا فرماتا ہے آج کل کا حادثاتی ملاں اس کو چھوڑ کر تقرب الٰہی کا طلبگار ہے!

18. حضرت آدم (علیہ السلام) کی مہر:

امام ھادی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ آدم (علیہ السلام) کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا: **لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله۔**

(مکارم الاخلاق)

جو اپنے باپ آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہے اور ابوتراب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی زمین پر رہتے ہوئے ان (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نمک کھاتا ہے وہ اللہ سے کئے ہوئے عہد ولایت کو نہیں بھول سکتا۔

19. حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا سائن بورڈ:

معمر کی روایت ہے کہ اس نے سفر شام کے دوران زمین بلقا (اردن) کے ایک پہاڑ پر عبرانی زبان میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے ہاتھ کا لکھا ہوا پایا۔

لا الـه الا الله محمد رسول الله و علی ولی الله صلی الله علیهما و کتب موسیٰ بن عمران بیده

اللہ کے اسم کے ساتھ رب کی طرف سے واضح عربی زبان میں حق آچکا ہے۔ لا الـه الا الـله محمد رسول الله و علی ولی الله صلی الله علیهما اور یہ موسیٰ ابن عمران نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔

(بحار الانوار)۔

20. جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نقش خاتم:

امام علی رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ہماری جد جناب ابو طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا:

رضیت باللہ رباً و بابن اخی محمد نبیاً و با بنی علی لہ وصیاً

میں راضی ہوں اللہ کی ربوبیت پر اپنے بھائی کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر اور اپنے بیٹے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے وصی ہونے پر۔

(مجالس المومنین)

کسی نے ضرور پوچھا ہو گا کہ اے ابو طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں نے تیری آغوش کو معدن رسالت و ولایت قرار دیا ہے کیا تو اس پر راضی ہے؟ تب ہی تو جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے مہر بنوا کر پکا جواب ثبت کر دیا کہ یا اللہ میں تیری عطا پر راضی ہوں اور میری پوری اولاد قیامت تک تیری توحید پر قربان۔

21. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ کے بغیر کلمہ نا قابل قبول:

سرکارِ امام محمد باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔

اذا کان یوم القیامۃ و جمع اللہ الخلائق من الاولین والاخرین فی صعید واحد خلع قول لا الہ الا اللہ من جمیع الخلائق الامن اقربو لایۃ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) وھو قولہ تعالیٰ یوم یقوم الروح و الملائکۃ صفا لا یتکلمون الامن اذن

له الرحمٰن و قال صوابا

جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کی تمام مخلوقات کو ایک جگہ جمع کرے گا تو ان سب مخلوقات کے کلمہ لا الـہ الا اللـہ کو الگ کر دے گا (یعنی یہ شہادت ان کے نامہ اعمال سے حذف کر دی جائے گی)۔ مگر سوائے اُس شخص کے کہ جس نے علی ابن طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی شہادت دی ہو اور یہی اللہ کا فرمان ہے کہ اس دن روح اور ملائکہ صف میں کھڑے ہوں گے کوئی کلام نہیں کر سکے گا جسے رحمٰن اجازت دے گا اور وہ صحیح و حق بولے گا۔ (سورۃ نبا)۔

(البرھان)

روزِ قیامت یہ عذر قبول نہ ہوگا کہ یا اللہ تیری عزت کی قسم علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ توضیح المسائل میں نہیں لکھا ہوا تھا۔

22. فطرت انسانی:

امام محمد بن علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے اللہ کے فرمان "فـطـرۃ الـلـه التی فطر الـنـاس علیھا" (اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر اس نے انسان کو بنایا ہے) کے متعلق فرمایا کہ وہ فطرت لا اله الا الله محمد رسول علی امیر المومنین ولی الله ہے۔

(البرھان)

اب جو بھی اپنے آپ کو انسان سمجھتا ہے وہ انسانی فطرت سے ہٹ کر کوئی بھی عمل نہیں کر سکتا۔ نماز غیر فطری عمل تو نہیں ہے۔

23. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق شدہ اذان:

ایک شخص رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ابوذر اذان میں رسالت کی شہادت کے بعد علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت کی شہادت دیتے ہیں اور کہتے ہیں اشھد ان علیا ولی الله تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کذالک او نسیتم قولی فی غدیر خم من کنت مولاہ فعلی (صلوٰۃالله علیه) مولاہ فمن ینکث فانما ینکث علی نفسه (ایسا ہی تو ہے یا تم بھول گئے ہو۔ جو میں نے غدیر خم میں فرمایا تھا جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) مولا ہے جو شخص اس کی بیعت کو توڑے گا اپنا ہی نقصان کرے گا)۔

(کتاب الھدایہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اذان تو ایسی ہی ہے جیسے ابوذر کہتے ہیں یہ تو نہیں فرمایا کہ بلاؤ ابوذر کو اور پوچھو اگر تو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ اذان میں شعار اور مستحب سمجھ کر کہتا ہے تو ٹھیک ہے اور اگر جزو اذان سمجھتا ہے تو اذان باطل ہے دوبارہ کہو۔

24. اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اذان بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ)، موذن بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ):

اللہ تعالیٰ کے فرمان "اذان مین اللہ و رسوله الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بری من مشرکین" (اذان ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کے لئے کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکین سے بری الذمہ ہیں) کے متعلق امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ اذان علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام ہے جو ان کو اللہ نے آسمان سے نازل کر کے عطا فرمایا۔

(اللوامع النورانیة) (البرھان) (معانی الاخبار)

امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ انا اذان اللہ فی الدنیا و مئوذنہ فی آلاخرۃ۔ میں دنیا میں اللہ کی اذان ہوں اور آخرت میں اس کا موذن ہوں۔

(اللوامع النورانیة) (نہج الاسرار)

روزِ قیامت امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) اذان دیں گے ''الا لعنة الله علی الذین کذبو بولایتی واستخفوا بحقی'' (آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کی لعنت ان لوگوں پر جنھوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو چھپایا)۔

(اللوامع النورانیة) (بحار الانوار)

25. فرشتوں کی اذان اور اللہ کا حکم امت کے لئے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں معراج پر گیا بالائے آسمان پہنچا تو تمام تر انبیاء نے میری اقتدا میں نماز ادا کی کیونکہ میں امام الانبیاء ہوں اس وقت ساتویں آسمان پر ایک فرشتہ جس کا نام کلکائیل ہے اس نے اذان دی جس میں دو مرتبہ اشھد ان علیا ولی اللہ کہا۔ جب اذان ختم ہوئی تو میں نے پوچھا تجھے اذان میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت کو گواہی دینے کے لئے کس

نے کہا۔ کلکائیل نے جواب دیا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے اور فرمایا کہ جب تو اذان دے گا تو میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تجھ سے سوال کریں گے تو کہنا مجھے اذان میں اشھد ان امیر المومنین علیا ولی اللہ کہنے کا ذات احدیت نے حکم دیا ہے نیز فرمایا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج سے واپس جائیں تو اپنی امت کو یہی اذان تعلیم دیں اور ان (اپنی امت) سے فرمانا کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ میرے اور تمہارے درمیان وسیلہ ہیں ان سے غافل نہ ہونا اور یاد رکھو۔ لاتتم اذانکم ولا اقامتکم و لا صلوتکم ولا صوکلم ولا حجکم ولا زکوٰۃ کم ولا مبتدأ کم ولا مماد کم الا بذکر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ)۔ (نہ تمہاری اذان مکمل ہوگی نہ اقامت، نہ تمہاری نماز، نہ روزہ، نہ حج، نہ زکوٰۃ، نہ ولادت نہ مرنا مگر ذکر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے۔

(تنویر الایمان)

26. امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی اذان کربلا میں: جہاد ولایت:

جب گیارہ محرم کو لشکر یزید ملعون پاک اسیروں کو لے کر کوچ کر گیا تو ایک شخص اس لشکر سے پیچھے رہ گیا۔ شام ہوئی تو مقتل سے ایک سر بریدہ گردن سے اذان بلند ہوئی جس میں یہ گواہی تھی اشھد ان علیا امیر المئومنین ولی اللہ۔ اس شخص نے قریب جا کر دیکھا تو وہ حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا جسم اطہر تھا۔ وہ حیران ہوا کہ یہی شہادت تو ختم کرنے کے لئے کربلا کی جنگ ہوئی تھی۔

(بحر المصائب)

کربلا کی پاک قربانیوں کا مقصد ہی ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو زندہ رکھنا ہے۔ جس کی ابتداء سرکارِ ختمیٔ مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت نے کی اور جناب علی اصغر (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے اس ذبح عظیم کی انتہا کر دی۔

27. اذان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حذف کرنے کی سازش:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی اذان میں مکرر لیا جاتا تھا سب سے پہلے جس نے اس کو حذف کیا وہ ابن اروی تھا۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کے بعد اذان میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ تو زبردستی بند کروایا گیا پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر خیر کو حذف کرنے کی سازش بھی کی گئی۔ اس ناپاک سازش کا اظہار شام کے غاصب نے بھی کیا تھا۔

28. فرائض سے بڑھ کر ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ):

سرکارِ امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں عرج النبی صلی الله علیه و آله وسلم ماة و عشرین مرة مامن مرة الا و قد او صی الله فیها النبی صلی الله علیه و آله وسلم بالولایة لعلی والائمة (علیه السلام) اکثر مما اوصاه بالفرائض (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سو بیس مرتبہ معراج پر

گئے اور ایک مرتبہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی ولایت کی تاکید نہ کی ہو حتیٰ کہ فرائض سے بھی زیادہ اس کی تاکید کی۔ (خصائل) بے شک ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) واجبات و فرائض سے بڑھ کر ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اس نے کلمۃ التقوی (ولایت) متقین کے لئے لازم کر دیا ہے اس امر کی تصدیق ہے۔

29. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے موالی سے اللہ جل شانہ کی شدید محبت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص یہ جان لے کہ لا الہ الا اللہ انا وحدی وان محمداً عبدی و رسولی و ان علی بن ابی طالب خلیفتی و ان الائمة من ولده حججی اسے میں اپنی رحمت سے جنت میں داخل کروں گا اور اپنے عفو سے اس کو جہنم سے نجات دوں گا اور اپنے نزدیک ہونے کی اس کو اجازت دوں گا اور اس کے لئے اپنی کرامت واجب اور اس پر اپنی نعمت تمام کروں گا اور اس کو اپنے خواص اور خالص بندوں میں قرار دوں گا اگر وہ مجھے پکارے گا تو جواب دوں گا اور اگر مجھ سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کروں گا۔ اور اگر مجھ سے مانگے گا تو عطا کروں گا اور اگر خاموش رہے گا تو (عطائے رحمت میں) خود ابتداء کروں گا اور اگر مایوس ہو گیا تو رحم کروں گا اگر مجھ سے بھاگے گا تو خود بلاؤں گا اور اگر میرے پاس لوٹ آئے گا تو توبہ قبول کروں گا اور اگر میرے دروازے پر دستک دے گا تو کھول دوں گا اور جو شخص اس بات کی

گواہی نہ دے کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں یا یہ گواہی تو دے مگر یہ گواہی نہ دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندے اور رسول ہیں یا یہ گواہی تو دے مگر یہ گواہی نہ دے کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) میرے خلیفہ ہیں یا یہ گواہی تو دے مگر یہ گواہی نہ دے کہ ان کی اولاد آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین میری حجت ہیں تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور میری عظمت کو کمتر جانا اور میری آیات وکتب کا انکار کیا پس اگر وہ میرا ارادہ کرے گا تو میں حجاب ڈال دوں گا اگر سوال کرے گا تو اس کو محروم رکھوں گا اگر مجھے آواز دے گا تو نہ سنوں گا اگر دعا کرے گا تو قبول نہیں کروں گا اور اگر مجھ سے امید رکھے گا تو اس کو قطع کروں گا اور یہ ہی میری طرف سے اس کے لئے جزا ہے اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

(کمال الدین۔ الصدوقؒ)

ایک گواہی سے گھبرانے والے! اللہ تو تمام آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی گواہی دینے والے کا ازل سے عاشق ہو گیا ہوا ہے۔

30. جناب مسلم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی آخری وصیت:

جناب مسلم بن عقیل (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو گرفتار کرنے کے بعد ابن زیاد لعین نے کہا کہ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) یقیناً قتل کر دیئے جائیں گے تو جناب مسلم (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ قریش کے کسی فرد کو وصیت کروں۔ عمر بن سعد لعین کھڑا ہوا اور آپ (علیہ السلام) سے کہا کیا وصیت ہے آپ کی؟ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا اول وصیتی فانا اشهدان لا اله الا اللّٰہ وان محمدا رسول الله وان علیا ولی الله و ومی رسوله و خلیفة فی افته

(ینا بیع المودة)

31.امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا کلمہ:

امام حسن مجتبیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے وقت شہادت یہ کلمات زبان مقدس سے جاری فرمائے

لاالہ الہ اللہ محمد رسول علی ولی اللہ

(ریاض القدس)

32.امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا کلمہ:

امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے اس دنیا میں ظہور فرمایا تو یہ گواہی دی اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان جدی محمدا رسول اللہ و اشھد ان ابی علی ولی الاولیاء و اشھد ان امی سیدۃ النساء اھل الجنة

(الدمعة الساکبہ)

33.لواء الحمد پر کلمہ:

روز قیامت لوائے حمد امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ہاتھ میں ہو گا جس کے پھریروں کے سائے میں مومنین ہونگے اس کے پھریروں پر تین سطریں لکھی ہوئی ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ

(ینابیع المودة)

34. سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ مودت حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ):

ابوقتادہ سے روایت ہے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور اسی حالت میں امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو بوسہ دیا۔

خدری سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں مشغول تھے کہ امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) آ گئے آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت قعود میں تھے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلے میں بانہیں ڈال دیں تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے سنبھالے ہوئے اُٹھے اور اسی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا۔

(بحار الانوار)

امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ نماز جماعت میں مسجد میں داخل ہوتے اور نمازیوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے محرابِ مسجد میں پہنچ جاتے اور اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے کی حالت میں ہوتے تھے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر بیٹھ جاتے تھے اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح سجدے سے سر اقدس اُٹھاتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ہاتھ حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی پشت پر ہوتا تھا اور دوسرا ہاتھ اپنے زانو پر۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو تمام

کرتے تھے۔

نیز جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیتے ہوتے تو حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) آپ کے کاندھوں پر چڑھے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبے سے فارغ ہو جاتے۔

(بحار الانوار)

35. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز بھی تابع ولایت:

ایک صحابیؓ کی روایت ہے کہ میں اپنے والد کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور سجدے میں ہیں اتنے میں امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر سوار ہو گئے پھر امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) آئے اور وہ بھی اپنے بھائی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر سوار ہو گئے۔ جب لوگ ان دونوں کو ایسا کرنے سے منع کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو اشاروں سے اس بات کی ہدایت فرماتے کہ ان دونوں کو ایسے رہنے دو جب نماز کو ختم کیا تو دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور فرمایا جو شخص مجھے دوست رکھتا ہے اسے چاہیے کہ ان دونوں کو دوست رکھے۔

ایک اور صحابیؓ کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے کو طول دیا۔ صحابیؓ نے سر اُٹھا کر دیکھا تو امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

پشت پر سوار تھے پھر صحابی سجدے میں چلے گئے۔ آنحضرت نے نماز کو تمام کیا تو لوگوں کو گمان ہونے لگا تھا کہ کوئی حادثہ واقع ہو گیا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی ہو رہی ہے فرمایا ان باتوں میں سے کوئی بات بھی نہ تھی بلکہ یہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا میں نے اس بات کو مکروہ جانا کہ اس کو جلدی اتار دوں حتیٰ کہ یہ اپنی مرضی پوری کر لے۔

(ینابیع المودۃ)

صلوٰۃ فروعِ دین ہے۔ امامت و ولایت اصول دین ہے۔ جو فروعِ کی بنیاد ہے۔ امام صلوٰۃ اللہ علیہ حقیقت نماز ہیں۔

36. امام صلوٰۃ اللہ علیہ کے بچپن کی ادا دین الٰہی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنتی ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عید کیلئے چلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کی امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے بھی اللہ اکبر کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہوئے اور مسلسل تکبیریں کہتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) بھی تکبیریں کہتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات مرتبہ تکبیر کہی اور امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) بھی تکبیر کہتے رہے ساتویں تکبیر پر امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے توقف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی توقف فرمایا (اور پہلی رکعت تمام

کرکے) دوسری رکعت کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھے اور تکبیر کہی تو امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے بھی تکبیر کہی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ تکبیریں کہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) بھی تکبیر کہتے رہے پانچویں تکبیر پر امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) ٹھہر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ٹھہر گئے۔ اس بنا پر عیدین کی نمازوں میں اتنی تکبیریں سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار پائیں۔

(بحار الانوار)

شیخ صدوقؒ نے ایسی ہی روایت اپنی کتب میں امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے متعلق رقم کی ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ)

ولی اللہ (علیہ السلام) نماز کے تابع نہیں بلکہ نماز اور دین ولی مطلق (علیہ السلام) کے تابع ہیں۔

37. شہادتِ ولایتِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) چھپانے پر عذاب:

چار بزرگ صحابہ جو غدیرخم میں موجود تھے امیر المومنین کے مطالبہ پر شہادت کو عذر کے ساتھ چھپا گئے تو امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے بد دعا کی تو انس بن مالک کے ماتھے پر بہت بڑا برص کا داغ نمایاں ہو گیا جسے عمامہ نہ چھپا سکتا تھا۔ اشعث بن قیس کی دونوں آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ خالد بن یزید کو رسم جاہلیت کی طرح دفن کیا گیا اور براء بن عازب جہاں سے ہجرت کر کے آیا تھا وہیں یمن جا کر مرا۔ جیسی امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے بد دعا دی بالکل ویسے ہی ہوا۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

38. کوئی بھی عمل اقرار ولایت کے بغیر قبول نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا اقبل عمل فھم الا بالا قرار بولایتہ مع نبوۃ رسولی. میں کسی عامل کا عمل قبول نہیں کرتا مگر یہ کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت کا اقرار میرے رسول احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نبوت کے اقرار کے ساتھ کرے۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

39. قنوت میں آئمہ کا ذکر اور جہر بسم اللہ:

اگر نماز ادا کرنے والا چاہے تو قنوت میں آئمہ ھدیٰ صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کے اسماء گرامی اور ان پر درود پڑھ سکتا ہے۔ تکبیرۃ الاحرام ایک ہے لیکن سات دفعہ کہنا افضل ہے۔ الحمد اور سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بلند آواز سے پڑھا جائے کیونکہ یہ قرآن کی آیت ہے اور اسم اعظم ہے جو اللہ کے نزدیک اس طرح ہے جیسے آنکھ کی سیاھی اس کی سفیدی کے ساتھ ہے بلکہ اس سے بھی نزدیک تر۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

قنوت نماز کا حصہ ہے جس میں مومن آئمہ صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کا ذکر کرتا ہے اور امام قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ظہور میں تعجیل کی دعا کرتا ہے۔

امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی سنت پر سات تکبیریں کہنا افضل ہے۔

بسم اللہ بے شک امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا اسم گرامی ہے اسی لئے یہ اسم اعظم بھی ہے اور اونچی آواز میں پڑھنے کا حکم ہے تا کہ طوعاً یا کرھاً سب علی

(صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام بلند آواز سے لیں۔ آج کا ملاں شاید یہ جانتا ہے یا نہیں مگر شام کا غاصب جانتا تھا کہ بسم اللہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام ہے اسی لئے نماز میں نہیں پڑھتا تھا تو لوگوں نے بسم اللہ چوری کرنے کا جرم اس پر لگایا۔

40. امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے طریقے پر وضو کا ثواب:

ایک دن امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے وضو کرنے کے بعد اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے فرمایا اے محمد جو میری طرح وضو کرے اور میری طرح جو میں نے دعائیں پڑھیں وہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ (اس کے وضو کے) ہر قطرے سے ایک ملک پیدا کر دے گا جو اللہ کی تقدیس تسبیح و تکبیر بجا لاتے رہیں گے اور اللہ اس کا ثواب اس شخص کے نامہ اعمال میں قیامت تک لکھتا رہے گا۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی سنت پر گناہ گار وضو کرے تو اللہ اس پانی کے قطروں سے فرشتے پیدا کرتا ہے۔ نماز اور دوسرے تمام اعمال میں ذکر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہو گا تو اس عمل کا درجہ کتنا بلند ہو گا۔

41. نماز کا آغاز ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ):

نماز کے آغاز میں تکبیر کے بعد یہ کہو" انی وجهت للذی فطر السموات والارض علی قلة ابراهیم و دین محمد و منهاج عليٍ حنیفاً مسلماً وما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله

رب العالمین لا شریک له و بذلک امرت و انا من المسلمین اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم میں نے اپنا رخ موڑا اس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ملت ابراھیمؑ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلک علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر قائم رہتے ہوئے سیدھا مسلمان ہوں میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مرنا عالمین کے رب کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں میں خدائے سمیع وعلیم کی پناہ چاہتا ہوں شیطان رجیم سے۔ اللہ کے اسم کے ساتھ جو رحمان و رحیم ہے۔

(من لا یحضره الفقیه)

نماز کے آغاز میں اقرار کہ میں ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) ومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے دین پر ہوں پھر آخر میں شہادت دینے میں پس و پیش کرنا۔ اس منافقت کی کیا وجہ ہے؟ چاہے پناہ ہی مانگی ہے مگر شیطان کا نام تو نماز میں لے لیا پھر ملاں کو تمام کائنات کے ولی کا نام لیتے موت کیوں آتی ہے؟

42. نماز میں سورہ بھی آئمہ کے فضائل والا پڑھو:

پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انا انزلنا کی تلاوت کرو اس لئے کہ انا انزلنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت صلوات اللہ علیہم اجمعین کا سورہ ہے۔ پس ان ہستیوں کو نمازی اللہ کی طرف اپنا وسیلہ بنائے اس لئے کہ انہی معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے ذریعہ اس کو اللہ کی معرفت حاصل ہوئی۔ اور

دوسری رکعت میں سورۃ توحید پڑھے اس لئے کہ اس کے پڑھنے کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس کے بعد قنوت پڑھے گا تو قنوت (کی دعا) قبول ہو گی۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

لیلۃ القدر میں ملائکہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین پر اترتے ہیں ان کا طواف کرتے ہیں اور آئندہ سال کے تمام امور پر دستخط کے لئے پیش کرتے ہیں جس کا ذکر سورۃ قدر میں ہے۔ اور حدیث ہے کہ امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی مثال سورۃ اخلاص کی ہے۔ اور سورۃ الحمد میں دعا ہے کہ یا اللہ ہمیں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے رستہ پر قائم رکھ۔ تمام سورتیں بھی نماز میں وہی تلاوت کرو جن میں فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہوں۔ علامہ اقبالؒ نے حق ہی تو کہا ہے کہ دین میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ضرب اور حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے سجدے کے علاوہ کچھ نہیں۔ آج کل لشکر ابلیس کے چمچے بکواس کرتے ہیں کہ کیا دین میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے اسی کے پیچھے پڑ گئے ہو۔

43. آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا ذکر خوبصورت طریقے سے کرو:

حلبی نے امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے دریافت کیا کہ کیا ہم نماز میں آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا نام لے سکتے ہیں۔ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ان کا اجمالی (خوبصورت طریقے سے) طور سے ذکر کرو۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

44. سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق تشہد:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ سنت ہے کہو: بسم اللہ و باللہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ارسلہ بالحق بشیرا و نذیرا بین یدی الساعۃ و اشھد ان ربی نعم الرب و ان محمد انعم الرسول وان علیاً نعم الوصی و نع الامام اللھم صلہ محمد و آل محمد شفاعتہ فی امتہ وارفع درجتہ الحمد للہ رب العالمین.

(فقہ کامل۔ علامہ تقی مجلسیؒ)

45. مختصر تشہد:

الحمد. اشھد ان لا الہ لا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ و اشھد ان امیر المئومنین علیاً ولی اللہ و اولادہ امعصومین حجج اللہ صلوات اللہ علیھم اجمعین. اللھم صلی علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید

46. اجمالی تشہد:

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ و اشھد ان امیر المئومنین حجتہ و الحسن حجتہ و الحسین حجتہ و علی بن الحسین حجتہ و محمد بن علی حجتہ و جعفر بن محمد حجتہ و موسی بن جعفر حجتہ و علی بن موسیٰ حجتہ و محمد

بن علی حجته و علی بن محمد حجته و الحسن بن علی حجته و محمد بن الحسن حجته اللهم صل علی محمد آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم ان حمید مجید

47. سجدہ شکر میں ذکر آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین:

امام موسیٰ کاظم (صلوٰۃ اللہ علیہ) سجدہ شکر میں تلاوت فرماتے (ابتدائی کلمات)

اللهم انی اشهدک و اشهد ملائکتک ا ونبیائک ورسلک وجمیع خلقک انک الله ربی و الاسلام دینی ومحمدا نبي و علیاً و الحسن و الحسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسیٰ بن جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی و الحجة بن الحسن بن علی أئمتی بهم أتونی و من اعدائهم أتبراء

(من لا یحضره الفقیه)

49. حجت (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی زیارت اللہ کی زیارت:

شیخ صدوق فرماتے ہیں (دراصل یہ قرآنی آیات اور احادیث ہیں) اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مراد اس کے انبیاء (علیہ السلام) اور اس کی حجتوں صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی زیارت ہے۔ جس نے ان ہستیوں صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کی گویا اس نے اللہ جل شانہ کی زیارت کی اور یہ اس طرح ہے جیسے جس نے ان صلوٰۃ اللہ

علیہم اجمعین کی اطاعت کی اس نے اللہ جل شانہ کی اطاعت کی جس نے ان صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی نافرمانی کی اس نے اللہ جل شانہ کی نافرمانی کی جس نے ان صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی اتباع کی اس نے اللہ کی اتباع کی۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

معلوم ہوا کہ جو عبادات میں آئمہ کے ذکر سے منع کرتا ہے وہ دراصل اللہ کے ذکر سے روکتا ہے۔

49. زبان سے قتل۔ کیا مطلب ہے؟

امام صلوٰۃ اللہ علیہ کی زیارت میں ایک جملہ ہے۔

قتل الله من قتلک بالا یدی والالسن

اللہ ھلاک کرے ان لوگون کو جنہوں نے اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں سے آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو قتل کیا۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کو ہاتھ سے قتل کیا واضح ہے کہ تلوار اور زہر سے شہید کیا۔ زبان سے سب وشتم ایک اور ظلم ہے۔ زبان سے قتل کرنا تو پھر یہی ہے کہ ولایتِ امام (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی شھادت دینے سے انکار کرنا۔

50. بغض علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) رکھنے والے کی نماز گناہ کبیرہ ہے:

بغض الوصي علاقه معروفة — کتبت علی جبهات اولاد الزناء

من لم یوال من الانام ولیه — سیان عند الله صلی أم زنا

وصی (علیہ السلام) کا بغض مشہور علامت ہے جو ولد الحرام کے ماتھے پر لکھی ہوتی ہے۔ مخلوقات میں سے جو بھی ولی (علیہ السلام) سے محبت نہیں رکھتا اللہ کے نزدیک برابر ہے کہ وہ نماز پڑھے یا زنا کرے۔

(المناقب ابن شہر آشوب)

یہ ہماری دس صدیاں پرانی معروف کتاب ہے۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ اللہ کی نماز گناہ کبیرہ کیسے ہوسکتی ہے۔ یہ اسی طرح ہے کہ جیسے احسن تقویم انسان بغض علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) رکھنے سے اسفل سفلین میں ہو جاتا ہے یا جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے۔

دوسرا یہ کہ یہ کوئی عام شعر و شاعری نہیں ہے۔ امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا:

من قال فینا بیت شعر بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ

جو ہمارے حق میں ایک شعر کا بیت کہے گا تو اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرے گا۔

51. ایمان کی وضاحت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایمان نام ہے معرفت بالقلب، اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا''۔

(عیون اخبار رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ)) (نہج البلاغۃ)

یعنی مومن وہ ہے جس کا دل توحید و رسالت و ولایت کی معرفت رکھتا ہو پھر معرفت کے ساتھ زبان سے اقرار کرتے ہوئے اعمال بجا لائے۔ کیا نماز عمل

نہیں۔ نماز ہی ولایت کے اقرار کا عملی ثبوت ہے جس کا روزِ قیامت سوال ہو گا۔

52. اصول دین یا فروعِ دین:

امیر المومنین فرماتے ہیں چار چیزیں زوال پر دلالت کرتی ہیں۔

(1) اصول دین کو ضائع کرنا

(2) فروع سے تمسک اور مقدم جاننا

(3) رذیلوں کو مقدم رکھنا

(4) صاحبان فضیلت کو مؤخر کرنا۔

(نہج الاسرار)

ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور دعا ہے کہ ہمارے امام صلوٰۃ اللہ علیہ جلد از جلد ظہور فرمائیں الٰہی آمین۔ یہ تمام علامات جو امیر کائنات (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے بتائی ہیں ہمارے آستین کے سانپوں میں ظاہر ہیں۔ ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) (اصول دین) کو چھوڑ کر نمازوں (فروع دین) کی تاکید کی جا رہی ہے۔ بغض علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) رکھنے والے نام نہاد علماء کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔ آئمہ صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کی عظمت و فضائل کی معرفت کے بغیر اعمال پر زور دیا جا رہا ہے بغیر وسیلہ کے اپنے اعمال کے بل بوتے پر اللہ سے رابطے کی براہ راست کوشش ہو رہی ہے۔

53. منکر ولایت منکر توحید ہے:

امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں ہماری ولایت کا انکار ہی کفر ہے اور ہماری فضیلت کا منکر کافر ہے اس کا سبب واضح ہے کیونکہ منکر ولایت، منکر

فضلیت، منکر نبوت اور منکر ربوبیت میں کوئی فرق نہیں۔

(نہج الاسرار۔ بحر المعارف)

منکر فضیلت بھی منکر توحید ہے۔ مثلاً ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو نماز سے مفضول سمجھنا۔

54. حق علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ساتھ ساتھ:

امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: فانشد کم الله اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم قال "الحق مع علی و علی مع الحق يدر رالحق مع علی كيف مادار

تمہیں اللہ کی قسم کیا میں یاد دلاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا حق علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ساتھ ہے اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) حق کے ساتھ حق اسی طرف پھرتا ہے جدھر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) پھریں۔

(لسان المیزان۔ نہج الاسرار)

حق تو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا مطیع ہے جدھر بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) جائیں حق پیچھے پیچھے۔ تو کیا تمہاری نماز حق نہیں ہے۔ حق تو وہیں ہے جہاں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے ورنہ تمہاری نماز وہی ہے جس کی تشریح رشید الدین محمد ابن شہر آشوب مزندرانی نے کی ہے۔

55. قول و فعل میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ):

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اے لوگو! جس نے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو قول یا فعل میں رد کیا تو یقیناً اس نے مجھے رد کیا اور جس نے مجھے

رد کیا تو یقیناً اس نے عرش کی بلندی پر اللہ کو رد کیا۔

(معانی الاخبار)

سب جانتے ہیں قول زبان سے اقرار ہے فعل اعضاء و جوارع سے اعمال کا نام ہے۔

56. زمین پر سجدہ:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ہے کہ زمین پر سجدہ سب سے افضل ہے۔

(علل الشرائع)

اسی زمین سے ہمارے باپ حضرت آدم (علیہ السلام) خلق ہوئے۔ اسی زمین سے اللہ ہمارے لئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جوتیوں کے صدقے رزق عطا کرتا ہے۔ اسی پر ہماری زندگی گزرتی ہے اسی میں ہم دفن ہوں گے۔ اسی زمین سے پھر اٹھائے جائیں گے۔ یہ زمین ابوتراب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ملکیت ہے اس لئے اسی زمین پر سجدہ افضل ہے۔ ہر چیز پر امام مبین (صلوٰۃ اللہ علیہ) حاوی ہے تو مالک کو بھونکنے والوں پر اللہ ملائکہ اور مومنین کی لعنت ہے۔

57. حی علی خیر العمل:

امام ابوالحسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: خیر العمل سے مراد ولایت ہے۔ حی علی خیرل العمل کے ترک کرنے کا حکم دینے کا مقصد یہ تھا کہ اس پر لوگ کہیں اکٹھے نہ ہو جائیں اور اس کی دعوت نہ دینے لگیں۔

(علل الشرائع)

اذان میں حئی علی خیر العمل یعنی ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) والے عمل کی طرف دعوت دے کر پھر نماز گول مول کرنے والوں کا عمل ایسے ہی ہے جیسے کوفیوں نے امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو خطوط بھیج کر بلایا جب امام صلوٰۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے تو مدد سے ہاتھ کھینچ لیا۔ کسی نے ہاتھ سے شہید کیا تو کوئی زبان سے کرتا ہے۔

58. نماز کی اصلیت سمجھو:

ایک روز امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) بیت الحرام کے صحن سے گزر رہے تھے تو ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کی نماز کی تعریف کی پھر فرمایا اے شخص تو اپنی نماز کی تاویل اور اصل مطلب بھی جانتا ہے؟ اس نے عرض کی اے بہترین خلق خدا کے ابن عم کیا حکم اور تعبد کے سوا نماز کی کوئی تاویل اور کوئی مطلب بھی ہے۔ مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا اے شخص سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی حکم دے کر مبعوث کیا اس حکم میں کچھ مشابہ اور اس کی تاویل و تنزیل بھی ہے او یہ تعبد کی بنا پر ہے پس جو شخص اپنی نماز کی تاویل اور اصل مطلب کو نہ سمجھے تو اس کی نماز کل کی کل دھوکا ہے ناقص ہے نا مکمل ہے۔

(علل الشرائع)

مولا ابوالحسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: کہ یہ مخلوق (منکر ولایت) جب بھی نماز پڑھتی ہے تو ہر نماز کے وقت اللہ تعالیٰ اس پر لعنت بھیجتا ہے۔ اس لئے کہ یہ لوگ ہمارے حق سے انکار کرتے ہیں اور ہم لوگوں کی تکذیب کرتے ہیں۔

(علل الشرائع)

نماز کے اصل مطلب کی وضاحت امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے اس قول سے ہو جاتی ہے: انا صلوٰۃالمومنین و زکواتھم و حجھم و جھادھم

(نہج الاسرار)

59. مشیتِ الٰہی:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ اللہ نے مشیت کو اشیاء سے پہلے اپنے نور سے ساطع خلق فرمایا پھر اشیاء کو مشیت کے ذریعے پیدا کیا۔

(التوحید)

امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے یہ بھی بتایا کہ نحن مشیت اللہ یعنی (معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) اللہ کی مشیت (مرضی) ہیں۔ اب اگر کوئی اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی عمل کرے گا چاہے نماز ہی کیوں نہ ہو تو اس عمل کا اور عمل کرنے والے کا کیا حشر ہو گا؟

60. کتاب وعترت صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین میں فاصلہ ڈالنے والے کا انجام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت میں وہ شخص دین سے اس طرح نکل جائے گا جس طرح سے کمان سے تیر نکل جاتا ہے جس نے کتاب وعترت صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین میں فاصلہ ڈال دیا۔

(کمال الدین وتمام نعمہ)

اب کوئی بھی شخص جو کسی بھی عمل میں قرآن تو تلاوت کر لے مگر عترتِ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خارج کر دے تو وہ دین سے تیر کی طرح خارج ہو جائے گا۔

61. حدیث ثقلین:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک قریب ہے کہ میں بلایا جاؤں اور میں اس پر لبیک کہوں گا۔ پس میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور میری عترت (علیہ السلام)۔ اللہ کی کتاب ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کے درمیان کھینچی ہوئی ہے اور میری عترت (علیہ السلام) میرے اہل بیت صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین ہیں اور بے شک لطیف وخبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض (کوثر) پر میرے پاس وارد ہوں گے۔ پس تم غور کرو کہ کس کو میرا خلیفہ بناتے ہوئے۔

(معانی الاخبار)

اب کوئی بھی ہو جو قرآن اور عترت صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کو جدا کرے وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلامِ حق کی تکذیب کرتا ہے اس کی جنگ قادر مطلق سے ہے۔ سب جانتے بھی ہیں قرآن صامت ہے ترجمان معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کا محتاج ہے اور عترت (علیہ السلام) قرآنِ ناطق ہے۔

62. ولایت کے متعلق روایات وآیات کو غیر معتبر سمجھنا:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ حسرت (اس شخص سے زیادہ جو اپنے مال کو روزِ قیامت دوسرے کے میزان میں دیکھے) اس

شخص کو ہو گی جس نے مال بڑی زحمتوں سے اپنے کو خطرات میں ڈال کر جمع کیا ہو اور پھر اسے خیرات و نیک کاموں میں صرف کر دیا ہو۔اپنی جوانی اور طاقت کو عبادتوں اور نمازوں میں صرف کر دیا ہو لیکن حق علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر اعتقاد نہ رکھا ہو اسلام میں آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے مقام اور منزلت کو نہ پہچانتا ہو۔ ان لوگوں کو جن میں فضیلت مولا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا عشر عشیر بھی نہیں ہے انہیں مولا (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے برتر سمجھتا ہو مولا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی حقانیت کے دلائل اس کے سامنے آتے ہوں مگر ان پر تامل کرتا ہو۔ اس کے سامنے روایات اور قرآنی آیات سے دلیلیں پیش کی جاتی ہوں مگر اس کی سرکشی اور گمراہی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسے شخص کا غم و حسرت روز قیامت سب سے زیادہ ہو گا۔ وہ اس حال میں محشور ہو گا کہ اس کے صدقات سانپ اژدہوں اور عذاب کے فرشتوں کی شکل میں اسے ہنکار رہے ہوں گے اور کی نمازیں اور عبادات عذاب کے فرشتوں کی شکل اختیار کر لیں گے یہاں تک کہ اسے دوزخ میں ڈال کر ماریں گے۔ وہ کہے گا وائے ہے مجھ پر کیا میں نماز گزاروں میں سے نہیں تھا؟ کیا زکوٰۃ دینے والوں میں نہیں تھا؟ کیا لوگوں کے مال اور عورتوں کے سلسلے میں میں باعفت نہیں تھا؟ کس سبب سے اتنے عذابوں اور بلاؤں میں مبتلا ہوا ہوں؟ اس سے کہا جائے گا بدبخت! تم نے جو اعمال کیئے ہیں وہ تیرے کسی کام کے نہیں ہیں اس لئے کہ تو نے اللہ کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے کے بعد عظیم فرض کو ترک کر دیا تھا اور وہ لازم فرض علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے حق کی معرفت ہے۔ اس کے ساتھ ہی تم نے اپنے اوپر ایسی چیز واجب کر لی تھی

جسے اللہ نے حرام قرار دیا تھا اور وہ دشمنان خدا کی پیروی کرنا تھا اس حال میں اگر تیرے ان اعمال کے بدلے سارے زمانے کی عبادات اور تیرے صدقات کے بدلے ساری دنیا کے اموال بلکہ اگر مذکورہ اعمال سے بھی زیادہ کرۂ ارض کے برابر سونا راہ خدا میں دے دیتے تو بھی رحمت خدا سے دوزی اور غیظ وغضب خداوندی سے نزدیک ہونے کے سوا تجھے کچھ نہ ملتا۔

(تفسیر امام حسن عسکری صلوٰۃ اللہ علیہ)

فضائل محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی احادیث و روایات ہوں یا آیات قرآنی ان کو ضعیف قرار دے دیا جاتا ہے اور غیر معصوم ملاں جو در پردہ فضائل کا منکر ہوتا ہے اس کی پیروی کو واجب قرار دیا جاتا ہے۔

63. جمعہ کے خطبے میں معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین:

امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: جب امام جمعہ کا خطبہ دے تو اس وقت کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے اور خطبہ کی طرف توجہ ہونی چاہیے جیسے نماز میں۔ اور نماز جمعہ جو دو رکعت قرار دی گئی ہے وہ دو خطبوں کی وجہ سے اور ان دونوں کو آخر کی دو رکعتوں کے عوض قرار دیا گیا ہے چنانچہ یہ دونوں خطبے بھی نماز ہی ہیں جب تک کہ امام منبر سے نہ اترے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

جمعہ کے خطبے میں معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ خطبے دو رکعت نماز کے برابر ہیں اور متبادل ہیں۔

64. عرش پر یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) مدد:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرش پر لکھا ہوا ہے میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں واحد ہوں میرا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندے اور رسول ہیں اُن کی مدد میں نے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ذریعے کی ہے۔ پھر فرمایا اللہ نے اس آیت کو نازل کیا ہے **ھو الذی ایدک نبصرہ و بالمومنین** (انفال) اس میں نصر سے مراد علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں اور مومنین میں بھی شامل ہے اس طرح (علی (صلوٰۃ اللہ علیہ)) دونوں صورتوں میں کلی طور پر شامل ہیں۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اللہ جل شانہ کی مدد کا نام ہے عرش پر بھی سلطان نصیر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے ہر جگہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) مددگار ہے سب کا۔ اب مقصر ملاں کو اللہ جل شانہ سے شکوہ کرنا چاہئے کہ یا اللہ جل شانہ کم از کم عرش پر تو خود مدد کر اور یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) مدد کا بورڈ ہٹا دے۔

65. ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) یا کثرتِ اعمال:

جابر بن عبداللہ (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا ایک طرف اور دوسری طرف مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک صحابی ایک شخص کا گریبان پکڑے داخل ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگا یہ شخص کہتا ہے کہ آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے جنت میں داخل ہو گا اگر لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے تو اعمال میں کوتاہی کرنے لگیں گے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں لیکن جب لوگ اس (علی صلوٰۃ اللہ علیہ) سے محبت رکھیں اور اس کی ولایت سے متمسک رہیں۔

(بشارۃ المصطفیٰ)

آج کل کا ناصبی ملاں بھی یہی کہتا ہے مجالس میں زیادہ فضائل بیان کرنے سے لوگ عمل سے بھاگ رہے ہیں۔ اعمال پر زور دینا چاہیے۔

66. عین عبادت کے درمیان مجلس مظلوم کربلا (صلوٰۃ اللہ علیہ):

امام محمد باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے اپنی شہادت پر صف ماتم کے اہتمام کے لئے آٹھ سو درہم کی وصیت فرمائی۔ نیز یہ بھی وصیت کی کہ دس سال تک حج کے موقع پر صف ماتم کا انعقاد کیا جائے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

حج وہ بین الاقوامی مجموعی عبادت ہے جو اسلام کی سربلندی کا راز ہے۔ اگر کوئی حج نہ کرے اور اللہ کی راہ میں بے انتہا دولت خیرات کر دے تو وہ کسی کام نہ آئے گی۔ اس عظیم عبادت کے عین درمیان عرفات میں ذکر فضائل و مصائب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاکید ہے۔ حج عالمگیر عبادت ہے اس میں مجلس و ماتم رکھ کر بتا دیا تاکہ کوئی شک میں نہ رہے کہ مجلس و ماتم کسی ایک علاقے کی اپنی روایت ہے اسلام سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی بھی عبادت ہو ذکر

معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے ہی قابل قبول ہوتی ہے۔

67. مسجود ملائکہ کون؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سب سے پہلے ہمیں اپنے نور سے ساطع فرمایا اور ہم اس کی تمجید کرتے تھے (کسی نے معصوم سے پوچھا کے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ آپ کا رشتہ کیا ہے فرمایا جو سورج کا اپنی کرن کے ساتھ)۔ پھر اللہ جل شانہ نے ملائکہ کو پیدا کیا جب ملائکہ نے ہماری ارواح کو نور کی صورت میں دیکھا تو ہم کو ہی سب سے عظیم تر سمجھنے لگے تو ہم نے سبحان اللہ کہا۔ چنانچہ ہماری تسبیح سن کر ملائکہ نے تسبیح کی۔ اسی طرح پھر ملائکہ نے ہماری عظمت وشان کو دیکھا تو ہم نے لا الہ الا اللہ کہا۔ یہ سن کر ملائکہ نے بھی تہلیل کہی۔ پھر ملائکہ نے ہمارے مقام کی بڑائی دیکھی تو ہم نے کہا۔ اللہ اکبر۔ یہ سن کر ملائکہ نے بھی تکبیر کہی۔ پھر ملائکہ نے ہماری عزت وقوت دیکھی تو ہم نے کہا **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی عظیم** پھر جب ملائکہ نے ہم پر اللہ کے انعامات اور ہماری اطاعت کی فرضیت کا مشاہدہ کیا تو ہم نے کہا الحمد اللہ۔ ہماری وجہ سے ہی ملائکہ کو توحید الٰہی کی معرفت ملی اور ہماری وجہ سے ہی انہیں تسبیح، تہلیل، تحمید وتمجید کا علم ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو خلق کیا اور ہم نے صلب آدم (علیہ السلام) کو زینت بخشی اور صرف ہم لوگوں کی تعظیم وتکریم کے پیش نظر ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو۔ اور ملائکہ کا یہ سجدہ اللہ جل شانہ کی عبودیت اور حضرت آدم (علیہ السلام) کی تعظیم واکرام کیلئے تھا۔ اس لئے کہ ہم لوگ ان کے صلب میں تھے۔

(علل الشرائع۔ عیون اخبار رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ))

تمام عالمین کو درسِ توحید دینے والے محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کا نور حضرت آدم (علیہ السلام) میں آیا تو آدم (علیہ السلام) مسجودِ ملائکہ بن گئے۔ پھر اللہ نے اپنے حبیب علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے نور کو کعبہ میں اتارا تو مسجود خلائق کعبہ قرار پایا۔

محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفتِ حقہ سوا اللہ تعالی جل شانہ کے کسی کو معلوم نہیں۔ ملائکہ نے ان ہی سے اللہ کی توحید اور عبادت سیکھی۔ پھر جب عرصہ دراز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر گئے تو یہ اللہ جل شانہ کے معصوم فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ سمجھ کر ہر آسمان پر سجدے میں گرتے رہے اور حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعارف کرانا پڑتا تھا۔ معصوم ملائکہ کو بھی ان پر گمان ہوتا ہے تو اللہ سمجھتے ہیں۔ نجس عین مقصر تو محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پالتو جانوروں کی عظمت کو نہیں پہنچ سکتا۔

68. زیارت امام صلوٰۃ اللہ علیہ لاکھ حج کے برابر:

احمد بن ابی نصر نے امام علی رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ایک مکتوب میں یہ جملہ پڑھا:

"ہمارے شیعوں تک یہ پیغام پہنچا دو کہ میری زیارت اللہ کے ہاں ایک ہزار حج کے مساوی ہے۔"

احمد بن ابی نصر نے امام محمد تقی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے دریافت کیا "مولا ہزار حج؟" آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا "خدا کی قسم جو ان کے حق کا عارف بن کر ان کی زیارت کرے تو اسے ایک لاکھ حج کا ثواب ملے گا۔

(عیون اخبار رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ))

معصوم امام صلوٰۃ اللہ علیہ کی زیارت لاکھوں حجوں کے برابر ہے تو جس نماز میں امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا ذکر ہو وہ نماز بھی لاکھ نمازوں سے افضل ہوتی ہے۔

69. معرفتِ امام صلوٰۃ اللہ علیہ:

ولی مطلق امیر المومنین کے خطبات میں سے چند سطریں ملاحظہ فرمائیں۔

نورانیت کے ساتھ میری معرفت ہے اور اللہ کی معرفت میری معرفت ہے اور یہی خالص دین ہے اللہ کے اس قول ''قائم کرو صلوٰۃ'' سے مراد میری ولایت ہے مومن وہ ہے کہ جس پر ہمارے امر سے کوئی چیز وارد نہیں ہوتی مگر یہ کہ اللہ اس کے سینہ کو اس کے قبول کرنے کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور اس میں وہ شک وشبہ نہیں کرتا اور جس نے کہا کہ کیونکر اور کیسے وہ کافر ہو گیا پس اللہ کے امر کو مان لو کہ ہم امر اللہ ہیں اللہ کا فرمان مدد مانگو صبر اور صلوٰۃ سے۔ پس صبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صلوٰۃ میری ولایت ہے ہمارا سلسلہ توالد و تناسل بطون میں نہیں اور لوگوں کی طرح ہم پر قیاس نہیں کیا جا سکتا درحقیقت ہم اللہ کا وہ نور ہیں جس کو نہ زوال ہے اور نہ تغیر۔ ہر مبعوث ہونے والے نے ہمارے سبب سے شرف حاصل کیا تم ہمیں اللہ نہ کہو اور پھر ہمارے بارے میں جو چاہو کہو ھلاکت ہے اس شخص کے لئے جو اس سے انکار کرے جو میں نے کہا ہے باوجود ان تمام فضائل کے ہم

کھاتے ہیں پیتے ہیں بازاروں میں چلتے ہیں یہ سب ہم اپنے رب کے حکم سے کرتے ہیں میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں میں وہ کتاب ہوں جس میں کسی قسم کا شک نہیں (یعنی قرآن ناطق) میں اللہ کے وہ اسمائے حسنیٰ ہوں جس کے ساتھ دعا کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے میں مومنین کی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد ہوں میں اسم اعظم ہوں میں وہ ہوں جس کے مثل کوئی شئے نہیں میں وہ ہوں جس کی ولایت سے ہزار امتوں نے انکار کیا تھا اور آخری زمانہ میں ظہور کروں گا میں ہوں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں ہوں علی مرتضیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہ) جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) مجھ سے ظاہر ہوا ہے میں روح القدس کا ممدوح ہوں میں وہ ہوں کہ جس پر کسی نام یا شبہ کا اطلاق نہیں ہوتا میں نماز کا مالک ہوں خوشخبری (طوبیٰ) ہے میرے اہل ولایت کے لئے جو میرے حق میں یہ فضائل قبول کرتے ہیں میں ہی وہ کلمۃ اللہ ہوں جس سے تمام امور مکمل ہوتے ہیں میں منافقین کو دیکھتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے اپنے لئے ربوبیت کی نص قرار دی ہے۔ خبردار ایسی گواہی دو جو وقت ضرورت تم سے پوچھی جائے۔ بے شک علی (صلوٰۃ اللہ علیہ)

ایک نور مخلوق اور رزق پانے والا بندہ ہے جو اس کے خلاف کہے گا اس پر اللہ اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے جابر نے پوچھا یا امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کیا آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) اکیلے ہی ایسے ہیں۔ فرمایا اس میں سارے عصمت پناہ صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین شامل کرو۔ جن پر کلنا محمد ﷺ کا اطلاق ہوتا ہے۔

(نہج الاسرار۔ بحر المعارف)

70. توحید الٰہی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ):

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) میری امت میں آپ کی مثال سورۃ قل ھو اللہ کی ہے پس جس نے دل سے آپ سے محبت کی گویا اس نے ایک ثلث قرآن پڑھا جس نے آپ کو دل سے دوست رکھا اور زبان سے آپ کی اعانت کی اور ہاتھ سے آپ کی مدد کی تو گویا اس نے پورا قرآن پڑھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز خندق علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ایک ضربت تمام جن وانس کی عبادتوں سے افضل ہے اور فرمایا کہ کل ایمان کو کل کفر کے مقابلہ پر بھیج رہا ہوں۔

(الخصائل۔ نہج الاسرار)

علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اللہ جل شانہ کے نزدیک سورۃ توحید، کل ایمان، کل اسلام، کل دین ہے جو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فضائل پر بحث کرے وہ کل کفر کا مصداق ہے۔

71. حجت خدا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا فعل دین بنتا ہے:

امام علی رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: جناب عبدالمطلب (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے پانچ سنتیں رائج کیں جن کو اللہ جل شانہ نے اسلام میں باقی رکھا۔ انہوں نے باپ کی بیوی کو بیٹے کے لئے حرام قرار دیا۔ انہوں نے قتل کی دیت سو اونٹ قرار دی۔ وہ بیت اللہ کے سات چکر لگا کر ایک طواف شمار کرتے تھے۔ انہیں خزانہ ملا تو انہوں نے اس میں سے خمس نکالا۔ انہوں نے چاہ زمزم کو کھود کر اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا۔

اگر جناب عبدالمطلب (صلوٰۃ اللہ علیہ) حجت خدا نہ ہوتے تو سنتِ ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرزند عبداللہ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو ذبح کرنے کا ارادہ نہ کرتے اور سرکارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے فعل پر فخر کرتے ہوئے کبھی نہ کہتے۔ انا ابن الذبیحین (میں دو ذبحیوں کا فرزند ہوں)۔

اللہ تعالیٰ نے جس وجہ سے اسماعیل (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو ذبح ہونے سے بچا لیا اسی وجہ سے جناب عبداللہ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو ذبح ہونے سے محفوظ رکھا اور دونوں بزرگوں کے محفوظ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین ان کے صلب میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی برکت سے دونوں بزرگ ذبح ہونے سے محفوظ رہے اور لوگوں میں بھی اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی رسم جاری نہ ہوئی۔ اگر جناب اسماعیل (صلوٰۃ اللہ علیہ) و جناب عبداللہ (صلوٰۃ اللہ علیہ) ذبح ہو جاتے تو لوگوں پر اپنی اولاد کی قربانی فرض ہو جاتی۔

(عیون اخبار رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ))

72. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) بے مثال ہے مثل الاعلیٰ ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اگر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نہ ہوتے تو روئے زمین پر جناب سیدہ طاہرہ فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیھا کا کوئی ہمسر نہ ہوتا' نہ ہی آدم اور نہ ہی کوئی اور۔

(عیون اخبار رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ))

اللہ کا فرمان حق ہے مگر ظاہری طور پر آدم (علیہ السلام) جناب سیدہ فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیھا کے جد ہیں اگر زندہ بھی ہوتے تو نکاح جائز نہیں تو واضح ہوا کہ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت اور ہے آدم (علیہ السلام) اور بنی آدم مٹی سے بنے ہیں۔ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشیتِ الٰہی ہیں وہ کسی شئے سے خلق نہیں ہوئے۔

73. حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی مصیبت عظیم ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) گھر سے برآمد ہوئے اور زمین پر بیٹھ گئے یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً منبر سے اترے اور انہیں اٹھا کر گلے لگایا۔ (سرکارِ شہادت پناہ گرے نہیں بلکہ ایک مظاہرہ تھا کہ عظمت امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) لوگوں کو معلوم ہو۔)

(بحار الانوار)

خطبہ عبادت الٰہی ہے۔ حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی محبت میں سید الانبیاء صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ چھوڑ دیا۔ مولا حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) دینِ الٰہی کی بنیاد ہیں اور عبادات دین کی شاخیں ہیں۔

74. حضرت زکریا (علیہ السلام) عزادارِ حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ):

امام قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فرمان کا خلاصہ: حضرت زکریا (علیہ السلام) نے اللہ جل شانہ سے سوال کیا کہ مجھے آل عبا صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی تعلیم فرمایئے تاکہ ہر شدت و بلا میں ان کا واسطہ سے پناہ مانگوں حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے سرکارِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مولا علی مرتضیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہ)، جناب فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا، مولا حسن مجتبیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور مولا حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) سید الشہدا کے اسمائے مبارک تعلیم فرمائے۔ حضرت زکریا (علیہ السلام) جب امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام لیتے تو ایسی رقت طاری ہوتی کہ ضبط نہ کر سکتے تھے۔ حضرت زکریا (علیہ السلام) نے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی مظلومیت و شہادت کا واقعہ وحی فرمایا۔ جب زکریا (علیہ السلام) نے یہ سنا تو تین دن مسجد سے نہ نکلے نہ کسی کو پاس آنے دیا اور شدید گریہ وزاری میں مبتلا رہے اور نوحہ پڑھتے رہے یا اللہ جل شانہ بیٹے کے غم میں وہ مبتلا ہوگا جو خیر جمیع الخلائق ہے۔ کیا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) وفاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا غم کا لباس پہنیں گے اس پر کرب، بلا اور مصیبت نازل ہوں گی۔ پھر دعا کی یا اللہ جل شانہ مجھے ایک فرزند عطا فرما جو اس بڑھاپے میں میری آنکھوں کی روشنی ہو۔ جب فرزند عطا فرما دے تو پھر مجھے اس کی محبت میں فریفتہ و گرویدہ بنا دے۔ پھر مجھے ایسے ہی غمناک بنا جیسے تیرا حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرت زکریا (علیہ السلام) نے

انتہائی بڑھاپے میں یحییٰ (علیہ السلام) جیسا نبی (علیہ السلام) اللہ سے مانگا تا کہ امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی شبیہہ بنا سکیں پھر اسی طرح اللہ کی سبیل میں ذبح ہو۔ دربار یزید لعین وہی مقام ہے جہاں حضرت یحییٰ (علیہ السلام) کا سر مبارک بھی رکھا گیا۔ حضرت زکریا (علیہ السلام) مسجد کے اندر گریہ وزاری اور نوحہ پڑھ کر مجلس حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کرتے رہے۔

اسی طرح حضرت ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے غم حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں حضرت اسماعیل (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔

75. غم حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں اللہ خون کا پرسہ چاہتا ہے:

حضرت آدم (علیہ السلام) جب صحرائے کربلا میں پہنچے تو غم واندہ نے ان پر ہجوم کیا دل گھبرانے لگا۔ مقتلِ امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی جگہ پر آئے تو پتھر کی ٹھوکر لگی اور پیر سے خون جاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اس زمین پر میرا برگزیدہ حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) شہید ہو گا میں نے چاہا تم بھی اس کے غم میں شریک ہو اور تمہارا خون بھی اس زمین پر گرے جس طرح اس کا خون گرایا جائے گا حضرت آدم (علیہ السلام) نے یزید لعین پر لعنت کی۔

حضرت ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) گھوڑے پر سوار صحرائے کربلا سے گزر رہے تھے کہ گھوڑا منہ کے بل گرا۔ حضرت ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا سر مبارک پتھر پر لگا اور خون جاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ زمین ہے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے آنکھوں کا نور شہید ہو گا میں نے چاہا تم بھی اس مصیبت میں شریک ہو تمہارا خون بھی اس زمین پر گرے جس پر اس کا خون گرایا

جائے گا۔ حضرت ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے یزید لعین پر لعنت کی ان کا گھوڑا آمین کہتا تھا۔

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) جب کربلا میں وارد ہوئے تو بند نعلین ٹوٹ گئے پاؤں زخمی ہو گئے اللہ نے وحی کی اس زمین پر حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا خون گرایا جائے گا میں نے چاہا تمہارا خون بھی اس زمین پر گرے۔ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے یزید پر لعنت کی یوشع بن نون (علیہ السلام) نے آمین کہا۔

(بحار الانوار)

حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) مظلوم کے غم میں خون کا پرسہ دینا اولی العزم رسولوں علیھم السلام کی سنت ہے اور اللہ کی خوشنودی بھی اسی میں ہے۔

76. شعائر اللہ تقویٰ القلوب کا باعث:

ابن عباس نے روایت کی ہے کہ وہ جنگ صفین پر جاتے ہوئے زمین نینویٰ پر پہنچے تو مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے شدید گریہ و زاری کی اور کربلا کے واقعات بتائے۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہاں ہمیں ہرن کی مینگنیاں جن کا رنگ زعفران کی طرح زرد ہو گا ملیں گی۔ ابن عباس نے تلاش کر کے وہ میگنیاں جمع کر لیں۔ مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) مع اصحاب کے یہاں سے گزرے تو ہرن رو رہے تھے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے بھی غم حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں گریہ کیا۔ ہرنوں نے کہا حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے کہ وہ اس پاک سر زمین کی گھاس امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی محبت میں کھاتے ہیں۔ جس کی خوشبو مشک وغیرہ سے زیادہ تھی۔

اسی لئے میگنیوں سے بھی خوشبو آتی تھی۔ ابن عباس نے وہ میگنیاں اپنی ردا میں باندھ لیں۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے اس وقت دعا کی تھی کہ یااللہ ان میگنیوں کو اسی طرح باقی رکھنا تاکہ حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے پدر بزرگوار ان کو دیکھیں۔ مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ابن عباس جب تم دیکھو ان میں تازہ خون جاری ہے تو یقین کرنا کہ میرا فرزند مظلوم شہید ہو گیا۔ ابن عباس کہتے ہیں میں اپنی نماز ہائے واجبی سے زیادہ ان میگنیوں کی حفاظت کرتا تھا اور ہمیشہ اپنی آستین سے باندھے رکھتا تھا۔ ایک دن سویا ہوا تھا کہ اچانک جاگا تو میری آستین لہو سے بھری ہوئی تھی ان میگنیوں سے خون جاری تھا میں نالہ و فریاد کرنے لگا۔ باہر دیکھا تو گرد و غبار ہے دیواریں سرخ ہیں فرشتے شہادت حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی خبر دے رہے تھے۔

(بحار الانوار)

ابن عباس جیسا عالم شخص ہرن کی میگنیوں کی حفاظت واجب نماز سے زیادہ کرتا تھا کیونکہ ان کا تعلق غم حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے تھا۔ ذوالجناح، علم، تابوت، مہندی اور جھولے کی در پردہ مخالفت کرنے والے آستین کے سانپو! اب بھی وقت ہے ظہور امام صلوٰۃ اللہ علیہ سے پہلے توبہ کر کے ذوالفقار سے بچ جاؤ۔

77. غم حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں زمین و آسمان خون روئے:

امام باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی روایت کے مطابق شہادت حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر زمین سے خون ابلا جس پتھر یا ڈھیلے کو اٹھایا جاتا نیچے خون جوش مارتا تھا۔ تین دن آسمان سے خون برستا رہا۔ مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی شہادت پر بھی ایسا ہوا۔ سورج چاند فضا، ملائکہ ہر چیز نے غم منایا حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن علی (صلوٰۃ اللہ

علیہ) کا۔

(بحار الانوار)

ہر چیز جو اپنے خالق کی معرفت رکھتی ہے وہ غم حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں خون کا پرسہ دیتی ہے۔

78. غم حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا ایک آنسو:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فرمان کے مطابق عزادار مظلوم کربلا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے آنسوؤں کا اگر ایک قطرہ جہنم میں ڈال دیں تو اس کی گرمی مکمل طور پر ختم ہو جائے۔

(بحار الانوار)

عزادار مظلوم کربلا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا ایک آنسو پورے دوزخ کو ٹھنڈا کر سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون کے پرسے کی کیا عظمت ہے۔ سب جانتے ہیں امام زین العابدین (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور امام قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) خون کے آنسو روتے ہیں۔ پھر منافق ملاں خون سے کیوں گھراتا ہے۔

79. جناب سیدہ زینب صلوٰۃ اللہ علیھا اور خون کا ماتم:

جب سیدہ معصومہ عالمہ غیر معلّمہ زینب الکبریٰ صلوٰۃ اللہ علیھا نے سر اقدس امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو دیکھا تو اپنا سر چوب محمل پر دے مارا۔ خون سر اقدس سے جاری ہو گیا۔ آپ صلوٰۃ اللہ علیھا نوحہ پڑھ کر گریہ و زاری کرتی رہیں اور نوحے میں امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو مخاطب کر کے سیدہ سکینہ صلوٰۃ اللہ علیھا اور امام زین

العابدین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے مصائب بیان کئے۔

(بحار الانوار)

80. عبادت چھوڑ کر فرشتے روتے ہیں:

قول امام (صلوٰۃ اللہ علیہ): جب جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا غم حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں روتی ہیں تو ان کے ساتھ انبیاء علیھم السلام، صدیق شھدا علیھم السلام اور ملائکہ روتے ہیں حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں اے بیٹی تو نے اہل آسمان کو اتنا رلایا کہ ملائکہ نے عبادت چھوڑ دی۔ چار ہزار فرشتے جن کو امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے 10 محرم کو اذن جہاد نہ دیا قیامت تک گرد آلود بال لئے پریشان روتے رہیں گے وہ زائرین حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا استقبال تو کرتے ہیں مگر گریہ وبکا کی وجہ سے سلام نہیں کہہ سکتے۔ وہ امام قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ظہور کے بعد ان کی فوج میں شامل ہو کر خون حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا بدلہ لیں گے۔ اگر لوگوں کو حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی زیارت کا ثواب معلوم ہو جائے تو اس کے لئے آپس میں قتال کرنے لگیں۔

(بحار الانوار)

ملاں چاہے کہ حرم امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں 61 ہجری سے مسلسل گریہ و بکا کرنے والے فرشتوں جن کے سردار کا نام منصور ہے سے پوچھے آپ تو معصوم فرشتے ہو اتنا روتے ہو کہ سلام کا جواب نہیں دے سکتے کربلا کی خاک و خون میں صدیوں سے لت پت ہو کم از کم پانچ وقت ہی رونا بند کر کے ذکر الٰہی کر لیا کرو۔

81. غم مظلوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا گریبان چاک:

جب امام علی نقی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی شہادت ہوئی تو دیکھا گیا کہ امام حسن عسکری (صلوٰۃ اللہ علیہ) گھر سے برآمد ہوئے ان کی قمیض آگے سے بھی چاک تھی اور پیچھے سے بھی۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

82. پچھنے لگوانا سنت ہے:

امام باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر' دونوں شانوں کے درمیان اور پشت پر تین دفعہ پچھنے لگوائے اور اس کو نفع بخش' مدد گار اور نجات دہندہ قرار دیا۔

(معانی الاخبار)

اگر کسی شخص کے کوئی زخم آ گیا ہے اور بہہ رہا ہے اور اس کا خون اس کے کپڑوں میں لگ رہا ہے تو اگر وہ اسے نہ دھوئے تو کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ وہ اچھا نہ ہو جائے یا خون بند نہ ہو جائے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

زنجیر زنی تلوار کے ماتم کو حرام کہنے والو! ہوش میں آؤ۔ غم حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں خون نکلتا ہے وہ نہ خود نجس ہوتا ہے نہ کپڑوں کو نجس کرتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو خون کا پرسہ دیا ہے تمہیں سمجھ نہ آئے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اور پشت پر پچھنے کیوں لگوائے تو اپنی ماں پر ماتم کرو۔

83. زوارِ حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی فضیلت:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ عرفہ کی اولِ شب اپنی نگاہ کرم کی ابتدا حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) بن علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی قبر کے زوار سے کرتا ہے۔ علی بن اسباط نے عرض کی' میدان عرفات میں وقوف کرنے والوں کی طرف نگاہ کرنے سے بھی پہلے؟ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا' ہاں چونکہ ان (میدان عرفات میں وقوف کرنے والوں) میں اولاد زنا بھی ہوتے ہیں مگر ان (زائرین حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ)) میں کوئی اولاد زنا نہیں ہوتا۔

(معانی الاخبار)

ولایتِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو بغیر شک و شبہ کے تسلیم کرنا ولادت کی طہارت کا ثبوت ہے۔

84. کثرتِ عبادت اور منکرِ ولایت:

اللہ کا فرمان ہے کہ میں نے سات آسمانوں اور جو کچھ ان میں ہے اور سات زمینوں اور جو کچھ اس پر ہے خلق کیا ہے کوئی جگہ رکن و مقام سے افضل نہیں پیدا کی اگر کوئی شخص اس مقام پر میری اس وقت عبادت کرتا رہے جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے ہیں اور پھر میرے ساتھ ملاقات اس حالت میں کرے کہ ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا منکر ہو تو میں اسے ضرور سقر (دوزخ) میں ڈالوں گا۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

85. فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر ایمان اور کثرتِ اعمال:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب سے پوچھا تم میں کون ہے جو عمر بھر روزے رکھتا ہو؟ تو سلمان (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے عرض کی میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر پوچھا تم میں کون ہے جو رات بھر (عبادت میں) جاگتا ہو؟ سلمان (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے عرض کی ''میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ہے جو روزانہ قرآن ختم کرتا ہو؟ سلمان (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے عرض کی میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پس بعض لوگ غصے مین آگئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمان (صلوٰۃ اللہ علیہ) مرد فارسی ہے ہم پر فخر کرتا ہے جب کہ ان کے اکثر دن کھاتے پیتے ہوئے گزرتے ہیں جب کہ وہ رات کا بیشتر حصہ سو کر گذارتے ہیں جب کہ دن کا بیشتر حصہ خاموشی میں گذرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ۔ لقمان حکیم جیسے کے مقابلے میں تمہارا کیا مقام۔ تم اس سے سوال کرلو تاکہ تمہیں بیان کرے۔ انہوں نے جناب سلمان (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے پوچھا تو سلمان (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے بتایا: بے شک میں ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہوں اور اللہ کا فرمان ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (جو ایک نیکی لائے گا اس کے لئے اسی کی مثل دس ہیں) (سورۃ انعام) اور میں شعبان کو رمضان سے ملا دیتا ہوں تو اس طرح یہ عمر بھر کے روزے ہو گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''جو شخص طہارت کی حالت میں سو جائے تو وہ ایسا ہی ہے کہ جو رات بھر (عبادت میں) جاگتا

رہا ہو" تو میں رات کو طہارت کے ساتھ سوتا ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو فرمایا "یا ابا الحسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) تمہاری مثال میری امت میں قل ھو اللہ احد کی طرح ہے جو اس کی ایک دفعہ تلاوت کرے تو یقیناً اس نے ایک تہائی قرآن تلاوت کیا اور جو دو دفعہ تلاوت کرے تو یقیناً اس نے دو تہائی قرآن کی تلاوت کی اور جو اس کی تین دفعہ تلاوت کرے تو یقیناً اس نے قرآن ختم کیا۔ تو جو تم سے زبان سے محبت کرے تو یقیناً اس کا ایک تہائی ایمان کامل ہوا اور جو تم سے زبان اور دل سے محبت کرے تو اس کا دو تہائی ایمان کامل ہوا اور جو تم سے اپنی زبان اور دل سے محبت کرے اور ہاتھ سے تمہاری نصرت کرے یقیناً اس کا ایمان کامل ہوا۔ اور اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ)! اگر تم سے اہل زمین اسی طرح محبت کرتے جس طرح اہل آسمان محبت کرتے ہیں تو کسی کو (بھی جہنم کی) آگ میں عذاب نہیں کیا جاتا۔" اور میں روزانہ تین مرتبہ قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرتا ہوں۔

(معانی الاخبار) (امالی)

سلمان (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ایمان کے اعلیٰ درجے پر ہونے کی وجہ یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قول میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی بھی فرمان پر شک نہیں کرتے تھے اور ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور توحید الٰہی میں تفرقہ نہیں ڈالتے تھے۔

86. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت اللہ کی ولایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی

طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت اللہ جل شانہ کی ولایت ہے ان کی محبت اللہ جل شانہ کی عبادت ہے ان کی اتباع اللہ جل شانہ کا فریضہ ہے اور ان کے دوست اللہ جل شانہ کے دوست ہیں اور ان کے دشمن اللہ جل شانہ کے دشمن ہیں اور ان کے ساتھ جنگ اللہ جل شانہ سے جنگ ہے اور ان سے صلح اللہ جل شانہ سے صلح ہے۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

جیسے کرن کو سورج سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح مظہر صفاتِ کبریا کو توحید سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

87. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی حقیقت اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جانتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے فرمایا اگر میری امت کے ایک گروہ کے بارے میں مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ وہ آپ کے بارے میں ایسی باتیں کریں گے جو امتِ عیسیٰ نے عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں کہی ہیں تو میں آج آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے اتنے فضائل بیان کرتا اور آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بارے میں ایک ایسی چیز بیان کرتا کہ اس کے بعد آپ جس قوم کے قریب سے بھی گزرتے تو وہ آپ کے قدموں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ اور آپ کے وضو کے پانی کی بچت کو اپنے لئے شفا کے طور پر لے لیا کرتی لیکن آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں اور میں آپ کا وارث ہوں اور آپ میرے وارث ہیں اور آپ کو میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون (علیہ

السلام) کو موسیٰ (علیہ السلام) سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واضح ہے کہ فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں ہی ایسے کہ کم عقل انسان کے ذھن میں وہ تصور اللہ کا ہے۔ حالانکہ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی ایک فضیلت کا احاطہ بھی انسانی عقل وشعور سے بالاتر ہے اور رہی بات معرفتِ الٰہی کی تو جو تصورِ انسانی میں آ جائے وہ اللہ نہیں۔ ہمیں تو اتنا معلوم ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالمین کی رہنمائی کے لئے نازل فرمایا۔

88. مومن کی عید اور واجبات ملائکہ کیا ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یوم غدیر خم میری امت کی افضل ترین عید ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے میرے بھائی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت کے اعلان کا حکم فرمایا۔ تاکہ میرے بعد امت ہدایت حاصل کرے اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے دین مکمل کیا اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے میری امت پر نعمتوں کو مکمل کیا اور ان کے لئے دین اسلام پسند فرمایا۔ پھر فرمایا! اے لوگو مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مبعوث فرمایا اور مجھے تمام مخلوقات پر برگزیدہ فرمایا میں نے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو زمین پر خلیفہ نہیں بنایا حتیٰ کہ اللہ نے ان کے نام کو آسمانوں میں بھی بلند کیا ہے اور ان کی ولایت کو ملائکہ پر واجب قرار دیا ہے۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

امام محمد باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا جو عید بھی آتی ہے خواہ وہ عید الفطر ہو یا عید الاضحیٰ اس میں آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غم تازہ ہو جاتا ہے۔ جب وہ (آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھتے ہیں کہ ان کا حق دوسرے کے قبضے میں ہے۔

(من لا يحضره الفقيه)

مومن عید الفطر پر امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی شہادت کے غم میں مغموم ہوتا ہے اور عید الاضحیٰ کے دن جناب امیر مسلم (صلوٰۃ اللہ) کی شہادت کا غم مناتا ہے۔

89. کائنات کی بقا حجتِ خدا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے سبب:

امام زین العابدین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ہم تمام مسلمانوں کے امام (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں اور تمام جہانوں پر اللہ کی حجت ہیں اور مومنین کے سردار ہیں اور روشن پیشانیوں والوں کے قائد ہیں اور مومنین کے ولی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں اور ہم اہل زمین کے لئے باعث امن و امان ہیں جس طرح ستارے اہل آسمان کے لئے باعث امن ہیں اور ہماری وجہ سے اللہ نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے اور ہماری وجہ سے اللہ نے زمین کو روکا ہوا ہے کہ وہ اپنے اوپر رہنے والوں کو غرق نہ کرے اور ہماری وجہ سے بارش نازل ہوتی ہے اور ہماری وجہ سے رحمت نشر ہوتی ہے اور ہماری وجہ سے زمین سے برکات نکل رہی ہیں اور اگر ہم اہل بیت صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین میں سے کوئی ایک بھی اس زمین پر نہ ہو تو زمین اپنے اہل کو ہڑپ کر جائے۔

خلقت آدم (علیہ السلام) سے لے کر زمین حجت اللہ سے کبھی بھی خالی نہیں رہی خواہ وہ (حجت علیہ السلام) ظاہر مشہود ہو یا غائب چھپی (مستور) ہو اور قیامت کے برپا ہونے تک زمین حجت اللہ (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے خالی نہیں ہو سکتی اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔

امام صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے دریافت کیا گیا کہ جو حجت غائب مستور ہو اس سے لوگ کس طرح فائدہ اٹھاتے ہیں؟ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا جس طرح سورج بادل میں چھپ جائے پھر بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

اجداد رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب عبداللہ (صلوٰۃ اللہ علیہ) جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) جناب عبدالمطلب (صلوٰۃ اللہ علیہ) جناب ھاشم (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے جناب اسماعیل (صلوٰۃ اللہ علیہ) تک تمام عصمت مآب ہستیاں حجت اللہ صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین ہیں جن میں انوار منتقل ہوتے رہے جن کی وجہ سے کائنات باقی رہی۔ تمام مخلوقات محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جوتیوں کے صدقے میں رزقِ الٰہی پا رہی ہیں۔

90. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے شرک اللہ سے شرک:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے میرے بعد تم لوگوں پر اللہ کی طرف سے حجت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں ان سے کفر اللہ سے کفر ہے ان کے ساتھ شرک اللہ کے ساتھ شرک ہے ان کے بارے میں شک اللہ کے بارے میں شک ہے ان کا انکار اللہ کا انکار ہے ان کی شھادت سے

پھرنا اللہ کی شہادت سے پھرنا ہے ان پر ایمان اللہ پر ایمان لانا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں وصی ہیں ان کے اور ان کی امت کے امام ہیں ان کے مولا ہیں اور اللہ کی مضبوط رسی ہیں اور مضبوط سہارا (عروۃ الوثقیٰ) ہیں جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور دو طرح کے اشخاص ہلاک ہو جائیں گے بغیر گناہ کیے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی وجہ سے۔ ایک غالی محبؐ اور دوسرا مقصر۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) توحید الٰہی ہے کیونکہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) جب اللہ ہیں۔ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ساتھ شرک کیا ہے؟ اگر کوئی کہے کہ میرا نام اللہ ہے تو وہ شرک کرتا ہے۔ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اللہ کی آیت الکبریٰ ہے۔ اللہؑ اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن اور معراج اس کے گواہ ہیں۔ اب اگر کوئی شخص اپنے آپ کو ''آیت اللہ العظمیٰ'' کہلوانے پر راضی ہو تو وہ بھی اور جو کہہ رہے ہیں شرک کرتے ہیں۔ آیت اللہ العظمیٰ کا مطلب آیت اللہ الکبریٰ ہی ہے۔ بہانہ یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ لقب ہے تو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا مگر ان کے بعد ہم بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ پھر مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے دوسرے القابات مثلاً صدیق اکبر اور فاروق اعظم کوئی اور استعمال کرے تو ہمیں صبر کرنا چاہیئے۔

علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے الحاد (شھادت یا گواہی چھپانا) اللہ سے الحاد ہے۔ اس کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔

اب دو گروہ جو نیک ہیں گناہ بھی نہیں کرتے پھر بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی وجہ سے ہلاک ہوں گے ایک وہ کم عقل محبّ جو فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) دیکھ کر

علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو اللہ کہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ملائکہ بھی ان پر اللہ کا دھوکا کھا جاتے ہیں مگر پھسلتے نہیں۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے صرف چند فضائل ظاہر کئے۔ اب حقیقت یہ ہے کہ جو بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو اللہ سوچے اللہ سمجھے اللہ کہے وہ بے شک مشرک ہے۔ دوسرا وہ گروہ مقصروں کا ہے جن کو اپنی عبادتوں پر ناز ہے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے حاضر ناظر ہونے پر شک ہے یا محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی فضیلت میں شک کرنا مقصر بنا دیتا ہے۔ کیونکہ ہماری عقل اور حواس محدود ہیں اگر کسی معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی حدیث سمجھ میں نہ آئے تو امام صلوٰۃ اللہ علیہ کی طرف ہی پلٹا دو یعنی اس پر بحث نہ کرو انکار نہ کرو امام قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا انتظار کرو وہ سمجھا دیں گے۔ جو کچھ بھی ان کی فضلیتیں بیان کرو گے وہ بہت کم ہیں اور یہ اقوال معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے مطابق ہے۔

91. انبیاء علیھم السلام کی دعاؤں کی قبولیت کا وسیلہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک یہودی نے سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہیں یا موسیٰ (علیہ السلام) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہ مکروہ ہے بندے کے لئے اپنی تعریف خود کرے لیکن میں کہتا ہوں کہ جب آدم (علیہ السلام) سے ترک اولیٰ ہوا تو ان کی توبہ یہ تھی کہ اس نے کہا اے اللہ تجھے واسطہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجھے معاف کر دے اللہ نے معاف کر دیا اور جب نوح (علیہ السلام) کشتی میں سوار ہوئے اور غرق ہونے کا خطرہ لاحق ہوا تو عرض کی یااللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے صدقے مجھے غرق ہونے سے نجات دے اللہ نے اسے نجات دی اور جب ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) آگ میں پھینکے گئے تو فرمایا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کے صدقے نجات دے تو اللہ نے آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا اور جب موسیٰ نے عصا پھینکا اور خوف محسوس کیا اپنے دل میں تو کہا یااللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کے صدقے مجھے کامیابی دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا خوف نہ کر بے شک تیری کامیابی و برتری ہو گی۔ اے یہودی! تحقیق اگر موسیٰ (علیہ السلام) مجھے پالے اور میرے اوپر ایمان نہ لائے اور میری نبوت پر تو اس کا ایمان اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ اور نہ اس کی نبوت اس کو فائدہ دے سکتی ہے۔ اے یہودی! جب میری آل سے مہدی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ظہور کریں گے تو عیسیٰ (علیہ السلام) بن مریم (علیہ السلام) آسمان سے نازل ہو کر ان کی نصرت کریں گے اور مہدی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو آگے کر کے خود ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

اولی العزم رسولوں کی دعا بھی اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں قبول فرماتا ہے۔ مگر آج کل کا مقصر ملاں سورۃ بقرہ کی 186 آیت پڑھ کر عشرے سنا رہا ہے اور گمراہ کر رہا ہے کہ اللہ وسیلے کے بغیر بندے کی سنتا ہے یہ زہر بڑے خوشنما انداز سے سرایت کیا جا رہا ہے۔

عیسیٰ (علیہ السلام) نبی ہو کر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بیٹے قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے آگے کھڑا نہیں ہو سکتا ورنہ ایمان و نبوت ضائع ہو جاتی ہے۔ مقصر ملاں علی

(صلوٰۃ اللہ علیہ) کو ہٹا کر کون سی نماز پڑھتا ہے۔

92. جنت کا ورد علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) علی (صلوٰۃ اللہ علیہ):

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت کے دروازے پر سرخ یاقوت کا ایک حلقہ (کنڈا) ہے جو سونے کی پلیٹ (تختی) پر لگا ہوا ہے جب اس حلقے کو کھٹکھٹایا جاتا ہے تو بجتا ہے اور آواز دیتا ہے یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ)

(امالی شیخ صدوقؒ۔ علل الشرائع)

یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نعرہ سن کر جس کی سانس اکھڑتی ہو اس کے لئے آسان حل ہے کہ بچنا ہو گر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے تو جہنم میں جائیے۔

93. وجہ تخلیقِ جہنم: مقصر ومنکر:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اگر تمام انسان علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت پر جمع ہو جاتے تو میں آگ (دوزخ) پیدا نہ کرتا۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

بے شعور ملاں کہتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے چڑیاں بٹیر بھی کھانے چاہیں تاکہ اللہ سے شکایت نہ کریں کہ تو نے ہمیں حلال بنایا تھا مگر کسی انسان نے ہم کو ذبح کر کے نہیں کھایا۔ مقصر نے بھی سوچا دوزخ کیا کہے گا کہ سب ولایت پر جمع ہو کر جنت چلے گئے آخر اس کو بھی اللہ نے بنایا ہے تو اس کو خالی نہ جانے دو۔

94. اطاعت گزار مگر بغض علی (صلوٰۃ اللہ علیہ):

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ایک دفعہ جبرائیل (علیہ

السلام) بڑے خوش وخرم میرے پاس آئے۔ میں نے ان سے کہا میرے پیارے جبرائیل (علیہ السلام) تمہاری خوشی کی وجہ کیا ہے اور میرے بھائی اور ابن عم علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی اللہ کے پاس کیا منزلت ہے؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے قسم ہے اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت عطا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو مصطفیٰ بنایا میں اس وقت صرف اس لئے حاضر ہوا ہوں۔ کہ آپ جناب کی بارگاہ میں یہ عرض کروں کہ علی الاعلی اللہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سلام کہہ رہا ہے اور فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی رحمت ہیں اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) میری حجت کو قائم کرنے والے ہیں میں ان کے دوستوں کو عذاب نہیں دوں گا خواہ وہ میرے نا فرمان ہی کیوں نہ ہوں اور ان کے دشمنوں پر رحم نہیں کروں گا خواہ وہ میرے اطاعت گزار ہوں۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کا کام ہی فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) والی آیات و احادیث قدسی لانا تھا۔ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کی چہرے کی بشاشت اور جوش بغیر پوچھے بتا دیتا تھا کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فضائل سنانے آیا ہے۔

حق ہے کلامِ الٰہی کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے محبت کرنے والوں کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا جو سچا چاہنے والا ہے اس کا تو ہر دم ہی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے گناہ اس کے قریب کہاں آئے گا۔ اور ذرحقیقت تمام عبادات (فروع دین) ہیں ہی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) والے کے

لئے۔

95. لسان اللہ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے کلمات:

امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ہم کو ربوبیت سے پاک رکھو اور صفات بشری سے بلند رکھو یعنی ان تمام صفات سے جو تمہارے لئے جائز ہیں پس ہم میں سے کسی پر بھی بشر ہونے کا قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہم اسرارِ الٰہی ہیں جو ہیئت بشر یہ (بشر کی شکل میں) میں ودیعت کئے گئے ہیں۔ ہم رب کے کلماتِ ناطق ہیں پھر جتنی تمہاری استطاعت ہو (ہماری فضیلت بیان کرلو اس میں شک نہیں سمندر خشک نہیں ہوتا اور غیب کے اسرار کی معرفت حاصل نہیں کی جاسکتی اور کلمۃ اللہ کی توصیف نہیں کی جاسکتی۔

امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: تمہیں چاہیئے کہ ہمارے متعلق غلو میں پہلے یہ کہو کہ خدا کے پروردہ بندے ہیں۔ اس کے بعد ہماری فضیلت میں جو چاہو کہو۔

(نہج الاسرار۔ بحر المعارف)

96. 'اللہ' سے مراد:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: الف سے مراد' آلاء'' نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پر ہماری ولایت کے صدقے نازل فرماتا ہے۔ لام سے مراد ''لازم'' ہے ہماری ولایت مخلوقاتِ پر اللہ کی جانب سے۔ اور ھا سے مراد ''ھوان'' پستی و رسوائی ہے جنہوں نے محمد وآل محمد صلوات اللہ علیھم اجمعین کی مخالفت کی۔

(التوحید۔ معانی الاخبار)

اب توحید کی بنیاد توحید کا مطب' توحید کی مراد ہی ولایت ہے۔ جیسا کہ امیر کائنات (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا "ہماری عبادت کی وجہ سے اللہ کی عبادت کی گئی اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔"

نعرۂ یاعلی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے بھاگنے والو اب یااللہ کہنا بھی چھوڑ دو اس کا مطلب بھی وہی ہے حقہ کہ بنائے لا الہ هست حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ)۔

97. سلطانِ نصیر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کیوں:

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں اور اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبّ ہے۔ اب دستور محبت ہے کہ محبّ محبوب کے ہر وقت پاس رہنا چاہتا ہے اس کی ہر بات ہر منشا محبوب کی منشا ہوتی ہے۔ محبّ ہر لمحہ خود جان کی بازی لگا کر محبوب کی حفاظت کرتا ہے۔ تو اللہ الصمد نے ایک ایسی ہستی کو چنا جو اللہ اور اس کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کے دل کی دھڑکن تھی۔ اس ہستی کو اللہ نے اپنی ساری صفات کا مظہر بنا کر اپنی تصویر قرار دیا اور اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مددگار و محافظ بنا دیا۔ تا کہ حجت باقی نہ رہے کہ محبّ تو اللہ خود بنتا تھا مشکل وقت میں دوسرے مدد کرتے رہے۔

جب عصمت الٰہی سیدہ فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے اپنے بابا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا ایثار دیکھا تو ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر اپنی جان قربان کر دی اور اپنی تمام اولاد صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کو بھی ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر قربان کر دیا۔

98. امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا خطبہ:

جب لشکر یزید لعین نے امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے خطبہ ارشاد فرمایا جس کے چند کلمات ملاحظہ فرمائیں:

کامیاب ہے وہ جو میری اطاعت کرے۔ ہلاکت ہے اس کے لئے جو میری نافرمانی کرے۔ تم سب میرے حکم کے خلاف کرتے ہو اور میرا کلام نہیں سنتے کیونکہ تمہارے شکم حرام سے سیر ہیں اور تمہارے دلوں پر مہریں لگی ہیں وائے ہو تم پر کہ میری بات تک نہیں سنتے۔ پھر فرمایا اے غدارو بے وفاؤ' جفا کارو! تم نے اپنی مشکل کے وقت اپنی مد کے لئے ہم کو بلایا۔ میں تمہاری ہدایت و نصرت کے لئے تمہارے بلانے پر آیا اور تمہاری دعوت قبول کی۔ اس وقت تم نے مجھ پر تیغ کینہ و عداوت کھینچی اور آتشِ فتنہ و فساد میرے لئے روشن کی۔ صرف تمہیں کچھ مالِ حرام مصلحت کے تحت اس وقت دیا گیا ہے۔ حکوت ہائے باطل اور وعدہ ہائے دروغ سے تمہیں امیدوار بنایا ہے۔ اے گمراہو۔ تارکانِ کتاب و سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے محرقین قرآن' اے قاتلانِ اولاد بتول صلوٰۃ اللہ علیھا۔ اے نسل زنازادو۔ ہلاکت ہو تم پر اولاد سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منحرف ہو کر اولاد ابوسفیان کے مددگار بنتے ہو۔

(بحار الانوار)

امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے ظاہر کر دیا کہ جو حرام کی کمائی کھاتا ہے ولایت کی بات نہیں سنتا۔ اور امام (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو بلا کر غداری کی۔ اذان میں ولایت کی طرف کتنی دفعہ بلایا جاتا ہے۔ حی علی الصلوٰۃ (امام (صلوٰۃ اللہ علیہ) مومن کی نماز ہے)۔ حی علی الفلاح (فلاح ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے) حی علی خیر العمل (خیر العمل ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے)۔ کم از کم چھ دفعہ علی الاعلان بلا کر پھر ولایتِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے۔

فوج یزید لعین کہتی تھی کہ یزید لعین ہمارا اولی الامر ہے اس کا حکم ہے حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو شہید کر دو ہم قرآن و حدیث نہیں سنیں گے۔ یہی آج کا مسلمان کہتا ہے ہم اس تفسیر اور حدیث کو کمزور جانتے ہیں۔ غیر معتبر ہے ہمارے ملاں کا فتویٰ ہے کہ نماز میں اپنی زبان سے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو شہید کر دو۔ اس طرح شاید ملاں کو حکومت میں کچھ حصہ مل جائے۔

99. نافع ابن ہلال بجلی (علیہ السلام) کا مذہب:

حضرت نافع ابن ہلال بجلی (علیہ السلام) جب کربلا میں جہاد کو نکلے تو رجز پڑھا۔

انا بن هلال البجلی انا علی دین علی (صلوٰۃ الله علیه) و دینه دین محمد صلی الله علیه و آله وسلم

میں نافع ابن ھلال بجلی ہوں۔ میں دینِ امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر ہوں اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ہے۔

ملعون مزاحم ابن حریث نے نکل کر کہا میں دینِ ثالث پر ہوں۔ نافع بن ہلال (علیہ السلام) نے جواب دیا اے ملعون تم دین شیطان پر ہو۔

(بحار الانوار)

تمام شھدائے کربلا علیھم السلام نے اپنے اپنے رجز میں ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) و حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا اعلان کیا اور واضح کیا کہ یہ جہاد ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی خاطر ہے۔

100. یزید لعین کے اشعار:

سر اقدس کی بے ادبی کرتے ہوئے یزید لعین یہ اشعار پڑھتا تھا۔

کاش میرے بزرگ جو بدر میں مارے گئے آج موجود ہوتے تو دیکھتے کہ قبیلہ خزرج والے آج کس طرح تڑپ رہے ہیں تلواروں کے واروں سے وہ یقیناً یہ دیکھ کر خوشی سے چلا اٹھتے پھر کہتے کہ اے یزید لعین تیرے ہاتھ اسی طرح چلتے رہیں میں خندف میں سے نہ ہوں اگر انتقام نہ لوں آل احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے اعمال کا۔

(بحار الانوار)

مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے جنگ بدر میں یزید لعین کے اجداد لعینوں کو واصل جہنم کیا تھا۔ یزید لعین نے ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا بدلہ کربلا میں لیا۔ یزید لعین کی طرح کے لوگ جو خراب نسل کے ہوتے ہیں مصلحت کے تحت اسلام کا لبادہ اوڑھے رکھتے ہیں پھر آستین کا سانپ بن کر فضائلِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا بدلہ

لیتے ہیں۔

101. آسمانوں پر شبیہں اور زائرین:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں شب معراج آسمانوں پر گیا تو پانچویں آسمان پر ایک صورت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب کو دیکھا۔ فرشتے جب زیارتِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے مشتاق ہوئے تو اللہ سے عرض کی کہ بنی آدم زمین پر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور ہم محروم ہو گئے ہیں ہمیں بھی امام صلوٰۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف عطا کر تو ذاتِ احدیت نے اپنے نور سے صورتِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) بنا دی پس شب و روز گویا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ان کے سامنے ہیں اور فرشتے صبح شام ان کی زیارت کرتے ہیں۔ جب ملعون عبدالرحمٰن ابن ملجم نے سر اقدس پر ضرب لگائی تو ویسی ہی ضرب اس صورتِ آسمانی پر ظاہر ہوئی۔ جب فرشتے اس صورتِ نور کو شام و سحر دیکھتے ہیں تو قاتل ستمگر پر لعنت کرتے ہیں۔ جب امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) شہید ہوئے تو فرشتے ان کی ایک نورانی صورت کو بھی پانچویں آسمان پر مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی شبیہ کے سامنے رکھ دیا۔ فرشتے اوپر سے نیچے آتے جاتے آسمان پنجم پر زیارت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) وحسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کرتے ہیں اور قاتلان معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین پر تا قیامت لعنت کرتے رہیں گے۔

(بحار الانوار)

اگر کوئی حارثی ملاں آسمان پر ہوتا تو فتویٰ دیتا کہ اللہ کے قرب میں رہتے ہوئے اور معصوم فرشتے ہوتے ہوئے بدعتوں کو رائج کرتے ہو۔ شبیہ بنانا تو بدعت

ہے اللہ کا ذکر وعبادت چھوڑ کر شبیہوں کی زیارت میں صبح شام کیوں مصروف رہتے ہو اور ملنگوں کی طرح ان کے قاتلوں پر لعنت کرتے ہو۔

شبیہ اصل سے مفضول ہوتی ہے۔ آدم (علیہ السلام) کا اصل جسم مٹی سے بنا اور اللہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) وحسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی شبیہ نور سے بناتا ہے۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اگر تصویر بھی بنانی پڑے تو اللہ نور سے بناتا ہے تو ان (علیہ السلام) کی حقیقت نور سے بھی بہت بلند ہے جس کو صرف ان کا اللہ جانتا ہے۔

102. فضائلِ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برداشت:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ہماری احادیث بہت مشکل و دشوار ہیں ان کا کوئی متحمل نہیں ہوسکتا مگر اللہ کا مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ بندہ جس کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان کے لئے لے لیا ہو یا حصار شدہ شہر ان کو برداشت کر سکتے ہیں۔ حصار شدہ شہر سے مراد وہ دل ہے جس کے حواس باختہ نہ ہوں پھر امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارے فضائل کوئی برداشت نہیں کر سکتا مگر جس کو ہم چاہیں۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

مقصر ملاں اور اس کی فوجِ یزید کیسے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فضائل برداشت کریں جو سارے محلے کے بزرگوں کو احترام کے طور پر والد کہہ کر پکارتے ہوں۔

تمام ملائکہ اور تمام انبیاء علیھم السلام کی بھی بات نہیں صرف مقرب فرشتے اور نبی مرسل ہی متحمل ہو سکتے ہیں۔ جن کی ولایتِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی محبت میں

شدت انتہا کو پہنچنے لگتی ہے تو اللہ اس فرشتے کو مقرب اور اس نبی کو مرسل بنا دیتا ہے۔

مبارک ہو مومنین کو جن کے قلوب امتحان الٰہی میں کامیاب ہیں اور وہ قلوب کوہ طور سے مضبوط ہیں جو ریزہ ریزہ نہیں ہوتے فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے نزول سے۔

104. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا ذاکر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فضائل بیان کیے جن میں تمام انبیاء (علیھم السلام) کی صفات کا حامل ہونا واضح کیا اس خطبے کے چند جملے ملاحظہ ہوں۔

علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ساتویں آسمان میں درخشاں ستارہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو اتنا فضل عطا کیا ہے کہ اگر اس فضل کو اہل دنیا پر تقسیم کیا جائے تو تمام اہل زمین کو اپنے دامن میں لے لے۔ جنت کے ہر پردے پر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام مزین ہے۔ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اللہ کے نزدیک محمود ہیں۔ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) میرا ظاہر ہیں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) میری جنت ہیں میرے یار و مددگار رہیں۔ اُن کی مثال کعبہ کی ہے کہ ساری دنیا اس کی زیارت کے لئے جاتی ہے لیکن کعبہ کسی کی زیارت کے لئے نہیں جاتا۔ اللہ نے اپنی کتاب (قرآن) میں اُن کی تعریف فرمائی ہے۔ اپنی آیات کے ساتھ اُن کی مدح فرمائی ہے اور اُن کے آثار کی توصیف

فرمائی ہے۔ اُن کی منازل کو جاری کیا ہے۔ وہ اس دنیا میں
کریم ہیں اور جائیں گے اس دنیا سے تو شہید ہوں گے

(امالی شیخ صدوقؒ)

علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے سارے فضل کے مالک ابو الفضل عباس (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں جس کو فضلِ الٰہی چاہئے علمدار (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے علم کو پکڑے وہ پوری دنیا کو اپنے فضل کے دامن میں لے لے گا۔ اس محسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے نام پر امام زین العابدین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کھڑے ہو جاتے تھے۔

اللہ کے پاس علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) محمود ہیں اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقامِ محمود پر ہوں گے اور مومنین کی شفاعت کریں گے۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں۔ اے شیطان کے جال میں پھنسے ہوئے لاشعور! تو عبادات میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو چھوڑ کر جنت کے بدلے دوزخ کیوں مول لیتا ہے۔

کعبہ بے نیاز ہے تمہیں نمازوں اور حج وعمرہ کے لئے کعبہ کے پاس جانا ہے۔ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) تمہاری نماز میں نہیں آئیں گے تمہیں اپنی نمازیں اُن کے حضور قبولیت کے لئے لے جانا ہیں۔ اللہ کا کلام اور آیات اللہ سب اُن کی اور اُن کی اولاد کی مدح کرتے ہیں جو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) بڑے کریم ہیں۔ اُن کے فضائل کی منازل کی کوئی حد نہیں وہ جاری ہیں۔

104. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا کلمہ بھی علی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فضائل

بیان کرتے ہوئے (اس کے چند کلمات): میرے بعد جو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی مخالفت کرے گا وہ کافر ہے اور جو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے شرک کرے وہ مشرک ہے۔ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کلمۃ اللہ العلیا و کلمۃ اعدائہ السفلیٰ (علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اللہ کا اعلیٰ ترین کلمہ ہیں اور اُن کے دشمنوں کا کلمہ پست و سفلی ہے)۔ اللہ کسی کے ایمان کو قبول نہیں کرتا مگر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت و اطاعت کے ساتھ۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے کسی قسم کا شرک مشرک بنا دیتا ہے مثلاً کہنا کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اللہ کے عام بندے ہی تو تھے ضرب لگی خون نکلا شہید ہو گئے۔ اب اللہ سے مدد مانگو۔ (نعوذ باللہ) یا ان کے خاص القابات جو صرف علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے مخصوص ہیں عام کر دینا۔ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) والا کلمہ بلند ترین کلمہ ہے جسے اللہ کہتا ہے کہ میرا کلمہ ہے۔ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے دشمن کا کلمہ پست ترین ہے۔ ایک کے بجائے چھ چھ کلمے پڑھتے رہو۔ ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بغیر اللہ بے ایمان قرار دیتا ہے۔

105. صلوٰۃ اور شہادت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے اور میری اہل بیت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) پر درود نہ بھیجے تو اس کے اور آسمانوں کے درمیان ستر پردے حائل ہو جاتے ہیں اور اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لا لبیک ولا سعد یک اے میرے ملائکہ اس کی دعا قبولیت کی طرف نہ جانے دینا یہاں تک کہ وہ نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُن کی عترت (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) کو شامل نہ کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی دوست نہیں بن سکتا۔ جب تک صلوات میں میرے ساتھ میری اہل بیت (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) کو شامل نہ کرے۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص میرے اوپر صلوٰۃ پڑھتا ہے لیکن میری آل (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر صلوات نہیں پڑھتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے بھی سونگھی جاتی ہے۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

یہ بات تشریح طلب نہیں ہے کہ صلوٰۃ (درود وسلام) ایک علیحدہ چیز ہے اور کسی کے مرتبے کا اقرار کرتے ہوئے شہادت (گواہی) دینا ایک دوسری چیز ہے۔

اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر آل (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ابتر صلوات قبول نہیں کرتے بلکہ رحمت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جنت کی خوشبو تک کی ممانعت ہو جاتی ہے۔ پھر تعجب کی بات ہرگز نہیں اگر کوئی شہادت میں آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکال دے تو اللہ اسے دوزخ کے باورچی خانے میں جگہ عطا فرمائے جہاں آگ پکتی ہے اور دوزخ کی بو و بلا کا منبع ہے۔

106. بغض علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے مسخ شدہ:

ایک شخص نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے کیا وہ مومن ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہماری عداوت تمہیں یہود و نصاریٰ بنا دے گی بے شک تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ مجھ سے محبت کرو اور وہ شخص جھوٹا ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے بغض رکھتا ہو۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی کوئی بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد میری اہل بیت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کی محبت ہے۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

ریت کے صحرا میں کوثر کا سراب دیکھ کر بغیر بنیاد کے عبادات کی سو سو منزلہ عمارتیں بنانے والو! قیامت کی آندھی میں یہ سب راکھ کی طرح اڑ جائے گا اور تم یہودی و نصرانی والی قطار میں کھڑے رہ جاؤ گے۔ کوئی عمل بھی ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی بنیاد کے بغیر شروع نہ کرو۔

107. عبادات کی منزل مقصود:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ پل صراط سے چمکتی بجلی کی طرح گزر جائے اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے محبت رکھے جو میرا ولی وصی

ساتھی اور میرے بعد میرے خاندان اور امت پر میرا خلیفہ ہے اور جو چاہتا ہے کہ بغیر حساب جہنم میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ اس کی ولایت کو ترک کر دے۔ مجھے قسم ہے اپنے رب کی عزت و جلال کی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اللہ کا وہ دروازہ ہے جس کے بغیر اللہ تک آنا ممکن نہیں ہے اور یہ صراط مستقیم ہے اور اس کی ولایت کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہو گا۔ (یہ پہلا سوال ہو گا)۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

ڈسکو لائیٹوں اور شوروغل والے گرما گرم جہنم کلب میں وقت ضائع کیے بغیر جانے کا آسان فارمولا بتا دیا کہ ولایتِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو چھوڑ دو۔

ذوالجلال کی قربت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بغیر ناممکن ہے جو قولِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ہے تو جو عبادات ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بغیر ہوں وہ کہاں جائیں گی؟ وہ سانپ اور اژدھے بن کر شیطان کی کچہری سے ہوتی ہوئیں دوزخ کلب میں منکر کے استقبال کے لئے جمع ہوتی رہتی ہیں۔

108. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا حسد ظلمت کی رات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ حسد تقدیر سے بھی سبقت لے جائے۔

یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) تمہارے متعلق میرے فرامین کو وہی مدنظر رکھیں گے جو متقی، پاکیزہ، نیک اور منتخب کیے ہوئے ہوں گے اور میری امت میں وہ ایسے نمایاں ہوں گے جیسے سیاہ رات میں سیاہ بیل کی پشت پر سفید بال ہوں۔

(عیون اخبار رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ))

ولایت و فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے حسد کرنے والوں نے اس دنیا کو ظلمت کی رات بنا دیا ہے اس زمین کی پشت پر روشن قلوب والے آسمانوں سے بھی چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

109. دوست اور دشمن کی پہچان:

امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: اگر میں اپنی تلوار سے مومن کی ناک بھی کاٹ دوں کہ مجھ سے دشمنی کرنے لگے تو ہرگز نہ کرے گا۔ اور اگر دنیا کی تمام نعمتیں منافق پر نچھاور کردوں کہ مجھ سے محبت کرنے لگے تو ہرگز نہ کرے گا۔ کیونکہ اس کا فیصلہ نبی صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ہو چکا ہے کہ یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کوئی مومن تم سے دشمنی نہیں کرسکتا اور کوئی منافق تم سے محبت نہیں کر سکتا۔

(بشارۃ المصطفیٰ۔ نہج البلاغۃ)

مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے سنا کہ ایک خارجی شخص تہجد پڑھ رہا ہے اور قرآن کی تلاوت کر رہا ہے تو فرمایا ''یقین کے ساتھ سو جانا شک کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

(غرر الحکم۔ نہج البلاغۃ)

اللہ کے لاریب علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں شک کرنے والو! عبادت ذکر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے اعلیٰ ہو جاتی ہے۔ امام قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ذوالفقار اس دور کے تہجد گزار قاریوں کے انتظار میں ہے۔

110. حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی روایت کا خلاصہ: شب معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پہلے آسمان پر پہنچے تو ملائکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رب کا نور سمجھ کر سجدہ میں گر کر کہنے لگے سبوح قدوس ربنا الملائکۃ و الروح. حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا تو ملائکہ سمجھ گئے پھر آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آکر سلام کرنے کے بعد مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا حال احوال پوچھنے لگے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے آسمان پر پہنچے تو وہاں بھی فرشتے بھاگ کر سجدے میں چلے گئے اور پڑھنے لگے سبوح قدوس ربنا و رب الملائکۃ والروح اور آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رب کا نور سمجھا۔ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے پھر کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ تو فرشتے سمجھ گئے اور آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بارے میں پوچھنے لگے اور شیعوں کا حال بھی پوچھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیسرے آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں بھی فرشتے جلدی سے سجدے میں گر کر وہی تسبیح کرنے لگے تو حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا اشھد ان محمد رسول اللہ تو فرشتے سمجھ گئے اور آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فضائل و برکات بیان کرنے لگے چوتھے آسمان پر ملائکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی اور کہا یہ نماز ان کے شیعوں کے لئے ہے جو وہ قیامت تک پڑھتے رہیں گے۔ ملائکہ نے اذان میں حی علی الفلاح پر کہا کہ یہ فلاح دنیا میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ذریعے قائم ہو گی۔

(علل الشرائع)

ملائکہ جب خلق ہوئے تھے تب بھی انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ سمجھا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو عبادت الٰہی کرنا سکھائی اور معرفتِ توحید پڑھائی۔ پھر ہزاروں سالوں کے وقفہ کے بعد جب حضرت آدم (علیہ السلام) خلق ہوئے تو پھر فرشتے امتحان میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پہچان سکے۔ پھر ہزاروں سالوں کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر گئے تو اللہ سمجھ کر سجدے میں گرے۔

معصوم ملائکہ اللہ کی قربت میں رہتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں پہچان سکتے جن کی عمر کا بھی ہمیں اندازہ نہیں اور نہ وہ عبادت کرتے تھکتے ہیں۔

مقصر ملاں جس کی عمر ہی جمعہ جمعہ آٹھ دن ہے اور دو ٹکریں مار کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت وعظمت و اقتدار کے پیمانے طے کرتا ہے۔ مقصر ملاں! پہلے وہ پیمانہ تو استعمال کر لو جو اللہ نے تمہارے حلالی حرامی ہونے کی پہچان کے لئے بنایا ہے۔

111. گناھان کبیرہ:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی حدیث کا خلاصہ کہ گناھانِ کبیرہ سات ہیں جن کا تعلق بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔

1. اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک قرار دینا۔ مشرک کے بارے میں آیات ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ اہل بیت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کے بارے میں بیان کیا مگر لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا سمجھا اس طرح وہ شرک کے مرتکب ہوئے۔
2. اس کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا لوگوں نے امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور ان کے اصحاب علیہم السلام کو قتل کیا۔
3. یتیموں کا مال کھانا مال غنیمت میں اہل بیت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کا حصہ چھین کر دوسروں کو دے دیا۔
4. والدین کی نافرمانی اللہ کا فرمان: النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اولی بالمومنین من انفسھم و ازوجه امھاتھم. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب خدیجہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) کی ان کی آل (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کے بارے میں نافرمانی کی۔
5. باعصمت مستور پر الزام جناب فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) سیدۃ النساء العالمین کی گواہی کو جھٹلایا (اور حق سے محروم کر دیا)۔
6. جنگ سے فرار امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی بیعت کی پھر چھوڑ کر بھاگ گئے اور نصرت ترک کی۔
7. اہل بیت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کے حق سے انکار حق ولایت سے انکار

(علل الشرائع)

یہ گناھانِ کبیرہ صرف پچھلے زمانے والوں کیلئے نہیں تھے۔ آج بھی ہیں ان

سے بچو۔ فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) والی آیاتِ الٰہی کی تفسیر کو ضعیف و غیر معتبر قرار دے کر شرک کرنا۔ زبان سے ولایت کی گواہی نہ دے کر قتل کرنا۔ خمس کو نہ ادا کرنا یا حق دار کی بجائے مقصر ملاں کو دے دینا احادیث رسالت جو فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) والی ہیں کو علم رجال اور مختلف حیلوں سے کمزور ثابت کرنا فدک کو حق سیدہ فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) نہ سمجھنا باطل پر اتحاد اور تفرقہ نہ ڈالنے کا ڈھال بنا کر ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی تبلیغ سے باز رہنا اور نصرتِ امام صلوٰۃ اللہ علیہ سے بھاگنا عبادات سے ولایت مطلقہ کی گواہی نکال کر اہل بیت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) سے انکارِ عملی کرنا۔

112۔ دین کے ٹھیکیدار:

اج کل کے دین کے ہر ایک ٹھیکیدار کا فتویٰ الگ، آئین اکبری کی کتاب الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد نائب امام، ولایت فقیہہ اور معصوموں جیسے کام کرنے کے دعوے مگر یہ معلوم نہیں کہ اس کی انگریزی کی ویب سائٹ پر کیا فتوے اس کے نام سے جاری ہو رہے ہیں۔ ان کے دفتروں سے عجیب وغریب فتوے ان کی مہروں سے جاری ہو رہے ہیں۔ فتوے دینے والے ملاؤں کو اپنی مادری زبان کے علاوہ کوئی زبان نہیں آتی۔ حالانکہ علماء والا لباس اسے زیب دیتا ہے جس کو عربی پر عبور ہوتا کہ اصل کتب حق اس نے خود پڑھی ہوں ترجمے اور سنی سنائی بات پر سند حاصل نہ کی ہو اور کم از کم انگریزی اور اردو زبان بھی جانتا ہوتا کہ خود کسی کا جواب دے سکے نہ کہ ترجمان ساتھ ساتھ ہو۔

معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے مختلف واقعات سب جانتے ہیں کہ تمام زبانیں جانتے تھے۔ مثلاً ابواسمٰعیل سندھی کو پتہ چلا کہ عرب میں اللہ موجود ہیں تو وہ امام رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں پہنچا۔ امام علی رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے اس سے تمام گفتگو سندھی میں کی۔ اس باشعور نے امام صلوٰۃ اللہ علیہ سے عربی سیکھنے کی استدعا کی تو امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے اس کے لبوں پر ہاتھ پھیرا وہ فوراً عربی زبان کا عالم ہو گیا اور عربی بولنے لگا۔

امیر المؤمنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو عرش کے اوپر ہے اور پوچھ لو جو عرش کے نیچے ہے پوچھ لو مجھ سے قبل اس کے کہ تم مجھے نہ پاسکو۔

(بحار الانوار)

113. روزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل نہ دکھاؤ:

وقل اعملوا فیسری الله عملکم ورسوله و المومنون (میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دو تم لوگ اعمال کیے جاؤ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔ سورۃ توبہ) سب کے اعمال روزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

(معانی الاخبار) (من لا یحضر الفقیہ)

جب کوئی زبان سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور شیعہ ہونے کا دعویٰ کرے مگر عمل کی منزل پر انکار کر کے گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو تو اس کے اس منافقانہ طرز عمل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنا

صدمہ ہوتا ہو گا جب روزانہ اعمال پیش ہوتے ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل میں شک کر کے عبادات کرنا فضول ہے۔ اس سے بہتر ہے جو معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے فضائل پر یقین رکھتے ہوئے سوتا رہے۔

اصحاب میں سے چند کے دروازے مسجد نبوی کی طرف کھلتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کے دروازے بند کروا دیئے سوائے مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے دروازے کے۔ لوگوں نے باتیں بنانا شروع کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ دیا اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا میں نے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے دروازے کے علاوہ باقی تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا ہے اور تم لوگوں نے اس میں باتیں کرنا شروع کر دی ہیں۔ اللہ کی قسم میں نے کوئی چیز نہ خود بند کی ہے اور نہ خود کھولی ہے بلکہ مجھے اس چیز کا حکم دیا گیا ہے پس میں نے اس حکم کی فقط اتباع کی ہے۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

کسی بھی بشری صفت کا اطلاق معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ پر نہیں کیا جا سکتا۔ معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ پیدا نہیں ہوتے ظہور فرماتے ہیں اپنی والدۂ معصومہ صلوٰۃ علیہا کے پہلو میں اور سب سے پہلے سجدہ الٰہی کرتے ہیں اور توحید و رسالت و ولایت کی شہادت دیتے ہیں تا کہ لوگ انہیں خدا نہ سمجھ لیں۔ معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ جو شریعت کے مطابق عمل کرتے ہیں مثلاً وضو غسل وغیرہ وہ ہماری تعلیم اور سکھانے کے لئے ہوتا ہے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت و طہارت

میں کسی قسم کا شک کرتا ہے وہ اللہ کے کلام (آیت تطہیر) اور اس کے قادر مطلق ہونے میں شک کرتا ہے۔

114. محمد و آل محمد (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) کے فضائل و مصائب:

امام علی رضاؑ کے فرمان سے چند کلمات: امامؑ کا نہ کوئی بدل، نہ مثل اور نہ نظیر ہے۔ ساری فضیلتیں اسی کے ساتھ خاص ہیں جو اسے بغیر طلب اور کسب کے حاصل ہوئی ہیں بلکہ وہ بہت زیادہ فضل و بخشش کرنے والے اللہ کی طرف سے ہیں۔ تو کون ہے جو امامؑ کی معرفت کو پہنچ سکے۔ امامؑ کی شانوں میں سے کسی شان کی توصیف کرنے اور امامؑ کے فضائل میں سے کسی فضیلت کو بیان کرنے کے بارے میں عقلیں گمراہ ہوگئیں، سمجھداریاں فضول ہوگئیں۔ عقلمند حیران و سرگرداں ہوگئے آنکھیں چکا چوند ہوگئیں بڑے پست ہو گئے دانشور حیرت زدہ ہوگئے عالم کوتاہ ہوگئے سخنور و خطیب محدود ہوگئے۔ شعرا تھک گئے عقلمند ہکا بکا ہوگئے ادیب عاجز آ گئے بلیغ گونگے ہوگئے پس سب نے اپنی عاجزی اور کوتاہی کا اعتراف کرلیا کہ امامؑ کی توصیف کیسے کی جاسکتی ہے یا حقیقتِ امامؑ کو کیسے بیان کیا جاسکتا ہے یا امر امامؑ میں سے کسی چیز کو کیسے سمجھا جاسکتا ہے یا ان کے مقام تک کوئی کیسے پہنچ سکتا ہے یا کوئی امامؑ سے کیسے بے نیاز ہوسکتا ہے۔ (معانی الاخبار)

عقاید کی بنیاد کو مقصر ملاں کھوکھلا کرنے کی ناپاک سازش کر رہا ہے کہ (نعوذ باللہ) آئمہؑ نے اتنی عبادت کی کہ اللہ نے ان کے درجات بلند کر دیئے اور پھر امتحانوں میں کامیابی پر مزید درجات بلند ہوئے۔

محمد و آل محمد (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے خلق کیا ہے۔ آسمانوں پر انہوں نے ملائکہ اور آسمانی مخلوقات کی تعلیم کے لیے عبادت کی اور زمین پر آکر پھر زمین والوں کو سکھانے کی خاطر عبادات کیں۔ محمد و آل محمد (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) کے پاس ہر چیز ہے کیونکہ وہ منشائے الٰہی ہیں۔ اللہ نے جو ان کو عطا کیا ہے وہ فضائل ہیں اور جو امت نے ان کو دیا وہ مصائب ہیں۔ مصائب ان کا امتحان نہیں ہوتے کربلا اسلام کو بچانے کے لیے راہ حق سبیل اللہ کی خاطر قربانی تھی۔ امامؑ کی کسی ایک فضیلت کا بھی احاطہ ناممکن ہے بلکہ امامؑ کے کسی امر کو بھی کماحقہ نہیں سمجھا جاسکتا تو پھر غلو تو کوئی کر ہی نہیں سکتا۔

115. ظہورِ امامؑ:

امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا ظہور جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا (صلوٰۃ اللہ علیھا) کے پہلو میں ہوا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جناب صفیہ بنت عبدالمطلبؓ (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے فرمایا میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ۔ انہوں نے عرض کی کہ ابھی میں نے بچے کو نہلایا نہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کیا تم اس کو پاک صاف کرو گی جس کو اللہ تعالیٰ نے پاک و پاکیزہ پیدا کیا ہے۔
(بحارالانوار۔ امالی شیخ صدوقؒ۔ عیون المعجزات مرتضیٰ)

116. کذب و شرک:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نہیں پہچانا کسی نے آپ کو سوائے اللہ اور میرے۔ اور نہیں پہچانا کسی نے مجھ کو سوائے اللہ کے

اور آپ کے اور نہیں پہچانا کسی نے اللہ کو سوائے میرے اور آپ کے پھر لوگ کس طرح معرفت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

(نہج الاسرار)

علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی معرفت صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے۔ مقصر ملاں تو کسی کھاتے میں ہی نہیں آتا۔ جو بھی انسان یہ سمجھے کہ وہ امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو جانتا ہے تو اس نے قولِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی اور اللہ کے علم میں اپنے آپ کو شریک سمجھ کر شرک کیا۔

117. محافظِ نماز:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا پہلی نمازِ جماعت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھائی تو امیر المومنین علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ کے ساتھ نماز کرنے والے تھے۔ جناب ابو طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) قریب سے گزرے جناب جعفر (علیہ السلام) بھی ساتھ تھے تو آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا اے میرے فرزند آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) بھی اپنے چچا زاد کے پہلو میں کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی نمازِ میں شرکت کا احساس کیا اور جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) مسکراتے ہوئے فرما رہے تھے۔ بے شک میرے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور جعفر (علیہ السلام) زمانے کی سختیوں اور مصیبتوں کے وقت بہترین پشت پناہ ہیں۔ اللہ کی قسم میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسوا نہیں ہونے دوں گا اور نہ ہی میری اولاد جو صاحب عظمت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسوا ہونے دیں گے اور تم دونوں محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرتے رہنا جو تم دونوں کا چچا زاد بھائی ہے۔

(امالی شیخ صدوقؒ)

یہ پہلی نماز جماعت کا واقعہ ہے تب سے ہی جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) جماعت کی حفاظت فرماتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ان کی اولاد نماز پڑھتی تھی۔ اس وقت نماز بھی فرض نہیں ہوئی تھی۔ جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) محافظ صلوٰۃ ہیں اسی لئے ہم حکمِ رسالت کے مطابق نماز میں درود پڑھتے ہیں اللھم صلی علی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کما صلیت علی ابراھیم (صلوٰۃاللہ علیہ) و علی آل ابراھیم (صلوٰۃاللہ علیہ) انک حمید مجید. یعنی عبداللہ (صلوٰۃ اللہ علیہ)، ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ)، عبدالمطلب (صلوٰۃ اللہ علیہ) ھاشم (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے اسماعیل (صلوٰۃ اللہ علیہ) تک درود پڑھتے ہیں۔

جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کربلا میں زہیر بین قین (علیہ السلام) اور سعید بن عبداللہ (علیہ السلام) نے نماز کی حفاظت کی اور سارے تیر اور نیزے اپنے جسموں پر لئے اور مجسم صلوٰۃ امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی سپر بنے رہے۔ اس وقت لعینوں نے امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو نماز کی مہلت نہ دی اور حصین بن نمیر لعین نے بکواس کیا کہ تمہاری نماز قبول نہیں۔ حبیب ابن مظاہر (علیہ السلام) نے اس لعین پر حملہ کر دیا مگر لعین اس کو بچا کر لے گئے وہ لعین بھی یہی سمجھے تھے کہ ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) والوں کی نماز باطل ہوتی ہے۔

118. رسالت کی پرورش:

امام جعفر (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ جبرائیل (علیہ السلام) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہہ رہا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے جہنم کی آگ کو اس صلب پر جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نازل ہوئے۔ اس مصدر پر جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رکھا' اس گود پر جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کی حرام قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیل (علیہ السلام) وضاحت کرو۔ اس نے عرض کی وہ صلب جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نازل ہوئے وہ عبداللہ (صلوٰۃ اللہ علیہ) بن عبدالمطلب (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں اور وہ مصدر جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رکھا وہ آمنہ صلوٰۃ اللہ علیھا بنت وھب (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں اور وہ گود جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفالت کی وہ ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) بن عبدالمطلب (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور فاطمہ بن اسد (صلوٰۃ اللہ علیھا) ہیں۔

(معانی الاخبار۔ امالی شیخ)

یہ وضاحت اللہ تعالیٰ نے اس لئے کی کہ منافقین اپنے کافر اجداد کو تو مسلمان ثابت کر نہیں سکتے تھے تو انہوں نے اجداد رسالت کے ایمان پر تہمتیں لگانی شروع کر دیں اور جھوٹی روایات گھڑوائیں۔

119. عظمت ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ):

بدبختوں نے کل ایمان کے پاک بابا کفیل رسالت کے ایمان پر تہمتیں لگانا

شروع کر دیں ایک شخص امیرالمومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے کہنے لگا یا امیرالمومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) تو اس مقام پر ہیں جو اللہ نے آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو دیا ہے مگر (نعوذ باللہ) آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بابا نار میں معذب ہوں گے۔ امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے جواب دیا۔ ٹھہر جا اللہ تیرا منہ توڑے۔ اس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اگر میرے بابا بزرگوار روئے زمین کے تمام گناہ گاروں کی شفاعت کریں تو اللہ ان کی شفاعت کو قبول کر لے گا کیا میرے بابا نار میں معذب ہوں گے (معاذ اللہ) جب کہ ان کا بیٹا جنت و جہنم کا تقسیم کرنے والا ہے۔

اس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میرے بابا کے نور کے مقابلہ میں قیامت کے روز تمام مخلوق کا نور ماند پڑ جائے گا سوائے انوار خمسہ کے یعنی نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' میرا نور' نور فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیھا)' نور حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ)' نور حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کیونکہ ان کا نور اور ہمارا نور ایک ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم (علیہ السلام) سے دو ہزار سال قبل ظاہر کیا تھا۔

(نہج الاسرار۔ احتجاج)
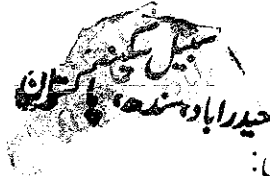
120. غیب کی خبریں:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: بے شک فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہ) بنت اسد جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے پاس آئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی خبر دی تو ابو طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا تم میرے

''سبت'' تک صبر کرو میں تمہیں اسی کی مثل عطا کروں گا سوائے نبوت کے۔ پھر امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''سبت'' تیس سال ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ظہور کے درمیان تیس سال کا وقفہ تھا۔

(معانی الاخبار)

جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) وہ کفیل و وکیل رسالت ہی جن کا نور تمام مخلوق سے زیادہ روشن۔ جن کی شفاعت تمام اہل ارض کے گناہ گاروں کے بارے میں بھی رد نہ ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) جیسا بیٹا عطا کریں اور جن کا نام بیٹے کے نام کے ساتھ عرش پر لکھا ہوا ہے۔

121. اجداد رسالت پناہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):

جناب عبدالمطلب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کعبہ کے سائے میں ایک بچھونے پر تشریف فرما ہوتے جس پر کوئی اور نہ بیٹھتا تھا۔ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بچھونے پر پاس بٹھاتے۔ پھر اپنے کاندھے پر سوار کر کے سات دفعہ طواف کرواتے۔ جب جناب عبدالمطلب (صلوٰۃ اللہ علیہ) پردہ فرمانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے سینے پر تھے۔ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت و نصرت کی وصیت کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بوسے لیتے رہے۔

(کمال الدین)

امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: اللہ کی قسم میرے بابا' میرے جد

عبدالمطلب و ھاشم (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) اور عبد مناف (صلوٰۃ اللہ علیہ) دین ابراہیمی پر قائم رہے۔ وہ بیت اللہ کی طرف رخ کر کے ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے دین کے مطابق نماز پڑھتے تھے اور اسی سے متمسک تھے۔

(کمال الدین)

122. مفتی یا راوی:

امام علی رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا۔ لوگوں کو جاہل رکھا گیا اور وہ اپنے دین کے بارے میں دھوکہ میں مبتلا ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس وقت تک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دنیا سے نہیں اٹھایا جب تک لوگوں کے لئے دین مکمل نہ کر دیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن نازل کیا جس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اللہ نے اس میں حلال وحرام، حدود واحکام اور ہر وہ چیز جس کے لوگ محتاج ہیں مکمل طور پر بیان کر دی ہے پس اللہ نے فرمایا "مافرطنا فی الکتاب من شئی (ہم نے کتاب میں کسی شئے کے بیان میں کمی نہیں کی۔ سورۃ انعام) پس اللہ نے حجۃ الوداع میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری زندگی کا آخری حصہ تھا وحی فرمائی کہ اپنی نعمتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام کر دیا ہے اور آپ کے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ہے (سورۃ مائدہ) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کے لئے دین کا دستور بیان کر دیا ان کے حق میں ان کے راستے کو واضح کر دیا ان کو راہ حق پر لا کر چھوڑ دیا اور ان کے لئے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو ہدایت کا علم اور امام معین کر دیا۔ اور ایسی کوئی چیز نہ چھوڑی جس کی امت محتاج ہو مگر یہ کہ اس کو بیان کر

دیا۔ پس جس نے یہ عقیدہ بنایا کہ اللہ نے اپنے دین کو مکمل نہیں کیا ہے تو اس نے اللہ کی کتاب کو رد کیا جس نے اللہ کی کتاب کو رد کیا وہ کافر ہے۔

(معانی الاخبار۔ امالی۔ عیون اخبار رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ))

عوام کو گمراہ کیا جا رہا ہے کہ نئے دور کے نئے نئے مسائل ہیں اس کے لئے ملاں کا فتویٰ ہی کام دے سکتا ہے۔ قیامت تک اٹھنے والے مسائل کا حل آئمہ صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین نے بتا دیا ہے اصل مسئلہ یہ ہے کہ ملاں کتابیں پڑھے یا خمس کے نوٹ سنبھالے۔ اس کمزوری کی پردہ پوشی کے لئے ایک اور جھوٹ گھڑا کہ ملاں کے فتوے کو دلیل مانگے بغیر تسلیم کرو۔

امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے تو فرمایا ہے کہ مشکل وقت میں ہماری احادیث کے راوی کی طرف رجوع کرو۔ معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کی احادیث کا جو راوی ہو گا وہ ہمیں بتا سکتا ہے کہ آپ کے مسئلے کا جواب فلاں کتاب میں امام صلوٰۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اس طرح ہے جس میں کوئی شک وشبہ کا امکان نہیں رہتا۔ ملاں کے فتوؤں سے تو دین شک والا ہو جاتا ہے اور شک کا دین سے تعلق نہیں ہے ملاں کبھی کہتا ہے بنابراحتیاط یہ ہے کبھی احوط یہ ہے کبھی کچھ کبھی کچھ۔

123. من لا یحضرہ الفقیہ:

اس کا مطلب ہے ''جس کے پاس کوئی فقیہ (عالم) موجود نہ ہو اور ظاہر ہے کہ وہ خود بھی عالم نہ ہو تو اس کتاب سے استفادہ کرے۔ یہ کتاب شیخ صدوقؒ نے عوام کے لئے مرتب کی تھی کہ امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فلاں مسئلے کا یہ حل فرمایا ہے اب ملاں کی سازش دیکھیں کہ اگر یہ کتاب مختلف زبانوں میں مومنین میں عام کر دی جاتی

تو پھر ملاں کو کون پوچھتا اور خمس کے نوٹ کہاں جاتے تو بڑے بڑے ملاؤں نے اپنی اپنی دکان کھول لی اور اپنا اپنا آئین اکبری چھاپ دیا کہ میرا یہ فتویٰ ہے میرا یہ فتویٰ ہے اور امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا نام نکال دیا۔

124. جماعت یا فرادا۔ محدث یا مقلد:

پیش نماز ہونے کے لئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ فقیہ ہو اچھی قرأت کرتا ہو بزرگ ہو خوبرو ہو متقی ہو مسجد بنانے والا ہو سب سے بہتر ہو بے وقوف و فاسق نہ ہو سزا یافتہ' جاہل اور ولدالزنا نہ ہو' ختنہ شدہ ہو' ولایت کا منکر نہ ہو۔ دشمن آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لعنت کرتا ہو۔

(من لا یحضر الفقیہ)

امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر دو شخص ہیں تو جماعت ہے اور کم از کم جماعت کی تعداد کے بارے میں فرمایا کہ ایک مرد اور ایک عورت اور اگر مسجد میں ایک بھی نہ آئے تو پھر مومن اکیلا ہی جماعت ہوتا ہے اس لئے کہ جب وہ اذان و اقامت کہہ کر نماز شروع کرتا ہے تو ملائکہ کی دو صفیں اس کے پیچھے نماز پڑھتی ہیں اور جب صرف اقامت کہتا ہے اور اذان نہیں کہتا تو اس کے پیچھے ملائکہ کی ایک صف ہوتی ہے۔

سالم نے امام (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے پوچھا کہ جب موذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو کیا لوگوں کو کھڑا ہو جانا چاہیئے یا بیٹھے رہنا چاہیئے جب تک پیش نماز نہ آ جائے۔ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا نہیں ان لوگوں کو کھڑا ہو جانا چاہیئے اگر ان کا پیش نماز آ جاتا ہے تو ٹھیک ورنہ اپنی جماعت میں سے کسی ایک کا ہاتھ پکڑ کر آگے کھڑا

کر لیں۔

(من لا یحضر الفقیہ)

ملاں کے چکر دیکھیے! جب کبھی مولوی صاحب مسجد میں موجود نہ ہوں یا بیمار ہوں تو اذان کے بعد شور مچ جاتا ہے کہ بھائی اپنی اپنی فرادا پڑھ لو تا کہ ملاں کی اجارہ داری قائم رہے۔ کیا مومنین اتنے گئے گزرے ہیں کہ نماز نہیں پڑھا سکتے۔ یا کیا یہ سازش نہیں کہ مومنوں کو نمازِ جماعت کے ثواب سے محروم کر دیا جائے۔ امام رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہر مومن محدث ہو یعنی فہم و فراست والا ہو (عیون اخبار رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ)) اور ملاں تمام مومنین کو گلے میں پٹہ ڈال کر مقلد دیکھنا چاہتا ہے۔

125. مرجع کون:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ہماری معرفت حاصل کریں ہمیں اپنا ولی تسلیم کریں اور تمام معاملات میں ہماری ہی طرف رجوع کریں پھر فرمایا کہ اگر وہ نمازیں پڑھیں روزے رکھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے رہیں مگر دل میں یہ طے کر لیں کہ ہماری طرف رجوع نہیں کریں گے تو پھر وہ مشرک ہو گئے۔

(اصولی کافی)

امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حوادث واقعہ میں ہماری حدیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ تم پر ہماری حجت ہیں اور میں ان پر اللہ کی حجت ہوں۔

(احتجاج طبرسی)

اگر امام (صلوٰۃ اللہ علیہ) موجود ہوں تو ان سے رجوع کا حکم ورنہ مشرک۔ اور جب امام صلوٰۃ اللہ علیہ تک ظاہراً ہماری رسائی نہ ہو تو ایسے عالم سے رجوع کرو جو معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی احادیث کا راوی ہو یہ بتائے کہ امام صلوٰۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق یہ فیصلہ ہے اپنے نام سے فتوے جاری نہ کرے۔ دونوں صورتوں میں رجوع کا مطلب ایک ہی ہے کہ مرجع امام صلوٰۃ اللہ علیہ ہے یا امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا قولِ حق۔ فقیہ تو صرف امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا حکم بتانے والا ہے اور اسی امانت (اقوال معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) کی وجہ سے عوام پر حجت ہوتا ہے اور واجب الاحترام ہے۔

126. مختلف فتووں کے بارے میں امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا حکم:

امیرالمومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک شخص کے پاس کوئی مسئلہ فیصلہ کے لئے آتا ہے تو وہ اپنی رائے سے فیصلہ کر دیتا ہے اور پھر بالکل وہی جھگڑا دوسرے کے پاس جاتا ہے تو وہ اس کے خلاف فیصلہ کر دیتا ہے۔ اس کے بعد تمام قاضی اس حاکم کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے انہیں قاضی بنایا ہے تو وہ سب کی رائے کو صحیح قرار دے دیتا ہے۔ جب کہ سب کا اللہ ایک، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک، کتاب ایک ہے۔ کیا اللہ نے انہیں اختلاف کا حکم دیا ہے؟ اور یہ اس کی اطاعت کر رہے ہیں یا انہیں اختلاف سے منع کیا گیا ہے مگر پھر بھی اس کی مخالفت کرتے ہیں؟ یا اللہ نے دین ناقص نازل کیا ہے اور ان سے اس کے لئے تکمیل کی مدد مانگی ہے یا یہ سب اس کی خدائی میں شریک ہیں؟ اور انہیں بات کرنے کا حق دیا ہے اور پھر اس پر اللہ نے راضی ہونے کا وعدہ کیا ہے؟ یا اللہ نے دین کامل

نازل کیا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تبلیغ اور ادائیگی مین کوتاہی (معاذ اللہ) کی۔ اللہ نے قرآن میں تو یہ فرمایا ہے کہ ہم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان کرنے میں کوتاہی نہیں کی اور اس میں ہر شئے کا بیان موجود ہے۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اور اس میں کسی طرح کا اختلاف نہیں۔ اللہ کا فرمان ہے کہ اگر یہ قرآن غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں بے پناہ اختلاف ہوتا۔ یہ قرآن وہ ہے جس کا ظاہر خوبصورت اور باطن عمیق و گہرا ہے۔ اس کے عجائب فنا ہونے والے نہیں اس کے غرائب ختم نہیں ہو سکتے اور ظلمت کا خاتمہ اس کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

(نہج البلاغۃ۔ الاحتجاج طبرسیؒ)

اس قول وحکمِ امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو تعصب کی عینک اتار کر سمجھو سب مسئلے حل ہو جاتے ہیں۔ ایک مسئلے کا ایک ہی حل ہوتا ہے عوام کو گمراہ کیا جا رہا ہے کہ اختلاف فتویٰ رحمت ہے غلط فتویٰ دینے والے ملاں کو ثواب ملے گا۔ اگر ملاؤں کا مطالعہ وسیع ہوتا تو اختلاف ہرگز ہو ہی نہیں سکتا۔ کمزور ایمان والوں کو بتایا جاتا ہے کہ جن مسائل کا ذکر کتب میں موجود نہیں اس کے لئے مجتہد ضروری ہے حالانکہ سب کچھ مکمل ہو چکا ہے قیامت تک کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے نہ بتایا ہو یہ الگ بات ہے کہ کتب کا مطالعہ کون کرے دوسرا ولایت کی بصیرت ہو تو کچھ نظر آئے اندھوں کو۔

127. اندھی تقلید:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: تم ریاست و سرداری سے بچو

اور تم مردوں کے پیچھے سوار ہونے سے بچو یعنی بغیر حجت و دلیل کے کسی مرد کو (راہنما) نصب کرنے سے بچو کہ پھر تم اس کی ہر بات کی تصدیق کرتے پھرو۔

(معانی الاخبار)

آج کل کا دور امام صلوٰۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مخالف جا رہا ہے۔ جس کے پاس ریاست و سرداری ہو یا فتووں میں نرمی و رنگینی ہو یا جس کی پشت پناہی و پروپیگنڈا زیادہ ہو اس کے مقلد زیادہ۔ جو تقویٰ و علم میں زیادہ ہو وہ نظر بند۔ اور اس بات پر تو بہت زور دیا جاتا ہے کہ دلیل مانگے بغیر فتویٰ مانو۔ حالانکہ جو فتویٰ دے اس کو بتلانا چاہیے کہ یہ بات اس طرح امام صلوٰۃ اللہ علیہ یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے مطابق ہے یا اس کا ماخذ قرآن کی فلاں آیت ہے۔ اگر اس طرح ہو جائے تو پھر کوئی اعتراض کرنے والا بھی باقی نہ رہے گا۔

128. کیا سب آیت اللہ ہیں؟

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا یقیناً فرعون نے نصیحت قبول کی اور ڈرا بھی مگر عذاب دیکھنے کے بعد (جب ڈوبنے لگا) اس وقت کا ایمان نفع نہیں پہنچاتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حتیٰ کہ جب غرقابی نے اسے پکڑ لیا تو اس نے آواز دی کہ میں اس اللہ کے معبود ہونے پر ایمان لایا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں اطاعت گزاروں میں ہوں۔ مگر اللہ نے اس کا ایمان قبول نہیں فرمایا اور فرمایا کہ اب جب کہ تو پہلے نافرمانی کر چکا ہے اور تیرا شمار مفسدوں میں ہو چکا ہے۔ پس آج ہم تیرے بدن کو بچا لیتے ہیں تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے نشانی (آیت) بن جائے۔ (سورۃ یونس) اللہ نے فرمایا کہ ہم تجھے زمین کے ٹیلے پر ڈال

دیں گے تا کہ بعد میں آنے والوں کے لئے نشانی اور عبرت بن جائے۔

(معانی الاخبار)

پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دو طرح کی ہیں اچھی اور بری۔ اب جو اپنے آپ کو شیعہ بھی کہلوائے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کی در پردہ اور کھلی مخالفت بھی کرے اور دین میں حلال وحرام کو بھی مختلف طریقوں سے بدلے۔ کیا ایسے شخص کو ہم پھر بھی آیت مانیں مگر کون سی والی آیت مانیں۔

129. نماز فرض ہی ذکر محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کی گئی:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے نماز کا سبب پوچھا گیا کہ ان اوقات میں لوگ اپنی ضروریات کے لئے اپنے کام کاج میں مشغول رہتے ہیں اور پھر جسمانی طور پر تھک بھی جاتے ہیں تو آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا فیھا علل و ذلک ان الناس لو ترکو بغیر تنبیہ ولا تذکر للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کثر من الخبر الاول و بقا الکتاب فی ایدھیم فقط بکانوا علی ما کان علیہ الاولون فانھم کانوا تخذو دینا و وضعوا کتب و دعوا ناسا الی ماھم علیہ وقتلوھم علی ذلک فدرس امرھم و ذھب حین ذھبو واراد اللہ تبارک و تعالیٰ ان لا ینسیھم امر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ففرض علیھم الصلاۃ یذکرونہ فی کل یوم خمس مرات ینادون باسمہ و تعبدوا بالصلاۃ

و ذکر الله لکیلا یغفلوا عنه و ینسوه فینذرس ذکره

اس کے اسباب ہیں اور وہ یہ کہ اگر لوگ بغیر انتباہ اور بغیر تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اولین کی پیشن گوئیوں سے بھی زیادہ ہے چھوڑ دیئے جاتے اور فقط کتاب ان کے ہاتھوں میں دے دی جاتی تو ان کا انجام بھی وہی ہوتا جو اگلی امتوں کا ہوا۔ انہوں نے دین کو پکڑ لیا اور کتابیں وضع کرالیں جس پر وہ چلے اسی کی دعوت دی اور اس پر لوگوں کو قتل کیا اور ان کا نشان مٹ گیا اور وہ چلے گئے جب وہ چلے گئے تو اللہ نے چاہا کہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر کو نہ بھولیں پس ان پر نماز فرض کر دی روزانہ پانچ مرتبہ اس کے نام کا اعلان کر کے ذکر کرتے ہیں اور نماز میں اس کی عبادت کرتے ہیں اور ذکر اللہ کرتے ہیں تاکہ اس سے غافل نہ ہو جائیں اور بھول نہ جائیں اور اس کا ذکر بند نہ ہو جائے۔

(علل الشرائع)

تمہاری پھونکوں سے زبانوں سے فتوؤں سے نماز میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہیں مٹایا جا سکتا اور نہ پانچ وقت کے اعلان (منادی =اذان) سے کیونکہ یہ اللہ کا ارادہ ہے اسی لئے اللہ نے نماز فرض کی ہے۔ امام صلوٰۃ اللہ علیہ کا قول حق ہے کہ پہلی تباہ ہونے والی امتوں نے دین (فروع دین) کو تو لے لیا مگر ذکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اصول دین) کو رہنے دیا اور کتابیں وضع (توضیح المسائل) کروالیں۔ جن میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہ تھا۔ جیسے آج کل کی توضیع میں خوردبین لگا کر بھی کلمہ طیبہ کا نام و نشان بھی نہیں ملے گا۔ کتب اربعہ میں مسائل

آئمہ طاہرین کے حوالے سے رقم ہیں مگر توضیح میں آئمہ کا نام نہیں ملے گا۔

آئمہ کے فرامین کو غور و تفکر سے مودت و یقین کے ساتھ بار بار پڑھو تو اسرار پر اسرار کھلتے جاتے ہیں جیسے قرآن کے۔

130. ارضِ مقدس قم اور ابلیس:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا خلاصہ: شب معراج آسمانوں سے میں نے زمین کی طرف نظر کی تو کوہستانوں میں ایک خطہ نظر آیا جس کا رنگ زعفران سے زیادہ بھلا اور خوشبو مشک سے بھی بہتر تھی اچانک میں نے اس میں ایک بوڑھے کو دیکھا جس کے سر پر ٹوپی تھی۔ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیعوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے شیعوں کا خطہ ہے اور وہ بوڑھا ابلیس ہے جو ان کو امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت سے روکنا چاہے گا اور انہیں فسق و فجور کی دعوت دے گا۔ پس میں برق سے بھی زیادہ تیزی سے اس خطے میں اترا تو میں نے ابلیس سے کہا قم یا ملعون (اے ملعون یہاں سے اٹھ) اور ان کے دشمنوں کے اموال و اولاد اور عورتوں میں شریک ہو جا اس لئے کہ میرے شیعوں پر تیرا کوئی اختیار و تسلط نہیں۔

(علل الشرائع)

شیعوں اور خاص طور پر علماء کو تو بہت محتاط رہنا چاہیے کیونکہ شیطان تو ہے ہی ان کے پیچھے تا کہ کسی نہ کسی طریقے سے ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے ان کو پھسلا دیا جائے تو ظاہر ہے اگر راہنما یا رہبر کبیر ہی مقصر ہو جائے تو قوم تو ساری کی

ساری خود بخود ڈوب جائے گی۔ ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے روکنا فسق و فجور ہے۔

131. اہل جنت کی زبان عربی:

امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے ایک سائل نے سوال کیا کہ اہل جنت کس زبان میں اور اہل جہنم کس زبان میں گفتگو کریں گے؟ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا اہل جنت کی زبان عربی اور اہل جہنم کی زبان مجوسیوں والی ہو گی۔

(علل الشرائع۔ عیون اخبار رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ))

امام نقی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے قول کی بنا پر کوئی حرج نہیں اگر انسان نماز فریضہ میں جس زبان میں چاہے اللہ سے مناجات کرے۔

سعید بن عبداللہ سے روایت ہے کہ قنوت کے اندر دعا فارسی زبان میں جائز نہیں۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی زوجہ کو حمام نہیں بھیجتا۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

یا اللہ ہمیں ایسی قوم سے پناہ دے جن کی زبان مجوسیوں والی ہو اور اپنی عورتوں کو حمام بھیجتے ہوں۔ کیونکہ اس زبان میں تو دعا بھی نہیں مانگی جا سکتی کیونکہ اہل دوزخ کی زبان ہے۔

سبیلِ سکینہؑ
حیدر آباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸ C-1

132. حلال وحرام:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی حلال کو حرام کہے اور حرام کے لئے حلال کہے اور اسی کو دین بنالے تو وہ اس وقت ایمان اور اسلام سے خارج ہو جائے گا اور کفر کی طرف نکل جائے گا اور اس آدمی کی طرح ہوگا جو حرم میں داخل ہو پھر کعبہ میں داخل ہو کر پاخانہ کردے تو اس کو کعبہ اور حرم سے نکال دیا جائے گا پھر اس کی گردن ماردی جائے گی اور وہ جہنم میں جائے گا۔

(التوحید)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس کا کثیر نشہ آور ہے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

امیرالمومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) خوارج سے جنگ کر کے واپس آرہے تھے کہ سرزمین بابل سے گزرے وہاں مدائن کا ایک علاقہ جہاں قومِ لوط پر عذاب آیا تھا وہاں آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے نماز نہ پڑھی اور ساتھیوں کو تفصیل بتادی اور آگے بڑھ گئے اور یہاں سب سے پہلے بت پوجے گئے۔ ایسی جگہ پر کسی نبی (علیہ السلام) یا وصی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس علاقے کی حد سے نکلنے کے بعد امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے سورج پلٹا کر نماز عصر ادا کی۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

حلال محمدی قیامت تک حلال اور حرام محمدی قیامت تک حرام ہے۔ جس فعل سے قوم لوط تباہ ہوئی اسی فعل کو ملاں مکروہ کے پردے میں حلال قرار دے رہا

ہے حالانکہ سب تفاسیر میں سورۃ بقرہ کی آیت 222 اور 223 کی شرح میں اس کی ممانعت کی گئی ہے مثلاً تفسیر المیز ان میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اسی طرح ملاں شراب کے فوائد اور کس حد تک حرام ہے اس پر دوبارہ غور کر رہا ہے حالانکہ قرآن کے واضح احکامات ہیں۔ کچھ ملاں اپنے فتوے ایک ہی مسئلے پر بار بار بدلنے پر فخر کر رہے ہیں کہ پہلے اس کو اس مسئلہ کا صحیح علم نہ تھا۔

حرام و حلال سے بڑھ کر ظلم کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت جزوی ہے اور فدک حقِ فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیھا) نہ تھا (نعوذ باللہ) اس کا مطلب ہے کہ حاکم وقت سچا تھا۔ ایسے ملاؤں کی گردن ذوالفقار کا انتظار کر رہی ہے۔

133. میری امت کا اختلاف رحمت ہے:

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''بے شک میری امت کا اختلاف رحمت ہے'' اگر اختلاف رحمت ہے تو کیا اجتماع عذاب ہے۔ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ایسا نہیں جس (معنٰی کی) طرف تم گئے ہو فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے قول ''ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکلتی کہ دین کا علم حاصل کرے اور پھر جب اپنی قوم کی طرف پلٹے تو ڈرائے شاید وہ (عذاب الٰہی سے) ڈر جائیں'' کی طرف اشارہ فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آنے کا حکم دیا کہ مختلف علاقوں سے آئیں تعلیم حاصل کریں پھر اپنی قوم کی طرف پلٹ کر انہیں تعلیم دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختلاف سے شہروں کا اختلاف

(مختلف شہر) مراد لیا ہے۔ نہ کہ اللہ کے دین میں اختلاف۔ دین تو فقط ایک ہے۔

(معانی الاخبار)

مختلف شہروں ملکوں سے آ کر دین کی تعلیم حاصل کرنا رحمت ہے۔ کمزور ایمان والوں کو گمراہ کرنا کہ مختلف ملاؤں کے مختلف فتوے رحمت ہیں۔ دین تو فقط ایک ہے اس میں شک والی باتیں تو ہیں ہی نہیں۔

134. افضل عبادت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "افضل العبادة انتظار الفرج" افضل عبادت امام قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ظہور کا انتظار کرنا ہے۔

(کمال الدین۔ معانی الاخبار)

بے شک امام قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا انتظار کرنا افضل عبادت اور باعث تقویٰ ہے۔ ہجرت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے باہر امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے آنے کا انتظار کرتے رہے وہاں مسجد قبا بنی تو اللہ نے فرمایا اس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔

135. ایک مکالمہ روز قیامت:

میں نے عالم تصور میں قیامت برپا دیکھی لوگ جنت کی طرف جا رہے تھے کہ ان کو دیکھ کر ایک گروہ جو دھوپ میں کھڑا تھا اللہ سے فریاد کرنے لگا:

یااللہ ہمیں بہت گرمی لگ رہی ہے ہمیں جلدی جنت بھیج کیونکہ ہم ابلیس سے بھی زیادہ تیری عظمت کے قائل ہیں دنیا میں تیری عظمت وقربت کی خاطر ہم نے

کیا کیا نہ کیا۔ لا الہ الا اللہ زور و شور سے پڑھتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ کو دلی آواز سے ڈر کر پڑھتے تھے اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ کو تو کسی کھاتے میں نہ لکھتے تھے حالانکہ ان پڑھ ماتمی طبقہ کہتا تھا کہ یہی کل ایمان اسلام ہے مگر ہم تو اس کو جزو کلمہ بھی نہیں مانتے تھے۔ ہماری نماز خالص تیرے لئے تھی نماز میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام کیا خیال بھی دل میں نہ لاتے تھے مسجد میں کسی کو نعرہ حیدری بھی نہ لگانے دیتے تھے حالانکہ ان پڑھ طبقہ کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبوی میں حسان سے مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فضائل سننے کے لئے ایک منبر بنوایا تھا اس لئے منبر صرف فضائل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ یا اللہ تو خود شاہد ہے کہ ہمارے علمائے حق کی توضیح المسائل میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ والا کلمہ یا اذان یا نماز شامل نہیں تھی۔ ہمیں تو پتہ تھا کہ امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) تیرے بندے ہی تو تھے جناب سیدہ فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) کی شہادت کے بعد دباؤ میں آ کر بیعت بھی کر لی تھی حالانکہ ماتمی طبقہ کہتا تھا کہ سورۃ مومنون کی آیت 71 اس کا ثبوت ہے کہ کوئی بھی امام (صلوٰۃ اللہ علیہ) کسی اور کی بیعت نہیں کر سکتا۔

یا اللہ تو جانتا ہے ہم تو مدد بھی براہ راست تجھ سے مانگتے تھے حالانکہ ہمارا مخالف طبقہ کہتا تھا کہ عرش پر لکھا ہے کہ اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد اس کے وزیر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے کی ہے مگر ہم تو تیری قربت کے قائل تھے سورۃ بقرہ کی آیت 186 پر عشرے بھی سنتے تھے کہ تو ہماری براہ راست دعا سنتا ہے ہم تو اپنے نیک اعمال کے بل بوتے پر تیری جنت میں جانا چاہتے ہیں اسی لئے حدیث کساء

سے دامن چراتے ہوئے رو رو کر رقت آمیز لہجوں میں دعائے کمیل پڑھتے تھے مجلس حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں اگر وقت نماز آ جاتا تو مجلس چھوڑ کر تیری قربت کے لئے سب کے سامنے نماز پڑھنے چلے جاتے تھے۔ ہمارے بڑے بڑے مجتہدوں میں سے بعض تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سہو ونسیان کے قائل تھے ہم بھی پھر جزوی عصمت کے قائل بن گئے۔ حالانکہ ان پڑھ لوگ آیتِ تطہیر کے تحت عصمت کلی کے قائل تھے۔ ہمارے علماء جو دوسرے ملک سے پڑھ کر آتے تھے وہ تو جناب سیدہ فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بیٹیوں کی بھی عزت کرتے تھے ہم پڑھے لکھے لوگ تاریخ کو تو نہیں جھٹلا سکتے تھے جاہل طبقہ کہتا تھا کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ کی گواہی سے انکار کر کے امام صلوٰۃ اللہ علیہ کو زبان سے قتل نہ کرو مگر ہم نے ان کے طعنوں کی پرواہ نہ کی۔ غم حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں ہم تو صرف آنکھوں پر رومال رکھ لیتے تھے۔ تو نے جو ہمیں صحت مند جسم عطا فرمایا تھا اس کو نقصان دینے کے خلاف تھے اس لئے نہ زور و شور سے ماتم کرتے تھے نہ خون بہاتے تھے۔ ماتمی کہتے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگوائے امام سجاد (صلوٰۃ اللہ علیہ) چالیس سال خون کے آنسو روئے امام زمانہ (صلوٰۃ اللہ علیہ) خون کے آنسو روتے رہے۔ ہم پڑھے لکھوں نے یہ مناسب سمجھا کہ کبھی کبھی ایڈز کے مریضوں کو خون کی بوتل دے دی جائے اس کے لئے ہم نے عطیہ خون کے لئے کیمپ بھی لگوائے بجائے اس کے کہ محرم، صفر اور رمضان میں زنجیر زنی سے خون بہایا جائے۔ یا اللہ تو یہ بھی جانتا ہے کہ ہم اپنے مجتہدوں کو جو غیر معصوم تھے مگر بڑے نیک تھے ان کو بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل

مانتے تھے اُن کا ہر فتویٰ بغیر دلیل مانگے بلاچوں و چراں قبول کرتے تھے حالانکہ ان پڑھ لوگ کہتے تھے کہ اگر فتویٰ قرآن وسنت کے خلاف ہو تو نہ مانو مگر ہم نے پروا نہ کی۔ البتہ قول معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو قرآن کی کسوٹی پر پرکھے بغیر ہم نہیں مانتے تھے۔ ہمارے مجتہد نے تو توضیح پر عمل کرنے والے کی ذمہ داری بھی لے لی تھی اور کتاب کے پہلے ہی صفحہ پر یہ مہر لگی ہوتی تھی حالانکہ جاہل کہتے تھے کہ ہر ایک اپنے اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ یا اللہ تو جانتا ہے ہم تو تمام مجتہدوں کی عزت کرنے کے قائل تھے اگر ان میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ کے مسئلے پر اختلاف تھا بھی تو وہ علمی بحث تھی ہمیں اس سے کیا واسطہ۔ ہم تو خمس بھی تیری راہ میں علماء کے بغیر نہ خرچتے تھے۔

ان پڑھ کہتے تھے کہ دین ایک ہے تو ایک ہی مسئلے کے مختلف فتوے نہیں ہو سکتے مگر ہم تو مختلف مجتہدوں کے مختلف فتوؤں کو رحمت جانتے تھے۔ ان پڑھ لوگ بڑے تیز بنتے تھے اور ہمیں کہتے تھے کہ حدیث تقلید پوری پڑھو صرف تین سطروں کی رٹ نہ لگاؤ حدیث تقلید میں اہل بیت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کے ناصبی دشمن علماء کی نشانیاں پڑھو اور امام صلوٰۃ اللہ علیہ کے القابات استعمال نہ کرو۔ یا اللہ ہمیں اتنی باریکیوں میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی ہم تو سب کی عزت کرتے تھے اور ان میں جو زیادہ مشہور تھے ان کو آیت اللہ العظمیٰ کا لقب بھی دیتے تھے۔ یا اللہ جب قیامت برپا ہوئی تھی اس وقت وہ اذان کیسی تھی جس میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے دشمنوں پر لعنت کی جا رہی تھی۔ قیامت تو تیری عدالت کا دن ہے اس میں بھی تبرا بازی سے ابتدا ہوئی۔ اور یہ فرشتوں کی پیشانیوں اور پروں پر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام کیوں لکھا

ہوا ہے عرش پر بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام ہے مقام محمود پر بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں پل صراط پر بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا قبضہ ہے۔ جہنم میں منکروں کو بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) پھینک رہے ہیں یہ کتنے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں ہم تو سمجھتے تھے کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ایک وقت میں اتنے زیادہ لوگوں کی دعوت پر موجود ہونے والا محض قصہ کہانی تھا۔ یا اللہ ہمیں جلدی اس ماحول سے نجات دے کر جنت بھیج اور یا اللہ ایسی حوریں ہمیں دینا جن کے چہروں پر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام نہ لکھا ہو۔ یا اللہ ہم نے تیری خاطر ہر چیز دین پر قربان کر دی حتیٰ کہ ہمارے علماء نے پاؤڈر (ہیروئن) کی کمائی اور ھذا من فضل ربی والی کمائی کو بھی مساجد پر لگانے کی اجازت دے دی بشرطیکہ ہم اس کمائی سے خمس نکال کر پہلے ان کو دے دیں حالانکہ ہمارے مخالف ان پڑھ کہتے رہے کہ اللہ نے قرآن میں حرام کی کمائی کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو منع فرمایا ہے مگر تو جانتا ہے وہ دقیانوسی نئے دور کے تقاضوں کو نہیں جانتے تھے۔

یا اللہ ج تو جانتا ہے ہم نے نمازوں میں صرف ذکر اللہ ج کیا حالانکہ دیوانے لوگ کہتے رہے کہ علیؑ کی گواہی اور تمام آئمہ کی گواہی دو۔ رسول اللہ ص نے نماز میں ولایت کی گواہی دی اور حسنین کو نمازوں میں اٹھا اٹھا کر عملی طور پر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) و معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کی عظمت کی گواہی دی مگر ہم خالص تیری عبادت کرتے رہے خالصی بن کر اور اپنے علماء کے علم اور حکم پر بھروسہ کیا۔ جیسے جیسے انہوں نے کہا ہم نے کیا مگر پتہ نہیں میرے مرنے کے بعد وہی ملاں منافق ہو گیا تھا کہ مجھے قبر میں اتارنے کے بعد میری بغلوں میں ڈنڈے مار مار کر آئمہ صلوٰۃ اللہ علیھم

اجمعین کے نام یاد کراتا رہا مگر زندگی میں ان کا نام عبادت مین لینے سے منع کرتا رہا۔ حالانکہ ان پڑھ لوگ کہا کرتے تھے کہ ہر عبادت کی اصل روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اللہ توحید کے ساتھ ان کا ذکر پسند کرتا ہے۔ ہم ان پڑھوں کی بات کیوں مانتے ہم نے حوزوں کے پڑھے لکھے علماء کے علم پر یقین کیا۔ تیری عظمت کی قسم یااللہ اب جلدی سے ہمیں کسی چھاؤں میں بٹھا دے یا جلدی سے ہمیں ہمارے علماء کرام جن کی ہم تقلید کرتے تھے کے ساتھ جنت داخل کر دے وہیں جا کر ہم پانی پیئیں گے ہم نہ تو اس کوثر پر جائیں گے نہ اس لوائے حمد کے سائے تلے جائیں گے کیونکہ دنیا میں ہم جلوسوں میں علی اصغر (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی سبیل سے کتراتے تھے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ماتمی جلوس کی طرف ہی نہ جاتے تھے اور علم عباس (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو بھی بدعت ہی سمجھتے تھے مگر نوٹوں کی نیاز سے پرہیز نہیں کرتے تھے۔ یااللہ ہمیں خالص اپنے والی جنت میں بھیج جہاں ہمیں ملنگوں کی طرح چاندی کے کنگن (کڑے) نہ پہننا پڑیں اور نہ ایسی جنت جس کے دروازے کو کھٹکھٹانے سے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی آواز آتی ہے اس سے ہمارا دل دہل جاتا ہے ہم نازک مزاج لوگ ہیں اور پردوں پر بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نہ لکھا ہو۔ بس ایسی جگہ جہاں ہم بس اللہ ہو اللہ ہو کی رٹ لگائے رکھیں اور صرف تجھے سجدہ کریں جیسے حارث نے کیا تھا۔

میں نے اچانک عالم تصور میں دیکھا کہ اس گروہ کو اس کلام کے بعد ان کے پیروں سمیت جن کی وہ پیروی کرتے تھے ایک سہہ شعبہ (تین کونوں والے) سائے میں لے جایا گیا (سورۃ مرسلات آیت 30) پھر پیر اور ان کے مرید قرآن کی

آیتیں (بقرہ 166 ‘ 167 ابراھیم 21) پڑھنے لگے اور لگتا تھا کہ ایک دوسرے پر لعنت کر رہے ہیں۔ پھر اس گروہ نے شکوہ کیا کہ یااللہ ہم نے تو شرم کے مارے قبر کا حال نہ بتایا کہ شاید ہم حق پرستوں خالصیوں کے ساتھ یہ برتاؤ غلطی سے ہوا۔ قبر میں مبشر بشیر کی بجائے منکر نکیر آ گئے۔ ہمارا برا حال تھا ہم قوم لوط کا قصہ سن چکے تھے مگر ہمارے علماء نے بتایا تھا کہ شریعتیں بدلتی رہتی ہیں اس لئے اب اپنی بیگم سے خلافِ فطرت فعل کر لیا کرو اور زانی عورتوں سے چپکے سے متعہ بھی کر لیا کرو۔ اب ہمیں جہنم میں دھکیلا جا رہا ہے اور یہ گندی پیپ بھی پینے کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ یااللہ تیری عظمت کی قسم ہمیں بچا لے۔

حدیثِ تقلید

امام عسکری (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے اللہ تعالیٰ کے قول ’و منھم امیون لا یعلمون الکتاب الامانی‘ کے بارے میں فرمایا کہ ’الامی‘ منسوب ہے اس کی (ماں کی) طرف یعنی جیسے وہ اپنی ماں کے مصدر سے پیدا ہو نہ پڑھ سکتا ہو اور نہ لکھ سکتا ہو (یاد رہے کہ قرآن پاک میں دوسرے مقامات پر جہاں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امی کا ذکر آیا ہے امام صلوٰۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اس کا مطلب مکہ کا رہنے والا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے)‘ (لا یعلمون الکتاب) یہ آسمان سے نازل ہوا اور نہ اس میں جھوٹ ہے اور وہ ان مین تمیز نہیں کر سکتے (الامانی) یعنی: سوائے اس کے کہ جب ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے بے شک یہ اللہ کی کتاب اور اس کا کلام ہے‘ وہ نہیں سمجھتے کہ جو کتاب سے پڑھ کر سنایا گیا اس

کے برعکس ہے جو اس میں ہے' (وان هم الا يظنون) یعنی جو ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے ان کے لیڈر سرکار رسالت پناہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی تکذیب کرتے ہیں اور امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی امامت کی جو ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کے سید و سردار ہیں' اور وہ ان (لیڈروں) کی تقلید کرتے ہیں ان کے ساتھ حالانکہ (محرم عليهم) حرام ہے ان پر ان کی تقلید کرنا' (فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عند الله) الخ

امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ قوم یہود ہے' انہوں نے صفات لکھیں اور گمان کیا کہ یہ صفات سرکارِ رسالت پناہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں اور درحقیت یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کے خلاف ہے' اور اپنے کمزوروں سے کہا: یہ آخری زمانے کے مبعوث ہونے والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات ہیں: کہ وہ لمبے قد بڑے جسم اور پیٹ والے' مضبوط' اور لمبے لمبے بالوں والے' اور سرکار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس کے برعکس ہیں' اور وہ اس زمانہ کے پانچ سو سال بعد آنے والے ہیں' اور اس سے ان کا صرف اور صرف اپنے کمزوروں پر حکومت کرنے کا ارادہ ہے اور اپنا حکم ان پر جاری رکھنا ہے اور اپنے نفسوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سے باز رکھنا ہے اور امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی خدمت سے اور اہلِ بیت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کی اور ان کے خاصوں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فويل لهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون) ۔ جو یہ تحریف شدہ صفات جو سرکارِ رسالت پناہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مولائے کائنات علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی صفات کے برعکس ہیں: ان کے لئے شدید عذاب ہے جہنم کے برے ٹھکانے میں'

(وویل لهم) دوسرے شدید عذاب کا اضافہ پہلے کے اوپر' جو کچھ انہوں نے مال کمایا' جو حاصل کیا انہوں نے اپنی عوام کو سرکارِ رسالت پناہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کروا کر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی اور بھائی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) جو اللہ کے ولی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں کا انکار کر کے۔

پھر امام حسن عسکری (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: کہ امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: پس یہ قوم یہود تھی کہ کتاب نہیں جانتی تھی سوائے اس کے جو اپنے علماء سے سنتے تھے۔ ان کے پاس اس کے علاوہ سبیل نہ تھی پھر کیسے ان کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے ان کی تقلید کرنے کا اور اپنے علماء سے قبول کرنے کا' کیا یہودی عوام ہماری عوام کی طرح ہے جو علماء کی تقلید کرتے ہیں؟

پھر فرمایا: ہماری عوام اور علماء اور یہودی عوام اور علماء کے درمیان ایک جہت سے فرق ہے اور ایک جہت سے برابری ہے۔ ان سے برابری کی جہت کے اعتبار سے: بے شک اللہ نے ہماری عوام کو اپنے علماء کی تقلید کرنے پر ذمہ دار (مجرم) قرار دیا جیسے ان (یہودیوں) کی عوام کو مجرم قرار دیا' اور اسی طرح فرق کی جہت سے!

عرض کیا گیا: یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے کھول کر بیان فرمائیں۔

فرمایا امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے۔ بے شک یہودی عوام جانتی تھی کہ ان کے علماء جھوٹ پر ڈٹے ہوئے ہیں اور حرام ورشوت کھاتے ہیں اور جو احکام واجب ہیں بدل دیتے ہیں سفارشوں اور مصنوعی چیزوں کی وجہ سے' اور وہ ان کے شدید تعصب کو جانتے ہیں جو ان کے دین میں جدائی ڈالتا ہے' اور جب وہ تعصب برتتے ہیں تو اس

کے حقوق غصب کرتے ہیں جس سے تعصب کرتے ہیں' اور جس کی وجہ سے تعصب کرتے ہیں اور اس کو دوسروں کا مال عطا کرتے ہیں' جس کا حقدار نہیں' اور اس کی وجہ سے ان پر ظلم کرتے ہیں' اور جانتے ہیں کہ وہ محرمات کا ارتکاب کرتے ہیں' اور دل میں جانتے ہیں کہ جو یہ کام کرے جو یہ کرتے ہیں تو وہ فاسق ہو گا' اس کا کوئی جواز نہیں کہ اللہ کے نزدیک وہ ٹھیک ہے اور نہ وہ مخلوق اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں۔ اسی لیئے جو تقلید کرتے ہین وہ خود ذمہ دار ہیں کیونکہ وہ ان کو جانتے ہیں کہ ان کی کوئی خبر قابل قبول نہیں اور نہ کوئی حکایت قابل تصدیق ہے اور نہ کوئی عمل جو وہ ان سے کرتے ہیں جس کے وہ شاہد نہیں اور ان پر واجب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر کے بارے میں اپنے نفسوں پر غور کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلائل اتنے واضح ہیں کہ چھپائے نہیں جا سکتے اور اتنے مشہور ہیں کہ ظاہر کرنے کی مزید ضرورت نہیں۔

اور اسی طرح اگر ہماری اُمت کے عوام اگر جان لیں کہ فقہاء میں سے بعض ظاہری طور پر فاسق ہیں' بہت متعصب ہیں اور دنیاوی چیزوں اور حرام کی طرف مائل ہیں' اور اس کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں جس سے تعصب کرتے ہیں' اور جس کی وجہ سے تعصب کرتے ہیں اس کے کاموں کی اصلاح' خوشحالی' اس سے نیکی اور احسان کرتے ہیں اگر وہ مستحق کی ذلالت واہانت کرتے ہیں پس جو ہماری عوام میں ان کی تقلید کرے وہ انہی فقہاء کے مثل ہے جو مثل یہود ہیں جن کو اللہ نے ذمہ دار (مجرم) قرار دیا ہے فاسق فقہاء کی تقلید کرنے کی وجہ سے' مگر جو فقہاء میں سے اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہو' اپنے دین کا محافظ ہو' اپنی خواہشات نفسانی کا مخالف ہو'

اپنے مولا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے حکم کا مطیع ہو پس عوام کو چاہیے کہ اس کی تقلید کریں' اور یہ (صفات) نہیں پائی جاتیں سب میں سوائے چند شیعہ فقہاء میں' اور جو قبیح اور فحش اعمال کا ارتکاب کرتا ہے عام فقہاء فسق کا ارتکاب کرتے ہیں ان سے کوئی چیز قبول نہ کی جائے اور نہ ان کا احترام کیا جائے' اور وہ صرف اکثر خلط ملط کر دیتے ہیں جو اہل بیت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) سے لیتے ہیں وہ اس لیے کہ فاسق جو ہم سے لیتا ہے اس کی مکمل تعریف کرتا ہے اپنی جہالت کی وجہ سے اور چیزوں کو ان کی اصلی جگہ پر نہیں رکھتا معرفت کی قلت کی وجہ سے' اور کچھ دوسرے جان بوجھ کر ہم پر جھوٹ باندھتے ہیں دنیاوی چیزوں کے لالچ میں ان کے لئے صرف جہنم کی آگ میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور ان میں کچھ ناصبی قوم ہے جو کھل کر ہماری قدح (مخالفت) نہیں کر سکتے' وہ ہمارے کچھ صحیح علوم پڑھ لیتے ہیں اور ہمارے شیعوں میں قابل توجہ بن جاتے ہیں اور ہمیں گھٹانا شروع کرتے ہیں پھر اس میں اضافہ کرتے ہیں اور ہم پر جھوٹ باندھنے میں اضافے پر اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں جس سے ہم مبرا ہیں' ہمارے شیعوں میں سے کچھ پیروکاران کی بات قبول کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس ہمارے علوم میں سے کچھ ہے' وہ خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور وہ ہمارے کمزور شیعوں کیلئے فوج یزید جو امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) بن علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور ان کے صحابہ علیہم السلام کے خلاف تھی سے بھی زیادہ نقصان دہ ہیں کیونکہ انہوں نے ہماری جانوں اور مالوں کو لوٹ لیا اور وہ ناصبی علماء سوء ہمارے موالیاں کی مشابہت بناتے ہیں اور ہمارے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں اور ہمارے کمزور شیعوں میں شک و شبہ داخل کرتے ہیں تا کہ ان کو حق کی منزل کی

طرف سے گمراہ اور منع کریں۔

اس عوام میں اس پر کوئی جرم نہیں جس کو اللہ جانتا ہے کہ اس کے دل میں کیا ہے کہ وہ سوائے اس کے کوئی ارادہ نہیں رکھتا کہ اپنے دین کی حفاظت کرے اور اپنے ولی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی تعظیم کرے اور اس کافرلباس والے کے ہاتھ میں کچھ نہ چھوڑے مگر مومن کے صوابدید پر چھوڑ دے تو اللہ کی توفیق ہے کہ اس سے قبول کر لے اور اللہ اس کے لئے دنیا وآخرت کی لعنت جمع کر دے۔

پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اشرار علماء امتنا: جو ہم سے گمراہ کریں اور ہماری طرف آنے والے راستے کو قطع کریں، ہمارے دشمنوں کو ہمارے نام سے پکاریں، ہمارے مخالفوں کو ہمارے القاب دیں، ان پر سلامتی بھیجیں، وہ لعنت کے مستحق ہیں، وہ ہم پر سب وشتم کرتے ہیں، اور ہم تو اللہ کی کرامات ہیں اور ہم پر اللہ صلوات بھیجتا ہے اور اس کے ملائکہ مقربین ہم پر صلوات بھیجتے ہیں ان کی صلوات سے ہم مطمئن ہیں۔

پھر فرمایا: امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے پوچھا گیا: آئمہ الہدیٰ و مصباح الدجیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کے بعد اللہ کی مخلوق میں بہتر کون ہے؟ فرمایا: علماء جو صالح ہوں۔

پوچھا: ابلیس وفرعون ونمرود کے بعد، آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے اسماء کو اپنانے والوں اور آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے القابات کو لینے والوں اور آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے حق کو چھیننے والوں اور آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ملکیت کو غصب

کرنے والوں کے بعد بدتر کون ہے؟

فرمایا: علماء جو فساد کریں جو باطل کو ظاہر کرتے ہیں، حقائق کو چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے (اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعون الا الذین تابوا. (البقرہ ۱۵۹/۱۶۰)

(الاحتجاج الطبرسی) علامہ ابو منصور احمد بن علی ابن ابی طالب الطبرسیؒ

اس حدیث حق سے ظاہر اور واضح ہوا کہ جو ولایت کی تکذیب کرے اس کی تقلید نہیں ہو سکتی جو خود کتاب اللہ (قرآن) کو پڑھے سمجھے بغیر اندھی تقلید کرے وہ مثل یہود ہے تقلید کرنے والا اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے کہ کس کی تقلید کی اور کیا اعمال کیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت خود حاصل کرو جن کے فضائل اتنے عیاں ہیں کہ کسی مولوی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تقلید اس کی کرو جو مولا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے حکم کا مطیع ہو ان کی احادیث کا راوی ہو آپ کو یہ بتائے کہ فاسق اور فحش اعمال والے (یعنی ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا در پردہ منکر جو لوگوں کو بھی بڑے طریقے سے گمراہ کرتا ہے) کی تقلید نہیں ہو سکتی نہ اس کا احترام کرنا چاہئے بلکہ اس سے کوئی چیز قبول نہ کرو ایسے منافق کہیں باہر سے نہیں آتے بلکہ شیعہ مدرسوں اور حوزوں سے پڑھ کر بھیڑ کی کھال میں بھیڑیے کے روپ میں ہی عمامہ و قبا والے ہوتے ہیں جو کمزور ایمان شیعوں پر حملہ کرتے ہیں اور وہ فوج یزید سے بدتر ہیں کمزور شیعوں کو شکوک میں ڈالتے ہیں فضائل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے

میں ایسے لوگوں کے ہاتھ دین کا کوئی معاملہ بھی نہ چھوڑنا چاہئے مثلاً پیش نماز۔ درس۔مجلس۔ نکاح۔موت اور دین کے بارے میں کوئی مشورہ ان سے نہ لو اور پھر جو معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے القابات استعمال کرے یا کروائے اس پر لعنت کرو ایسے علماء جو فضائل کو گھٹاتے ہیں لوگوں کو شک میں ڈالتے ہیں اور بڑے بڑے القابات جو امام صلوٰۃ اللہ علیہ سے مخصوص ہیں اپنے لئے استعمال کرواتے ہیں وہ شیطان فرعون ونمرود کی صف میں کھڑے ہوں گے امام صلوٰۃ اللہ علیہ کے حق کو چھپاتے ہیں یعنی جو آیات واحادیث محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل والی ہیں بیان نہیں کرتے اور عبادت میں ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو چھوڑ دینے کا فتویٰ دے کر فساد پھیلاتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت اور لعنت کرنے والے فرشتوں اور مومنوں کی لعنت بے شمار۔

137. مساوات:

درس دیا جا رہا ہے کہ تمام مجتہدین بلا امتیاز قابل عزت ہیں چاہے ان کا عقیدہ کچھ بھی ہو پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہمتیں لگانے والے اور اذیت دینے والے صحابہ کی بھی عزت کرنی چاہئے اور اگر کوئی درود میں اصحابہ وازواجہ اجمعین کہے تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

بنو عباس نے اہلبیت (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) کے نام پر بنو امیہ سے حکومت چھینی پھر خود ان سے بڑھ کر اہلبیت (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) پر ظلم کیا اسی طرح آج کل کچھ لوگ اہلبیت (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) کا علم حاصل کر کے مرتبہ و عزت ملنے کے بعد اہلبیت (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) کے فضائل سے حسد کرنے لگتے

ہیں اور پھر معصومین (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کی حقیقت عظمت و طہارت کے بارے میں اپنی ناپاک زبان کھول کر اپنا نسب نشر کرتے ہیں۔

138. بشر اور نور:

گمراہ ملاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر خاکی سمجھتا ہے اور بکواس کرتا ہے کہ خاکی خاندان میں نور کا ظہور کس طرح ہو گیا۔ مگر جب بدبخت ملاں کی اپنی بات آتی ہے کہ جنت میں حورین (جو نورانی مخلوق ہے) سے ازدواج ہو گا اور کھانے پینے کے باوجود جنت میں رفع حاجت کی ضرورت نہ ہو گی تو اس بات پر پورا یقین ہے۔ مگر پھر بھی پورے کے پورے نور کے گھرانے کی مکمل عصمت و طہارت پر شک کرتا ہے۔ ملاں یہ نہیں جانتا کہ جنت حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے سائے کے صدقے میں بنی ہے جس حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا سایہ نہیں تھا۔ اس جنت میں خاکی بشر کی نور سے شادی بھی ہو گی اور طاہر بھی رہے گا۔

139. نماز انوار خمسہ کی یاد دھانی ہے:

اللہ نے ہر روز پانچ مرتبہ پنج تن پاک کی یاد فرض کی ہے۔ نیت کی نسبت جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا (صلوٰۃ اللہ علیہا) سے، قیام کی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، رکوع کی علی المرتضیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے، سجدہ کی حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) شہید کربلا سے اور قعدہ کی حسن مجتبیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے ہے اور تشہد میں ان کی گواہی قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) تک اور صلوات ہے۔ اور نماز کی صورت بھی رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے یعنی الف قیام۔ حا رکوع۔ میم سجدہ اور دال قعدہ۔

نماز ہمارا درس ہے کہ ولایت مطلقہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ثابت قدمی سے قیام کرو اور اعلانِ ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) آخری دم تک کرتے رہو۔ رکوع سے مراد ولایت علیؑ (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر اپنا مال خرچ کرتے رہو اور اسی سبیل میں گردن تک کٹوانے پر تیار رہو۔ قعدہ سے مراد کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے رستے پر بیٹھتے رہیں گے اس صراط مستقیم سے نہ اٹھیں گے اور سجدہ سے مراد کہ ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر سر کٹا دیں گے مگر باطل سے سمجھوتہ نہیں ہوسکتا اور نیت سے مراد کہ ہماری مستورات اور بچے ولایت (علی صلوٰۃ اللہ علیہ) پر قربان۔

140. عبادات میں ارتقاء:

پڑھے لکھے جاہل ناصبی لیڈروں کے جال میں پھنس رہے ہیں کہ زنجیر زنی کی بجائے خون مریضوں کی دیا جائے اور عطیہ کے کیمپ جلوسوں کے ساتھ لگائے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ اس خیر العمل کے حقیقی مقصد کو بھول چکے ہیں وہ عبادات کو ظاہری نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس طرح تو پھر اسلام کی تمام عبادات کو نئے زمانے کے مطابق تبدیل کرنا پڑے گا۔

نماز کی ورزش کی بجائے ہیلتھ جم کھولنے چاہیں تاکہ جو نماز کی طرح جسمانی ورزش ہوتی ہے اس سے غیر مسلم بھی فائدہ اٹھا سکیں ورزش کے ساتھ ساتھ قرآن کی تلاوت لگی ہو۔ روزہ سے ہمیں غریبوں کی بھوک کا احساس تو ہو چکا ہے پھر اس کی کیا ضرورت رمضان میں استطاعت کے مطابق غریبوں کی مدد کافی ہے۔ حکومت جو انکم

ٹیکس لیتی ہے وہ رفاعہ عامہ میں استعمال ہوتا ہے پھر زکوٰۃ کی کیا ضرورت ہے۔ مسلمان حج پر ہر سال پندہ ارب ڈالر سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اگر حج کو (نعوذ باللہ) کچھ سال روک کر اسی رقم سے دنیا کے غریب مسلمانوں کے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ قول معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے مطابق اگر کوئی شخص بے بہا دولت اللہ کے رستے میں خرچ کرے مگر حج پر نہ جائے تو سب بے فائدہ ہے۔ پھر جہاد میں بہادروں کی طرح لڑنے کی بجائے لانگ رینج میزائل پر اٹامک ہیڈ لگا کر مارو تا کہ بے گناہ بچے عورتیں بھی مریں۔ اسی طرح امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور تولا تبرا بھی چھوڑ دو کیونکہ دوسروں کا دل دکھتا ہے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

دراصل ملاں روح عبادات کو نہیں سمجھا۔ پانچ وقت نماز ذکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قائم رکھنے کے لئے ہے جس میں ولایت مطلقہ کی شہادت ہے۔ عزاداری شہ رگ حیات ہے بقائے انسانی کی وجہ ہے۔ حج مقام ظہور امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کعبہ زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیارت جنت البقیع کے لئے ہے۔ روزہ کربلا والوں کی بھوک پیاس کی سنت ہے۔ زکوٰۃ و خمس وجہ اللہ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت کا عملی اقرار ہے۔ جہاد تبلیغ ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے توحید کی سربلندی ہے۔ امر بالمعروف ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی دعوت ہے۔ نہی عن المنکر لوگوں کو مقصرین سے بچانا ہے۔ تولا مودت اہلبیت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کا اعلان ہے تبرا سنتِ الٰہی و ملائکہ ہے کہ بغض علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) رکھنے والوں پر لعنت کرو۔

141. سفینہ نجات:

کنعان نے سمجھا کہ اپنے عمل کی تگ و دو سے پہاڑ پر چڑھ کر نجات پا جاؤں گا مگر نبی (علیہ السلام) کی کشتی پر سوار نہ ہوں گا۔ اسی طرح آج کل کے کنعانی ملاں کو اپنی نمازوں کا پہاڑ بڑا نظر آتا ہے مگر سفینہ نجات ولایت اہلبیت (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) پر سوار نہیں ہوتا۔

142. ہر جگہ وجہ اللہ:

دنیا کا یہ عام دستور نظر آیا کہ تمام بڑی بڑی اور اعلیٰ مصنوعات پر کاریگر یا بنانے والی کمپنی کا نام لکھا ہوتا ہے چاہے اس کا حقیقی مالک کوئی اور ہی ہو۔ مومن کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب اس نے دیکھا عرش پر کرسی پر آسمانوں پر زمینوں میں فرشتوں کی پیشانیوں اور پروں پر جنت کے دروازوں پر حوروں کے چہروں پر ہر جگہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا اسم اعظم لکھا ہوا ہے۔ یہی قرآن کا دعویٰ ہے جس سمت بھی دیکھو گے وجہ اللہ نظر آئے گا۔

143. اسلام پر احسان نہ جتاؤ:

اگر مقصر ملاں پر تبرا کیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ فساد اور تفرقہ نہ ڈالو تمام علماء اسلام اور شیعت کی پہچان ہیں ان کی شان میں گستاخی نہ کرو۔ حالانکہ یہ دلیل سرے سے ہی غلط ہے اسلام لا کر کوئی اسلام پر احسان نہیں کرتا (سورۃ حجرات آیت 17) بلکہ اسلام کی وجہ سے اور علم معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین حاصل کر کے ہدایت پانے کی وجہ سے علماء کو یہ رتبہ اور عزت ملتی ہے پھر اگر ان میں سے کوئی شیطان کی

پیروی کرتے ہوئے معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی شان میں گستاخی کرے اور مرتد ہو جائے تو مومن اس کی کیسے عزت کرتا رہے اور چپ رہے اور کم از کم تبرا نہ کرے۔

144. اللہ کے مددگار بنو:

جب کوئی مدد مانگتا ہے تو اس کا واضح مطلب ہوتا ہے کہ جو وہ کام کر رہا ہے اس میں اس کا ہاتھ بٹاؤ۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کر رہا ہے وہی کرو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجتے ہیں اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں مومن کا کام بھی یہی ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے ان کے فضائل بیان کرتا ہے پانچ دفعہ روزانہ نماز میں ان کی ولایت کی گواہی دیتا ہے اور صلوات پڑھتا ہے۔ منافق کی طرح نہ دم کٹا درود بھیجتا ہے نہ دم کٹی شہادت دیتا ہے۔ بغض اور حسد رکھنے والے مقصرین منافقین پر لعنت کر کے دعا کرتا ہے کہ یا اللہ روز قیامت جہاں مقصر ملاں جائے وہیں اس کے خالصی مقلدین بلا دلیل مانگے اس کے پیچھے پیچھے جائیں۔

145. فرقہ مرکب ثلاثہ:

باطل قوتوں نے اسلام کو کمزور کرنے کے لئے نئے مذاہب سے روشناس کرایا۔ ملاں غلام احمد کو نبی بنا دیا تو مرزائی قادیانی وجود میں آئے اسی طرح ملاں عبدالوھاب کو طاقت بخشی تو وہابی فرقہ وجود میں آیا۔ اس طرح اہلسنت مذہب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اصلی سنی فرقہ ناپید ہوتا جا رہا تھا مگر ڈاکٹر طاہر القادری اس کی بقا کے لیے کام کر رہا ہے۔

اب ہر ذی شعور یہ سوچنے پر مجبور ہوگا کہ کیا باطل قوتیں شیعہ مذہب کی خیر خواہ ہیں کہ اس فرقے کو چھوڑ دیا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہودیوں نے یہ کام چپکے سے کیا کیونکہ شیعہ قوم عقلمند ہوتی ہے۔ اس سازش کا ثمر اور اثرات اب ظاہر ہو رہے ہیں اور زہر شیعہ قوم میں سرایت کر چکا ہے۔ یہودیوں نے غلام احمد اور عبدالوھاب والے نظریات میں ایک اور نظریے کا اضافہ کر کے ایک سہ شیعہ مذہب خالصی مرکب ثلاثہ بنا دیا یعنی:

1. غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس مذہب کے مولوی اپنے آپ کو معصوم انبیاء (علیھم السلام) سے افضل سمجھتے ہیں۔ سونے پر سوھاگہ۔
2. عبدالوہاب نے اللہ سے وسیلہ کے بغیر براہِ راست رابطے کا سلسلہ شروع کیا۔ اس مذہب کے ملاں خود وسیلہ بن بیٹھے ہیں۔ معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام لکھنے کی بجائے اپنے نام سے فتوے جاری ہوتے ہیں۔ رسالہ عملیہ پر عمل کرنے والوں کے اعمال کی ذمہ داری لی جا رہی ہے۔
3. شیطان نے عملی طور پر خلافت و لایت کا انکار کیا جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور آدم (علیہ السلام) میں منتقل کر کے سجدہ کا حکم دیا۔ سجدہ نماز کا حصہ ہے۔ آج کل کا ملاں بھی عملی طور پر نماز میں ولایت کی گواہی دینے سے انکار کر کے منافقت کی سند لے چکا ہے۔

146. ایک پنتھ دو کاج:

شیطان کی کاریگری ملاحظہ فرمائیں کہ مُلاں کو کیسا سبق سکھایا ہے۔ شیطان کے پیروکار جوا غلام بازی کے غلام ہوں اگر ان کی شادی ہو جائے تو کیا کریں تو

شیطان نے اپنے بھائی سے یہ فتویٰ دلوایا کہ بیوی کی اجازت سے خلاف فطرت فعل کر لو تا کہ شیطان کو بھی جگہ مل جائے اور اولاد بھی ابلیسی و نجسی ہو تا کہ خود بخود معرفتِ معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین سے دور رہے۔

147. 360 بت اور وحدانیت:

سورۃ کافرون میں ذکر ہے کہ کافر اپنی مرضی کی ملاوٹ والا مذہب چاہتے تھے کہ اللہ کے ساتھ 360 بتوں کی بھی پوجا ہوتی رہے مگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کر دیا۔ یہودیوں نے بھی اپنے علماء کو رب بنا لیا یعنی جو علماء کہتے اسی کو مانتے انہوں نے حلال و حرام کو بدل دیا (توبہ آیت 31۔ بقرہ 78-79) اسی طرح آج کل کے دور میں فضائل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پردہ دشمنوں نے معصومین (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) کے احکامات میں سے ان کا نام ہٹا کر اور اپنی مرضی سے اپنا حکم شامل کر کے اپنے نام سے اپنا اپنا آئین اکبری چھاپ دیا ہے کہ اس کو بلا دلیل مانو تو نجات پا جاؤ گے۔

اگر ملاں اسلام سے مخلص ہوتا تو کتب اربعہ کا ترجمہ ہر زبان میں کر دیتا جس میں تمام احکامات معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے اسم مبارک کے ساتھ درج ہیں۔ اگر ایسا ہو جاتا تو شیعہ قوم تباہی سے بچ جاتی۔

148. تلاش حق:

اگر کسی کو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فضائل اور ولایت مطلقہ میں کسی قسم کا شک یا تردد ہو یا فروع دین اصول دین سے افضل نظر آتے ہوں تو اس کو چاہیے کہ

اس کی وجہ تلاش کرے اپنے حصول رزق پر غور کرے کہ کہیں حرام طریقے سے تو روزی نہیں کماتا۔ اگر وہ حلال ہو تو پھر گھر کے ماحول پر نظر کرے کہ گھر کا ماحول تو غیر شرعی نہیں اور اگر وہ بھی بارہ مہینے صحیح رہتا ہو تو اپنی والدہ کی طرف توجہ دے اگر وہ دنیا میں موجود نہ ہو تو جس محلے یا گاؤں میں پیدا ہوا تھا اس جگہ جا کر اڑوس پڑوس والوں کو دیکھے کہ کسی سے شکل تو نہیں ملتی اگر ایسا بھی نہ ہو تو قرآن میں بنی اسرائیل کی آیت 64 کے ترجمے اور تفسیر پر غور کرے کہ شیطان کی شرارت تو نہیں اور اللہ سے معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے صدقے کا واسطہ دے کر توبہ کرے۔ بے شک اللہ بڑی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

149. جواب شکوہ:

اگر شکوہ کر کے چھوڑ دیا جائے اور اصلاح کے پہلو پر غور نہ کیا جائے تو عدل نہیں۔ ہمارے علمائے کرام اور تمام شیعہ قوم کو اصلاح کے پہلو پر غور کر کے عملی قدم اٹھانے چاہیں مثلاً:

1. پورے ملک میں وفاق علمائے ولایت قائم کیا جائے۔ ہر شہر میں اس کی شاخ ہو۔
2. مومنین کو خمس و زکوٰۃ کا مصرف بتایا جائے تاکہ مومن جس طرح نماز خود ادا کرتا ہے اسی طرح خمس اور زکوٰۃ بھی خود ادا کر کے ثواب حاصل کرے۔
3. خطباء کے لیے ایسے القابات جو معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی طرف منسوب ہیں ہرگز استعمال نہ ہوں۔
4. کتب اربعہ کا ترجمہ ہر زبان میں کیا جائے۔ اور ایک مختصر کتاب جو تمام

کتب اربعہ سے ماخوذ ہو جس میں احکام معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے منسوب ہیں شائع کی جائے۔ (مثلاً کشف الاحکام۔ مرتبہ باقر نثار زیدی)۔

5. تمام توضیح المسائل جن میں احکام معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے نام کے بغیر رقم ہیں ضائع کر دی جائیں اور ایسی کتب کی ترویج کی مذمت کی جائے۔

6. اللہ عادل ہے تمام ممالک کے مختلف نسل لوگوں کو اللہ نے عقل عطا کی ہے نسلی تعصب کی کھلی مخالفت کی جائے۔ کیونکہ اسلام کے مطابق قوم وطن سے نہیں ایمان سے بنتی ہے۔

7. اگر کوئی بھی عالم زندگی کی کسی منزل پر فضائل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھٹانے کی جسارت کرے تو اس کی شدید مذمت کی جائے اور اُس کی شیعت کا انکار کیا جائے۔ اور تمام شیعوں کو اس کی خبرِ عاق نامہ دی جائے۔ اگر توبہ کر لے (علی الاعلان) تو معاف کر دیا جائے۔ (مگر کیسے؟) کیونکہ معافی تو صرف سرکارِ حجت القائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہی دے سکتے ہیں۔

8. ملک میں مرکزی ایک اوپن یونیورسٹی ہو جو خط و کتابت سے دین کی تعلیم عام کرے تاکہ ہر شیعہ معرفتِ دین کا حامل ہو۔

9. علماء کی تعلیم عربی زبان میں ہو۔ اس کے علاوہ ان کو انگلش اور اردو میں بھی دسترس حاصل ہو۔

10. علماء بچوں کے لئے دس کتابیں عربی سیکھنے کے لئے مرتب کریں جو ہر شیعہ

اپنے 5 سال سے 15 سال کے بچوں کی تعلیم کے لئے گھر پر پڑھائے۔ تاکہ عربی زبان سے محبت ہو اور خود دینی کتب پڑھ سکیں۔

11. انسانوں سے محبت کا سبق دیا جائے۔ مناظرے جھگڑے بند ہوں اور اگر کوئی بات کی جائے تو احسن طریقے سے جس طرح اللہ کا حکم ہے۔

12. ولایتِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی تبلیغ ہو فضائل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان ہوں فروع دین کی اصل حقیقت بیان کی جائے تو سب لوگ دین پر شوق سے عمل کریں گے۔

13. علماء کسی بھی مسلئے کا حل بتائیں تو اس کے ساتھ اس حل کا آیت قرآنی یا قول معصوم (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے ماخذ بھی بتائیں۔

14. شیعہ قوم کا ایک ماہانہ رسالہ ہو جس کا مقصد تبلیغ، رابطہ، مسائل اور تمام مثبت پہلو ہوں۔

15. مجالس وجلوس کو پر وقار بنایا جائے۔ عزاداری ہماری حیات ونجات ہے۔

16. مدارسِ دینی کا معیار اتنا بلند کیا جائے کہ غیر ملک نہ جانا پڑے۔ نصاب تعلیم کا سختی سے جائزہ لیا جائے۔ مدارس کا نظام بین الاقوامی اداروں کی طرح ہو۔ نہ کہ جو بھی پانچ سال سو کر مدرسے میں گزار لے وہ عمامہ قبا پہن لے۔ مدرسہ میں داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک ہو اور مدارس میں انگلش اردو عربی زبان اور کمپیوٹر کی تعلیم دی جائے۔ عام طور پر جو بچہ شرارتی ہوتا ہے اور ماں باپ کے کنٹرول میں نہیں ہوتا یا جو کند ذہن سکول میں فیل ہوتا ہے سکول سے بھاگتا ہے اسے مدرسے بھیج دیا جاتا ہے پھر وہ عالم بن

کر اپنی جاہلیت کا بدلہ فضائل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیتا ہے۔ اس رویے کو بدلنا چاہئے۔ ذہین اور بزرگ گھرانے کے لوگوں کو عالم دین بننا چاہیے کیونکہ یہ سب سے اعلیٰ اور مشکل تعلیم ہے۔

17. تمام علمائے حق اور بزرگ شیعہ مل کر بیٹھیں اور سوچیں کہ امام قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ) آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے لئے ہمیں کس طرح عملی طور پر تیار ہونا ہے یا مقصرین بن کر ذوالفقار کا انتظار کرنا ہے۔

150. بسم اللہ:

بسم اللہ امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا اسم اعظم ہے ہر کام کو اس سے شروع کرنے کا حکم ہے۔ قرآن نماز اور تمام عبادات اور ذاتی کام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے اسم مبارک سے ہی شروع ہوتے ہیں۔ بدبخت مقصرو! ورنہ پھر فرعون شام کی طرح بسم اللہ کو قرآن اور نماز سے نکال دو اور حارث کو اپنا شریک بنا لو۔

151. صراط مستقیم:

قائم رکھ ہمیں صراط مستقیم پر (الفاتحہ)

امام جعفر صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا صراط مستقیم امیر المومنین علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں۔ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز ہی نہیں ہوسکتی۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ سے دعا مانگتے ہو کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے رستے پر چلا پھر تشہد میں آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام لے کر گواہی دیتے ہوئے کیوں موت آتی ہے۔

152. صبر اور صلوٰۃ:

اور مدد لو صبر سے اور صلوٰۃ سے اور بے شک یہ (صلوٰۃ) بہت مشکل ہے سوائے اللہ سے خوف کرنے والوں پر۔ (بقرہ 45)

صبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صلوٰۃ امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں جن سے متقین مدد مانگتے ہیں لامحالہ ولایتِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہی وہ چیز ہے جو لوگوں کے حلق سے نیچے نہیں اترتی یعنی مشکل ہے مگر اللہ سے ڈرنے والے ہر لحہ یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) مدد کی صدا بلند کرتے رہتے ہیں۔ اور اللہ نے قرآن میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو صلوٰۃ اسی لئے کہا ہے تاکہ نماز اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا تعلق واضح ہو جائے۔

153. وجہ اللہ۔ اسمائے حسنیٰ:

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے اسم کے ذکر سے منع کرے اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے ایسے لوگوں کو یہ حق بھی نہیں کہ ان (مسجدوں) میں داخل ہوں مگر ڈر رہے۔ ان کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بڑا عذاب ہے اور مشرق و مغرب اللہ کے لئے ہیں پس جس طرف بھی تم منہ کرو اسی طرف وجہ اللہ ہے بے شک اللہ وسعت والا اور زیادہ علم والا ہے۔ (بقرہ 115-114)

اللہ کا پسندیدہ اسم علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے۔ اللہ نے اپنا نام امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو عطا فرمایا۔ اللہ نے اپنا نام علی العظیم رکھا ہے۔ اللہ کے اسمائے

حسنیٰ معصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین ہیں۔ وجہ اللہ بھی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں۔

اب جو مسجد میں نعرہ حیدری یا ذکر علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے روکے وہ مسجد ویران کرنا چاہتا ہے۔ مسجد تو ہے ہی ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے متوالوں کے لئے۔ مقصر کو تو ڈرتے ڈرتے مسجد میں آنا چاہئے کہ کہیں نعمان بن حارث والا حشر نہ ہو جائے۔ اور کائنات میں ہر چیز پر اللہ نے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا نام لکھا ہے جدھر منہ کرو گے وجہ اللہ نظر آئے گا۔

154. تحویل قبلہ کی وجہ:

عنقریب بے وقوف لوگ کہیں کہ ان لوگوں کو اس قبلہ سے جس پر یہ پہلے تھے کس چیز نے ہٹا دیا کہہ دو مشرق اور مغرب اللہ ہی کے لئے ہیں وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا رہتا ہے اور اسی طرح ہم نے تمہیں میانہ رامت (امۃ وسطا) بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر گواہ ہو اور جس قبلہ پر تم تھے اس کو ہم نے مقرر نہیں کیا تھا مگر اس لئے کہ ہم معلوم کر لیں کہ کون رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتا ہے۔ ان لوگوں میں سے جو الٹے پھر جاتے ہیں اور بے شک یہ (تحویل قبلہ) ایک بڑی سخت بات تھی مگر ان لوگوں کے لئے نہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا۔

بے شک اللہ انسانوں پر بہت ہی شفیق اور رحم کرنے والا ہے۔ تحقیق ہم تمہارے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں پس ہم تمہیں اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے تم پسند کرتے ہو تو تم اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں تم ہو اسی کی طرف منہ کر لیا کرو۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ

جانتے ہیں کہ یہ (قبلہ) حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور جو عمل وہ کر رہے ہیں اللہ اس سے غافل نہیں۔ (بقرہ 142-144)۔

امۃ وسطا سے مراد معصومین (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) ہیں۔ کعبہ اللہ کا گھر ہے جہاں امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا ظہور ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) آپ کی مثال کعبہ کی ہے کعبہ کسی کے پاس نہیں جاتا لوگ ہدایت کے لئے اس کے پاس جاتے ہیں۔

تحویل قبلہ کی اس آیت میں نشاندھی کی گئی کہ اللہ دیکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی (فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بارے میں) کون کرتا ہے اور دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ کعبہ قبلہ بنے کیونکہ اس میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا ظہور ہوا اور مومنین کو یقین ہے کہ کعبہ حق ہے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) حق ہے۔

ان مقصرین کو چاہئے کہ حج بھی نہ کریں اور نماز بھی کعبے کی طرف رخ کر کے نہ پڑھیں بلکہ میت کی طرح لیٹ کر آسمانوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔ ویسے بھی منکر ولایت چلتا پھرتا مردہ ہی ہوتا ہے۔

155. حرام کمائی:

وہ لوگ جو اس کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے کتاب میں نازل کیا ہے اور اس کو تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ ان سے بات نہ کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (بقرہ 174)

امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فوج یزید ملعون کو خطاب کر کے کہا کہ تم میری بات نہیں سنتے کیونکہ تمہارے پیٹ حرام سے بھرے ہوئے ہیں۔

جو لوگ تقریریں تو بڑی دلچسپ کرتے ہیں مگر قرآن سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل والی آیات کو بیان کرنے میں تردد کرتے ہیں ان کو جو بھی ہدیہ ملتا ہے وہ پیٹ میں آگ ہی بھرنے کے مترادف ہے۔ اور جو ذاکر یا خطیب فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر کسی قسم کا پردہ نہ ڈالے اگر اس کو پوری دنیا کے خزانے ہدیہ میں دیئے جائیں تو پھر بھی کم ہے۔

156. فرشتے تابوت اٹھاتے ہیں:

ان کے نبی (علیہ السلام) نے کہا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت (واپس) آ جائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے سکون ہے اور آل موسیٰ (علیہ السلام) اور آل ہارون (علیہ السلام) کی چھوڑی ہوئی یادگاریں ہیں اور اسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں بے شک اس میں تمہارے لئے آیت (نشانی) ہے اگر تم مومن ہو۔ (بقرہ 248)

تابوت سکینہ وہ صندوق ہے جو اللہ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ پر نازل کیا جس میں انہوں نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو رکھ کر دریا میں ڈال دیا تھا۔ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے وقتِ انتقال کے قریب توریت کی الواح' اپنی زرہ اور دوسری چیزیں جو آثار و آیات نبوت تھیں اس میں رکھ کر حضرت یوشع (علیہ السلام) کے سپرد کر دیں۔ بنی اسرائیل نے اس تابوت کی بے حرمتی کی تو اللہ نے اٹھا لیا۔ پھر حکم الٰہی سے فرشتے اُسے اٹھائے ہوئے حضرت طالوت (علیہ السلام) کے

پاس لائے۔ فرشتے انبیاء علیھم السلام کی نشانیوں (شعائر اللہ آیات اللہ) کو اٹھا کر فخر کرتے ہیں۔ اللہ نے فرشتوں کو اٹھانے کا حکم دیا منع نہیں کیا کہ تم معصوم فرشتے صرف میری عبادت کرو۔ نبی کا کام میرا پیغام پہنچانا تھا وہ اس نے کر دیا اب اس کی چھوڑی ہوئی چیزوں میں کیا رکھا ہے۔

ہم فخر انبیاء (صلوٰۃ اللہ علیہ) امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے شعائر اللہ اٹھاتے ہیں شبیہہ تابوت، علم عباس (صلوٰۃ اللہ علیہ)، جھولا مہندی ذوالجناح یہ سب آیات اللہ ہیں۔

157. آل عمران (ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ)) عالمین پر مصطفیٰ:

بے شک اللہ نے آدم (علیہ السلام) اور نوح (علیہ السلام) اور آل ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور آل عمران (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو تمام عالمین پر مصطفیٰ (منتخب) کیا۔ (آل عمران 33)

ایک دن مامون الرشید نے امام علی رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں عرض کی کہ آیا اللہ نے عترتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالمین میں فضیلت دی ہے تو آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا بے شک اللہ نے اپنی کتاب کے محکم حصہ میں عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالمین پر فضیلت دی ہے۔ مامون نے پوچھا وہ کتاب اللہ میں کس جگہ ہے۔ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا اللہ کے اس کلام میں ہے "ان اللہ اصطفیٰ ... الخ.

اللہ نے آدم (علیہ السلام) ونوح (علیہ السلام) کو چنا مگر ان کی آل کو نہیں اور پھر ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو ان کی آل

(صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ساتھ چنا۔ آل ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد ہیں۔ یعنی جناب عبداللہ (صلوٰۃ اللہ علیہ)' جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ)' جناب عبدالمطلب (صلوٰۃ اللہ علیہ)' جناب ھاشم (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور جناب اسماعیل (صلوٰۃ اللہ علیہ) تک۔ اور آل عمران (صلوٰۃ اللہ علیہ) جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی اولاد بارہ آئمہِ طاہرین اور دیگر عصمت مآب صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین جو عترتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہ تمام گھرانہ مصطفیٰ ہے۔

158. مقصر سے نہ ڈرو۔ تبلیغ ولایت جاری رکھو:

آج کے دن کافر تمہارے دین سے مایوس ہو گئے پس تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے۔ اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کر لیا۔

(المائدہ 3)

اس آیت میں اللہ نے منافق کو کافر کہا ہے جو بخن بخن لک یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) زبان سے کہتے مگر دل میں مخالفت کی ٹھان لی۔ آج کل کا مقصر بھی کلمہ میں تو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی اللہ پڑھ لیتا ہے مگر عملی طور پر عبادات کے وقت اس کلمے کو الگ کر دیتا ہے۔

جس کلمہ کے اعلان سے اللہ دین کو اکمل و پسندیدہ بناتا ہے وہ مومن کے ہر عمل کی قبولیت کی سند ہے۔ اللہ کا حکم ہو رہا ہے کہ مقصروں سے نہ ڈرو بلکہ عذاب الٰہی سے ڈرو اور تبلیغ ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) جاری رکھو۔

159. اسماءِ الحسنٰی سے الحاد:

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں پس تم اس کو انہی سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں وہ جیسے عمل کیا کرتے ہیں عنقریب ویسی ہی سزا پائیں گے۔

(الاعراف 180)

الحاد کا مطلب ہے شک کرنا' گواہی سے پھرنا' انکار کرنا' دین سے پھر جانا۔

امام رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا جب تم پر کوئی تکلیف و بلا نازل ہو تو ہم سے دعا مانگو یہ اللہ کے اس قول کے موافق ہے۔ ولله الاسماء الحسنیٰ فادعوه بها.

امام صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا اسماء الحسنٰی ہم ہیں۔

اب اللہ کا حکم ہے کہ جب مجھے پکارو تو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا ذکر کرو اور اس نام کی گواہی سے نہ پھرو شک نہ کرو ورنہ نیک اعمال کی جزا نہ پاؤ گے۔

160. اللہ کو صرف علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی گواہی کافی ہے:

اور جن لوگوں نے کفر کیا۔ کہتے ہیں کہ تم (اللہ کے) بھیجے ہوئے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں ہو کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی دینے کو اللہ کافی ہے اور وہ جن کے پاس کتاب کا (پورا) علم ہے۔

(الرعد 43)

امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے پوچھا گیا کہ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی

سب سے بڑی تعریف کیا ہے؟ آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا اللہ کی مراد من عندہ علم الکتاب سے ہم ہی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے بھی اس آیت کے بارے میں یہی فرمایا ہے۔

اگر پوری کائنات رسالت کا انکار کر دے تو اللہ پوری مخلوق کے انکار سے بے نیاز ہے۔ اگر صرف علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) گواہی دے دیں تو اللہ کے لئے کافی ہے۔ اللہ کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی گواہیاں عظیم تر اور کافی ہیں۔ اس علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی گواہی سے انکار کرنے والے کو چاہئے کہ اپنی ماں کو بھونکے۔

سبیلِ سکینہؑ

لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔C1

161. کلمہ طیبہ:

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی مثال کیسی بیان کی ہے کہ وہ ایک شجرہ طیبہ کی مانند ہے اس کی جڑ قائم ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں جو اپنے رب کے حکم سے ہر آن پھل دے رہا ہے اور یہ مثالیں اللہ انسانوں کے لئے بیان کرتا ہے تا کہ اس کا ذکر کرتے رہیں۔ (ابراہیم 24-25)

امام صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ شجرہ طیبہ وہ درخت ہے جس کی جڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تنا امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں اور معصومین (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) جو ان دونوں بزرگوں کی آل ہیں اس کی شاخیں ہیں اور آئمہ کا علم اس کا پھل ہے۔

اب کلمہ طیبہ اللہ کے فرمان کے مطابق بالکل شجرہ طیبہ کی طرح ہے یعنی لا الہ الا اللہ زمین توحید ہے۔ جڑ محمد رسول اللہ۔ تنا علی ولی اللہ شاخیں واولاد المعصومین

حجج اللہ۔

تمام معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنے ظہور کے فوراً بعد کلمہ طیبہ کی تلاوت کی جس میں اللہ کی توحید' رسالت اور ولایت مطلقہ کی گواہی دی۔

اب کوئی اندھیری نگری کی پیداوار صرف جڑ کو پکڑ کر کہے کہ یہ پورا درخت ہے۔ تنا اور شاخیں اس کا جز نہیں ہیں تو پھر وہ "اللہ کے نزدیک بدترین زمین پر چلنے والے وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔" (الانفال 22)

162. ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے روکنے والا فسادی ہے:

جن لوگوں نے کفر کیا اور سبیل اللہ سے روکا ہم ان کے عذاب پر عذاب کا اضافہ کر دیں گے اس لئے کہ وہ فساد برپا کیا کرتے تھے۔ (النحل 88)

سبیل اللہ ولایتِ امیرالمومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے جو اس سے روکے چاہے کسی حیلے بہانے سے روکے اس کے لئے عذاب در عذاب ہے اور وہ فسادی ہے۔

163. سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

کہو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جس نام سے بھی پکارو پس اچھے نام اسی کے ہیں اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز میں نہ بلند (ہی) کیا کرو اور نہ اس میں آہستہ آواز سے پڑھا کرو۔ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ (بنی اسرائیل 110)

امام باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے منقول ہے اس آیت کے بارے میں کہ

ولا تجھر بصلاتک کا مطلب ہے کہ علی مرتضیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت کا اور جو کچھ میں نے ان کو عطا کیا ہے اس کا اس وقت تک پورا اظہار نہ کرو جب تک کہ میں تم کو اس کی بابت حکم نہ دوں اور ولا تخافت بھا کا یہ مطلب ہے کہ خود علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے اس کو نہ چھپاؤ بلکہ جو کچھ ان کی منزلت ہے خود ان کو بتلا دو اور وابتغ بین ذلک سبیلا کا مقصود یہ ہے کہ مجھ سے سوال کرتے رہو کہ امر ولایتِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے اظہار کی تم کو اجازت دوں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا سوال کرتے رہے اور بروز غدیر خم اس کے اظہار کا حکم مل گیا۔ یعنی سورۃ الحجر کی آیت 94۔ ''پس جس چیز کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے اس کو کھلم کھلا کہہ دو اور مشرکین سے روگردانی کرو'' نے اس آیت ''ولا تجھر ذلک سبیلا'' کو منسوخ کر دیا۔

امام (صلوٰۃ اللہ علیہ) محمد باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے اس فرمان سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع ہی سے نماز میں ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی شہادت دیتے تھے مگر صرف اتنی آواز سے کہ پیچھے امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سن لیتے تھے اور غدیر خم کے دن اس کا کھلم کھلا اعلان ہو گیا۔ علامہ مجلسی کی کتاب فقہہ کامل میں اس سنت کا ذکر باب کتاب الصلوۃ فقہ در تشھد و سلام است میں موجود ہے۔

164. شعائر اللہ کی تعظیم:

یہ ہے (اصل بات) اور جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے سو یقیناً یہ (تعظیم کرنا) دل کا تقویٰ ہے۔ (الحج 32)

دین اسلام کی نشانیاں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے شعائر اللہ کہلاتی ہیں جن کی تعظیم تقوی قلوب کا باعث ہے مثلاً صفا و مروہ اور قربانی کا جانور جن کو دیکھ کر ابراھیم (صلوٰۃ اللہ علیہ) و اسماعیل (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی قربانی یاد آتی ہے جو انہوں نے اللہ کے حکم کی تعمیل میں پیش کی اس طرح اللہ تعالیٰ کی عظمت ذھن میں آتی ہے۔

اور جو فخر اسماعیل (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہو جس کی قربانی کی مثال نہیں مل سکتی اس سے نسبت رکھنے والی چیزیں بدرجہ اتم شعار اللہ ہیں۔ شبیہہ تابوت' علم عباس (صلوٰۃ اللہ علیہ)' ذوالجناح' گھوارۂ علی اصغر (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور مہندی شہزادہ قاسم (صلوٰۃ اللہ علیہ) شعائر اللہ ہیں۔ یقیناً وہ دشمن خدا ہے جو ان شعائر حسینی پر اعتراض کرے۔

165. امانت۔ عہد۔ نماز:

اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہد کا پاس رکھنے والے ہیں اور وہ لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں جو فردوس کو میراث میں لیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (المومنون 8-11)

کائنات کی امانتوں میں سے سب سے بڑی امانت ولایت کی ہے اللہ نے ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو ہر چیز کے سامنے پیش کیا تو اس نے قبول کیا مگر جزا و سزا کی شرط کے بغیر مگر انسان نے جزا و سزا کی شرط کے ساتھ قبول کر لیا۔ یعنی اگر ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر قائم رہا تو انعام اور اگر مکر گیا تو عذاب قبول ہے۔

سب سے اہم عہد جو انسانوں سے عالم ذر میں لیا گیا وہ توحید و رسالت و ولایت کا ہے۔ ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے دشمنوں سے اپنی نماز بچا کر رکھو۔

اب جو شخص ولایتِ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی امانت دل میں رکھتے ہوئے اپنے عالم زر میں اللہ سے کئے ہوئے وعدے کا زبان سے اقرار کرتے ہوئے اپنی نماز مقصر ملاں سے بچ کر ادا کرے وہی فردوس کا وارث قرار دیا جائے گا۔

166. غمام۔ سبیل۔ ذکر۔ قرآن:

اور اس دن آسمان ایک الغمام (بادل) کے ذریعے پھٹ جائے گا اور فرشتے اتارے جائیں گے اس روز حقیقی بادشاہی (الملک) صرف رحمان کے لئے ہو گی اور وہ کافروں کے لئے بڑا سخت دن ہو گا اس دن ظالم انسان اپنے ہاتھ چبائے گا کہ اے کاش میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سبیل کو پکڑ لیا ہوتا ہائے میری کم بختی کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔ یقیناً اس نے مجھے ذکر سے بہکا دیا۔ اس کے بعد کہ وہ میرے پاس آ چکا تھا اور شیطان انسان کو ذلیل کرنے والا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرمائیں گے اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن (قرآن ناطق) کو بالکل چھوڑ دیا تھا (نشانہ تضحیک بنایا)۔

(الفرقان 25-30)

امام صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا الغمام سے مراد امیر المومنین علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں۔

امام باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے قول کے مطابق ظالم شخص کہے گا کہ کاش ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) (سبیل) کو بھی ولی بنایا ہوتا (عملی طور پر) اور فلاں دوست کی نہ مانی ہوتی اور ذکر سے مراد ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے۔

امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ پس میں وہ ذکر ہوں جس سے وہ (ظالم) بھٹکے اور میں وہ سبیل ہوں جس سے وہ بھٹک گئے اور میں وہ ایمان ہوں جس سے انہوں نے انکار کیا اور میں وہ قرآن ہوں جس کو انہوں نے چھوڑ دیا اور میں وہ دین ہوں جس کو انہوں نے جھٹلایا اور میں وہ صراط ہوں جس سے وہ گمراہ ہو گئے۔

کمزور ایمان والوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے کہ نماز میں علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی گواہی اس لئے نہیں کہ نماز صرف ذکر اللہ اور قرآن پڑھا جا سکتا ہے۔ عقل کے اندھو! اس آیت پر غور کرو قیامت کے دن اپنے ہاتھ کاٹو گے کہ کاش رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سبیل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی گواہی بھی دی ہوتی اور ذکر سے منہ نہ موڑتے۔ اس دن پتہ چلے گا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکایت کریں گے کہ انہوں نے اس ناطق قرآن علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو چھوڑ دیا اور تاج کمپنی کے چھپے ہوئے صامت کو سب کچھ سمجھ لیا۔

167. دین۔ فطرت:

(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم یکسو ہو کر دین کی طرف اپنا رخ کئے رہو۔ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے یہی ہے۔ اللہ کی بناوٹ میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی صحیح سیدھا دین ہے لیکن اکثر انسان نہیں جانتے۔ (الروم 30)

امام باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا الدین سے مراد ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) وآئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین ہے اور فطرت اللہ سے مراد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ امیر المومنین ہے۔

یعنی جو اس کلمہ طیبہ پر کامل یقین رکھتا ہو وہ تو اللہ کی پسندیدہ فطرت پر پیدا ہوا اور اس شخص کی ولادت کی طہارت کا ثبوت ہے اور جو اس میں شک کرے وہ "وشار کھم فی الاموال والا ولد" کا مصداق ہے۔

اللہ کی اس فطرت میں کسی کے مشورے سے تبدیلی نہیں آ سکتی کہ ملاں صرف ونحو سے اس کلمے کی تحلیل کرے اور قیاس کرے کہ اس کلمے کے اجزا ہیں یہ جز اسلام ہے اور آخری جز اس کا حصہ نہیں ہے۔

مومنین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو فضائل امیرالمومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) بتائیں تاکہ بچے اللہ کی پسندیدہ فطرت پر قائم رہیں اور ماں باپ کی عزت کا باعث بنیں۔

168. جنب اللہ:

کوئی شخص اس وقت کہنے لگا ہائے حسرت و افسوس میں نے جنب اللہ کے بارے میں کیسی کوتاہی کی اور میں تو اس کا مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔ (الزمر 56)

امام موسیٰ کاظم (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا جنب اللہ امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں۔

قیامت کے دن مقصر کفِ افسوس ملتے ہوئے کہے گا ہائے میں نے علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو گواہی میں کوتاہی کی اسے بندہ سمجھتا رہا اس لئے اس کا ذکر نماز میں نہ کیا مگر اپنا نام سجدے میں بھی لے کر کہتا رہا یا رب ارحم عبدک ضعیف الذلیل الحقیر المسکین۔ ہائے اپنے ذکر کو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے نام سے بہتر جانتا رہا۔

169. مودت القربیٰ:

یہ ہے وہ چیز جس کی خوش خبری اللہ نے اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے کہہ دو میں تو اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر اپنے قرابت داروں (سیدہ فاطمہ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیھا) کی مودت اور جو اس میں نیکی کرے گا ہم اس نیکی کو بڑھا دیں گے۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا قدر دان ہے۔

(الشوریٰ 23)

اللہ نے مخلوقات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہدایت دی اور اجر رسالت کو مودت سیدہ فاطمہ الزہرا (صلوٰۃ اللہ علیھا) قرار دیا۔

اس اجر رسالت کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ادا کیا۔ سیدہ فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیھا) کے لئے اٹھ کر استقبال کرتے اپنی جگہ بٹھاتے۔ در سیدہ (صلوٰۃ اللہ علیھا) پر تشریف لا کر آیت تطہیر تلاوت فرماتے۔ جناب فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیھا) کے بیٹوں حسنین کریمین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین کو مہر نبوت پر سوار کر کے بازاروں کی سیر کرواتے حالت نماز میں پشت پر سواری کراتے۔ فاطمہ الزہرا (صلوٰۃ اللہ علیھا) کے سرتاج مولا علی المرتضیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا انتظار رکوع میں کرتے۔

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا انتظار رکوع میں کرتے اس علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو نماز سے نکال کر ملاں اپنی نجات سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔

ہم گناہ گاروں کی پشت حسنین (صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین) کی سواری کے

قابل تو نہیں مگر ہم حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی یاد میں زنجیروں سے اپنی پشت پر داستانِ محبت رقم کرتے ہیں۔

170. فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور منافق:

اور جب ابن مریم (علیہ السلام) کی مثال بیان کی گئی تو یکایک تیری قوم کے لوگ اس پر شور مچانے لگے اور انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ۔ یہ بات انہوں نے محض کج بحثی کے لئے بیان کی بلکہ یہ ہیں ہی جھگڑالو۔

(الزخرف 57-58)

جناب سلمان محمدی (صلوٰۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے اور فرمایا کہ تھوڑی دیر بعد تمہارے پاس وہ ہستی آئے گی جو عیسیٰ (علیہ السلام) سے مشابہت رکھتی ہے۔ اتنے میں امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) تشریف لے آئے ایک شخص کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی فضیلتیں بیان کرتے نہیں تھکتے یہاں تک کہ عیسیٰ (علیہ السلام) سے بھی تشبیہ دے دی۔ اس سے تو بت بہتر ہیں جو ہم جاہلیت میں پوجتے تھے۔ اس وقت آیت نازل ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور کا منافق فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) زبان رسالت سے سن سن کر تنگ آچکا تھا اور پوجا پاٹ کا بڑا متوالی تھا۔ آج کل کا مقصر ملاں بھی کہتا ہے کہ مجالس میں ہر وقت فضائل علی (صلوٰۃ اللہ علیہ)، علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت کی گواہی۔ کیا دین میں صرف علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ولی

اللہ رہ گیا ہے۔ مجالس میں فروع دین (پوجا پاٹ) بھی بیان کرنے چاہیں۔ (ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بغیر فروع دین صرف پوجا پاٹ رہ جاتی ہے اور بت پرستی و شرک کے سوا کچھ نہیں رہ جاتا۔)

علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فضائل سے علی العظیم یعنی علی الاعلیٰ خوش ہوتا ہے اور کافر (منکر۔منافق) جلتے ہیں اس کا ذکر اللہ نے سورۃ الفتح آیت 29 میں کیا ہے۔

171. ہم تو ڈوبے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے:

تم دونوں ہر منکر سرکش کو جہنم میں ڈال دو جو خیر سے روکنے والا زیادتی کرنے والا شک کرنے والا تھا اور جو اللہ کے ساتھ اور معبود بناتا تھا پس تم دونوں اس کو سخت عذاب میں ڈال دو۔

(ق 24-26)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) جب قیامت کا دن ہو گا اللہ تمام آدمیوں کو جمع کر لے گا تو اس دن میں اور آپ عرش کے دائیں جانب ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے اور آپ سے فرمائے گا کہ آپ دونوں اٹھو اور جس جس نے آپ سے بغض کیا ہے اور جس نے آپ کو جھٹلایا ہے ان کو آپ جہنم میں ڈال دیں اور جس جس نے آپ سے محبت کی جنت میں داخل کر دیں۔

اب جو کوئی بھی ہو ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں شک کرے اور فتوے دے کر دوسروں کو بھی اس خیر العمل سے روکے اور زیادتی کرے وہ اللہ کے انتخاب کو رد کر کے شرک کرتا ہے۔ یعنی ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) جو اصول دینِ لازم ہے کو فروع دین سے مفضول سمجھتا ہے۔

172. مرج البحرین:

اس نے دو سمندر جاری کئے وہ باہم ملتے ہیں ان دونوں کے درمیان ایک پردہ ہے۔ ایک دوسرے پر سبقت نہیں کرتے۔ پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں سے لولو (موتی) اور مرجان (مونگے) نکلتے ہیں۔

(الرحمٰن 19-22)

امام صادق (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیھا) دو عمیق بحر ہیں ان میں سے کوئی اپنے رفیق پر زیادتی نہیں کرتا (یعنی ان کی شان برابر ہے) اور لئو لئو اور مرجان سے مراد امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہیں۔ روایات میں برزخ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

نسل نبوت دو نور کے سمندروں سے چلی یعنی ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے نور چشم امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹکڑے (بضعتہ) سیدہ فاطمۃ الزھراء صلوٰۃ اللہ علیھا سے۔ اسی طرح پھر نسل امامت نور کے دو سمندروں سے جاری ہوئی یعنی امام حسین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بیٹے امام زین العابدین (صلوٰۃ اللہ علیہ) اور امام حسن (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی بیٹی جناب فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیھا) (ام عبداللہ) ہے۔

173. عام الحزن:

جناب خدیجۃ الکبریٰ (صلوٰۃ اللہ علیھا) اور جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ

علیہ) کی شہادت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین، دس یا چالیس دن غم نہیں منایا بلکہ پورے سال کو عام الحزن قرار دے دیا۔ جناب ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی شہادت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہائے میرے بابا! ہائے ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) میں آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے پردہ فرمانے سے کس قدر غمگین ہوں۔ کس طرح آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو میں بھول جاؤں۔ اے وہ ہستی جس نے بچپن میں میری پرورش اور تربیت کی اور بڑے ہونے پر میری دعوت پر لبیک کہی میں آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے نزدیک اس طرح تھا جیسے آنکھ چشم میں اور روح بدن میں۔

یعنی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی آنکھیں اور روح رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تھیں۔

174. خرید وفروخت:

اے ایمان لانے والو! جب تمہیں جمعہ کے دن صلوٰۃ کی طرف پکارا جائے تو تم ذکر اللہ کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

(الجمعہ 9)

یوم جمعہ سے مراد وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو جمع کر کے عالم ذر میں اقرار ولایت لیا تھا۔ صلوٰۃ اور ذکر اللہ امیرالمومنین کی ذات ہے۔ تو اے شیعو! جب حیی علی خیر العمل کہہ کر تمہیں نماز کی طرف بلایا جائے تو عالم ذر والے عہد ولایت کو یاد رکھتے ہوئے ذکر اللہ (علی (صلوٰۃ اللہ علیہ)) کی طرف جاؤ

اور ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے خلاف فتووں کی خرید و فروخت بند کر دو یہی تمہارے لئے بہتر ہے ورنہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا بیٹا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ذوالفقار لے کر آنے والا ہے۔

175. شہادات پر قائم رہو:

اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں کا اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی شہادات (گواہیوں) پر قائم رہتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ایسے ہی لوگ تو جنتوں میں عزت سے رہیں گے۔

(المعارج 32-35)

کائنات کی سب سے بڑی امانت جس کو اللہ تعالیٰ نے پیش کیا وہ ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے جسے انسان نے قبول کیا۔ اور سب سے بڑا عہد جو تمام مخلوق نے عالم زر میں کیا وہ بھی یہی ہے یعنی اقرار توحید و رسالت و ولایت۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسی لئے شہادات جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے یعنی توحید رسالت اور ولایت کی گواہیاں۔

یعنی امانتِ ولایت دل میں رکھتے ہوئے سچی زبان سے توحید و رسالت و ولایت کی شہادات دیتے ہوئے محفوظ نماز پڑھو یعنی ایسی نماز جو ضائع نہ ہو۔ وہی لوگ عزت سے جنتوں میں رہیں گے۔

ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بغیر نماز ضائع ہو جائے گی منہ پر ماری جائے گی راکھ بن کر اڑ جائے گی سانپ بن کر دوزخ میں تمہارا استقبال کرے گی۔

176. رب کا ذکر:

تاکہ اس طرح ہم انہیں آزمائیں اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا وہ اسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(الجن 17)

اور تم (اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے رب کے اسم کا ذکر کیا کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے رہو۔

(المزمل 8)

عبد اللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ اس سے ولایت علی امیرالمومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا ذکر کرنا مراد ہے۔ یعنی جو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے ذکر کو اللہ کا ذکر نہ سمجھے اور چھوڑ دے اس کے لئے عذاب ہے۔ اور اللہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے کہ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کیا کرو اور کسی کی پروا نہ کرو۔ اسلام کی پہلی دعوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا اعلان کیا یعنی دعوت ذوالعشیرہ۔ پھر ساری زندگی علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے فضائل سناتے رہے اور آخری اعلان بھی غدیر خم میں ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا کیا۔

177. نماز پڑھ کر بھی نمازی نہیں:

سوائے اصحاب یمین کے جو جنتوں میں ہوں گے وہاں وہ مجرموں سے پوچھیں گے تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم (حق پر) نکتہ چینی کرنے والوں

کے ساتھ نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور ہم روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔ (المدثر 39-46)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ ہم آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے پیروؤں میں سے نہ تھے جن کے بارے میں اللہ فرماتا ہے والسبقون السبقون اولئک المقربون۔ کیا تم نہیں دیکھتے اس گھوڑے کو جو گھوڑ دوڑ میں سب سے دوسرے نمبر پر رہتا ہے مصلے کہتے ہیں پس وہ لوگ جو کہیں گے لم نک مین المصلین تو اس کے معنی ہیں کہیں گے کہ ہم سابقین (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کے پیرو نہ ہوئے۔

امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے شیعہ (اصحاب الیمین) جنت سے مجرموں (ولایت کے منکر) سے پوچھیں گے۔ جو دوزخ میں ہوں گے تو وہ جواب دیں گے کہ ہم حقیقی نمازی نہ تھے یعنی نماز تو پڑھتے تھے مگر روح نماز کو چھوڑ کر۔ اسی لئے مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ میں ہی مومنوں کی نماز زکوٰۃ حج جہاد ہوں۔ اس سلسلہ میں جو حق (ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ)) پر نکتہ چینی کرنے والوں میں سے ہو جائے اور فتوؤں کی سند بھی حاصل کر لے وہ دراصل روز جزا کو جھٹلاتا ہے۔

امام باقر (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ہم اور ہمارے شیعہ اصحاب یمین ہیں اور ہر وہ شخص جو اہل بیت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) سے بغض رکھتا ہے اپنے اعمال کی قید میں ہے۔

یعنی ولایت کے منکر کی عبادت قید با مشقت ہے جس کا کوئی اجر نہیں بلکہ قید ختم ہونے پر سزائے موت ہے۔

178. منکر ولایت گدھا:

ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تذکرہ سے منہ موڑ رہے ہیں جیسے جنگلی

گدھے ہیں جو شیر کے خوف سے بھاگ رہے ہیں۔(المدثر 49-51)

ان لوگوں کی مثال جن پر تورات (کے علم و عمل) کا بار ڈالا گیا اور پھر انہوں نے اس کا بار نہ اُٹھایا اس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ بہت بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔(الجمعہ 5)

امام موسیٰ کاظم (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا ''تذکرہ'' سے مراد امیر المومنین (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی ولایت ہے۔تو واضح ہوا کہ منکر ولایت کو اللہ جنگلی گدھا کہتا ہے جو اسد اللہ سے بھاگتا ہے۔ اور یہ منکر ولایت غیر تہذیب یافتہ (جنگلی) اور بے عقل وشعور (گدھا) ہوتا ہے اور یہ گدھا (منکر ولایت) بعض اوقات کتابیں اٹھالیتا ہے یعنی مدرسے میں وقت گزار کر اپنے آپ کو عالم سمجھتا ہے مگر حقیقت میں صرف کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے معرفت نہیں رکھتا کہ ان کا مطلب کیا ہے۔ جو اللہ کی آیت کبریٰ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا انکار کرے چاہے دل سے یا زبان سے یا عمل سے وہ ظالم گمراہ گدھا ہے۔

179. فلاح پانے والوں کی نماز:

یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے اپنا تزکیہ نفس کیا اور اپنے رب کے اسم کا ذکر کیا پس نماز پڑھی۔

(الاعلیٰ 14-15)

رب کا پسندیدہ اسم علی مرتضیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہ) ہے جس نے اس کا ذکر کرتے ہوئے نماز پڑھی فلاح پا گیا۔

امام رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے فرمایا جب اپنے رب کو یاد کرو تو محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو یعنی توحید رسالت اور ولایت بلافصل ہیں۔

180. حساب کتاب:

بے شک ہماری ہی طرف ان سب کا پلٹنا ہے پھر ان کا حساب لینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔(الغاشیہ 25-26)

سرکارِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ہم اپنے شیعوں کا حساب اپنے ذمے لیں گے۔ جس سے خدائی معاملات میں کوتاہی ہوئی ہوگی تو ہم اسے کے متعلق فیصلہ کریں گے اور اللہ ہمارے فیصلے کو قائم رکھے گا۔ اور جس سے حقوق العباد میں کوئی کوتاہی سرزد ہوئی ہوگی تو ہم متاثرہ فریق سے اس کی خطا معاف کرنے کی سفارش کریں گے اور ہماری وجہ سے اس کی خطا معاف کردی جائے گی۔ اور جس سے ہمارے حق میں کوتاہی واقع ہوئی ہوگی تو ہم درگزر اور معاف کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

شفاعتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ایک انسان بھی ایسا نہیں جو اپنے اعمال کے بل بوتے پر جنت کا حق دار بن سکے۔

181. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے بابا (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی قسم:

نہیں میں قسم کھاتا اس شہر کی مگر تم اس شہر میں مقیم ہو اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی۔(البلد 1-3)

مکہ شہر کی قسم جس کی سرزمین پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہتے ہیں۔ اور قسم ہے ابوطالب (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی اور آل صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی۔ کچھ لوگ جہالت میں کہہ دیتے ہیں کہ اس سے مراد آدم (علیہ السلام) اور اولاد آدم ہے۔ اولاد آدم

میں تو فرعون نمرود اور یزید ملعون بھی ہے اللہ ان سب کی قسم کیسے اٹھا سکتا ہے۔

182. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے گھوڑے کی قسم:

قسم ہے سرپٹ دوڑنے والے ہانپنے (فراٹے بھرتے) گھوڑوں کی پھر پتھر پرٹاپ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں۔ پھر صبح کے وقت چھاپا (اچانک حملہ) مارتے ہیں تو اس کے گرد وغبار بلند کرتے ہیں پھر (دشمنوں کے) گروہ میں جا گھستے ہیں۔

(العٰدیٰت 1-5)

یہ سورۃ جنگ ذات السلاسل کے وقت 8 ہجری میں نازل ہوئی۔ دشمنان اسلام بارہ ہزار لشکر کے ساتھ سرزمین پالیس میں جمع تھے اور عہد کیا کہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو قتل کر کے رہیں گے۔ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑی جماعتِ صحابہ بھیجی مگر ناکام واپس لوٹے پھر مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی قیادت میں لشکر بھیجا آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے مطابق تیز رفتاری سے سفر کر کے راتوں رات وہاں فجر کے وقت جا پہنچے اور محاصرہ کر کے اسلام پیش کیا۔ مگر انہوں نے قبول نہ کیا تو آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے ابھی فضا تاریک ہی تھی کہ حملہ کر کے فتح پالی۔ اِدھر مسجد نبوی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی تمام نقل و حرکت بتا رہے تھے پھر نماز فجر میں یہ سورۃ تلاوت کی۔

اللہ تعالیٰ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے گھوڑے کی قسم کھاتا ہے اس گھوڑے کی مختلف حالتوں کی قسم کھاتا ہے اور قرآن کی آیات بنا دیتا ہے تاکہ تم طوعاً یا کرھاً نماز میں قرآن پڑھو تو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے گھوڑے کا بھی ذکر کرو۔

183. منافق کی نماز:

پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل ہیں جو ریا کاری کرتے ہیں۔ (الماعون 6-4)

امام صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ریا کاری سے مراد منافق کی نماز ہے۔ امام علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کا فرمان ہے میں مومن کی نماز ہوں۔

یعنی جو منافق کی طرح زبان سے تو اقرار ولایت کرتا ہے مگر منافق کی طرح ولایت کو بھلا کر نماز پڑھے اس کے لئے تباہی ہے۔ بعض علما کہتے ہیں کہ ساھون سے مراد ہلکا سمجھنا ہے وہ بھی صحیح ہے کیونکہ ثقلین قرآن وعترت ہیں تو جس نے ان دو بھاری چیزوں میں سے عترت کو چھوڑ دیا اس نے اپنی نماز کے وزن کو غیر متوازن کر دیا اور ان دو ثقلین کو جدا کرنے کی سخت ممانعت ہے۔

148. مصادر:

.1	القرآن الکریم	کلام اللہ
.2	من لا یحضرہ الفقیہ	شیخ صدوقؒ
.3	امالی	// //
.4	عیون اخبار رضا (صلوٰۃ اللہ علیہ)	// //
.5	التوحید	// //
.6	کمال الدین	// //
.7	علل الشرائع	// //
.8	معانی الاخبار	// //

.9	الاحتجاج	ابو منصور الطبرسیؒ
.10	البرھان	السید ھاشم البحرانیؒ
.11	اللوامع النورانیہ	// // //
.12	مفاتح الجنان	شیخ عباس قمیؒ
.13	نہج البلاغۃ	السید الشریف الرضیؒ
.14	نہج الاسرار	سید غلام حسین رضاؒ
.15	بحار الانوار	علامہ محمد باقر مجلسیؒ
.16	فقہہ کامل	علامہ تقی مجلسیؒ
.17	ینابیع المودۃ	شیخ سلیمان قندوزیؒ
.18	المیزان	علامہ سید محمد حسین طبا طبائیؒ
.19	تفسیر نمونہ	آقائے ناصر مکارم شیرازی و دیگر علماء
.20	تفسیر قرآن	مولانا سید مقبول احمدؒ
.21	المناقب آل ابی طالبؑ	رشید الدین محمد ابن شہر آشوب مزندرانیؒ
.22	و دیگر کتب	

عنایات سیدہ معصومہ زینب سلام اللہ علیھا کے صدق یہ کتاب اختتام پذیر ہوئی۔ رمضان المبارک 1429 ہجری۔

سگِ کوچہء زینبیہ

السید ابو محمد نقوی

☆☆☆☆☆☆☆☆